

شہزادہ اعلیٰ حضرت کا عقیدہ ایمان



سَامَانِ بَخِشِشِ



شہزادہ اعلیٰ حضرت، مشہور مصلح، معلم ہند مولانا غصطکی رضا خان نورانی مدظلہ

پیشکش
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

یادداشت

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمائیے!
اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ علم میں ترقی ہوگی۔

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان

مدنی مقصد: مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔
انشاء اللہ عزوجل

مدنی **مکدنی عطر ہاؤس** (اینڈر)
0306-0313-7919528 اسلام آباد بکس، قرآن
اپوزٹ عطریات، قرآن پاک، اسلامی بکس، تہذیبات، ٹی وی، مٹھے
موزے، مسواک، گلوں، میلاد پرچم، سیزر کا ہول، بیل پوائنٹ

Shop # 2-3 Ground Floor, Waqas Plaza, Amin Pur Bazar, Faisalabad.
Ph: 041-2621568 E-mail: muhammadshahidattari@yahoo.com

شہزادہ اعلیٰ حضرت کا نعتیہ دیوان

سامانِ بخشش

۵۱۳۵۴

عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْكَوْنِ

شہزادہ اعلیٰ حضرت، حضور مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان نوری

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

نام کتاب: سامان بخشش

کلام: مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان علیہ رحمۃ اللہ

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ

پہلی بار: ربیع الآخر ۱۴۴۱ھ، جنوری ۲۰۱۹ء تعداد: ۵۰۰۰ (پانچ ہزار)

ناشر: مکتبۃ المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

01	کراچی: فیضان مدینہ پرائیویٹ لمیٹڈ باب المدینہ کراچی	فون: +92 21 111 25 26 92 UAN:
02	لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ	فون: 042-37311679
03	سرور آباد: (فیصل آباد) اٹکن پور بازار	فون: 041-2632625
04	میرپور کشمیر: فیضان مدینہ چوک شہیدال میرپور	فون: 05827-437212
05	حیدرآباد: فیضان مدینہ آف آفیس ٹاؤن	فون: 022-2620123
06	ملتان: نزد سٹیبل والی مسجد اندرون بورنگریٹ	فون: 061-4511192
07	راولپنڈی: فضل آباد پلازہ سٹی چوک اقبال روڈ	فون: 051-5553765
08	نواب شاہ: چکرا بازار نزد MCB بینک	فون: 0244-4362145
09	سکسر: فیضان مدینہ مدینہ مارکیٹ براج روڈ	فون: 0310-3471026
10	گوجرانوالہ: فیضان مدینہ شہنشاہ روڈ	فون: 055-4441919
11	گجرات: مکتبۃ المدینہ میلاد (نوباد چوک)	فون: 053-3021911

Email: ilmia@dawateislami.net

فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
68	کون ایسا ہے جسے خیر و برائی نے نہ دیا	5	کتاب پڑھنے کی آٹھ نیتیں
70	بختِ خُفتہ نے مجھے روضہ پہ جانے نہ دیا	6	نعت پڑھنے کی چودہ نیتیں
73	قفسِ جسم سے چھٹتے ہی یہ پڑاں ہوگا	7	نعت سننے کی دس نیتیں
75	آہ پورا مرے دل کا کبھی ارماں ہوگا	8	”المدينة العلمة“ کا تعارف
77	میرا گھر غیرتِ خورشیدِ رخشاں ہوگا	10	کچھ مفتیِ اعظم ہند کے بارے میں
79	ما وِ تابیّاں تو ہوا مہرِ عجم ما وِ عرب	13	پیش لفظ
82	ہے تم سے عالم پُر ضیا ما وِ عجم مہرِ عرب	18	قلب کو اُس کی رویت کی ہے آرزو
84	ان کو دیکھا تو گیا بھول میں غم کی صورت	25	لَا مَوْجُودَ إِلَّا اللَّهُ لَا مَشْهُودَ إِلَّا اللَّهُ
87	کیسے کانٹوں ریتیاں صابر	50	پڑھوں وہ مَطْلَعِ نوری ثنائے مہرِ انور کا
89	تم پر لا کھوں سلام	53	وصف کیا لکھے کوئی اس مہبطِ انوار کا
97	اَعْلٰی سے اَعْلٰی رِفعت والے	55	کن کا حاکم کر دیا اللہ نے سرکار کو
105	ما وِ طیبیرِ غیرِ بطحا صَلَّی اللہ عَلَیْکَ وَسَلِّمْ	57	چارہ گر ہے دل تو گھائل عشق کی تلوار کا
112	الْصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اے سرورِ عالی مقام	62	مقبول و عا کرنا منظور بنا کرنا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
168	تو شمع رسالت ہے عالم تیرا پروانہ	115	ترا جلوہ نورِ خدا غوثِ اعظم
172	کرم جو آپ کا ہے سیدِ ابرار ہو جائے	119	کھلا میرے دل کی کلی غوثِ اعظم
175	مرضِ عشق کا بیمار بھی کیا ہوتا ہے	122	تجلی نورِ قدیم غوثِ اعظم
179	کون کہتا ہے آنکھیں چرا کر چلے	129	دو جہاں میں کوئی تم سا دوسرا ملتا نہیں
184	پیام لے کے جو آئی صبا دینے سے	135	یہ کس شہنشاہِ والا کی آمد آمد ہے
187	نگاہِ مہر جو اس مہر کی ادھر ہو جائے	137	رُسل انہیں کا تو مژدہ سنانے آئے ہیں
191	فوجِ غم کی برابر چڑھائی ہے	140	ہم اپنی حسرتِ دل کو مٹانے آئے ہیں
195	تیری آمد ہے موت آئی ہے	143	جو خواب میں کبھی آئیں حضور آنکھوں میں
198	بخٹ نور اس دَر پر لکھا ہے	145	کچھ ایسا روئے مرے گردگار آنکھوں میں
213	مئے محبوب سے سرشار کر دے	151	حبیبِ خدا کا نظارہ کروں میں
214	حقیقت آپ کی حق جانتا ہے	154	شاہِ والا مجھے طیبہ بلاو
225	دلوں کو یہی زندگی بخشتا ہے	157	بہارِ جانِ فراقِ تم ہو نسیمِ داستانِ تم ہو
232	رُباعیات	161	کیا کہوں کیسے ہیں پیارے تیرے پیارے گسو
		164	کوئی کیا جائے زبوت تم ہو خدا اس جائے زلیا تم ہو

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“
مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(معجم کبیر طبرانی، ۶/۱۸۵، الحدیث ۵۹۴۲، دار احیاء التراث العربی بیروت)

دومدنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿۲﴾ جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

”مصطفیٰ رضا“ کے ۸ حُرُوف کی نسبت سے کتاب پڑھنے
کی آٹھ نیتیں

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوُّذ و ﴿۴﴾ تسمیہ سے کتاب کا آغاز کروں گا
(اسی صفحہ پر اوپر دی ہوئی عربی عبارت پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا) ﴿۵﴾ اللہ
عَزَّوَجَلَّ و ﴿۶﴾ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کے لیے
اس کتاب کا مطالعہ کروں گا ﴿۷﴾ دوسروں کو یہ کتاب خریدنے کی ترغیب دلاؤں
گا۔ ﴿۸﴾ اس کتاب کے مطالعے کا ساری امت کو ایصالِ ثواب کروں گا۔

”تصورِ مدینہ کیجئے“ کے 14 حُرُوف کی نسبت سے نعت پڑھنے کی چودہ نیتیں

اللہ عَزَّوَجَلَّ اور ﷺ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کے لیے
حُتّٰی الْاَوْسَحْ بَاوُضُوْا قَبْلَہُ رُوْا آنکھیں بند کئے سر جھکائے گنبد
خضراؑ بلکہ سکین گنبد خضرا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تصور باندھ کر نعت
شریف پڑھوں سنوں گا کسی کی آواز بھلی نہ لگی تو اس کو حقیر جاننے سے
بچوں گا مذاق کسی کم سُریلی آواز والے کی نقل نہیں اُتاروں گا نعت خواں
زیادہ اور وقت کم ہوا تو مختصر کلام پڑھوں گا دوسرا صلوة وسلام پڑھ رہا
ہوگا تو بیچ میں پڑھنے کی جلدی مچا کر خود شروع نہ کر کے اس کی ایذا رسانی
سے بچوں گا انفرادی کوشش یا مایک کے ذریعے دعوتِ اسلامی کے سنتوں
بھرے اجتماعات، مدنی قافلے، مدنی انعامات وغیرہ کی ترغیب دوں گا۔

اچھی اچھی نیتوں سے متعلق رہنمائی کیلئے امیرِ اہلسنت ڈاکٹر کاتبِ رحمۃ اللہ علیہ کا
سنتوں بھرایان ”نیت کا پھل“ اور نیتوں سے متعلق آپ کے مرتب کردہ
کارڈ اور پمفلٹ مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃ طلب فرمائیں۔

”نعتِ رسولِ پاک“ کے 10 حُرُوف کی نسبت سے نعت سننے کی دس نیتیں

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کے لیے
﴿حَتَّى الْوُضُوْءِ﴾ قبلہ رُو ﴿اَنْ تَكْھِیْنَ بِنَدَکَیْ﴾ سر جھکائے ﴿وَوَزَانُوْ﴾
بیٹھ کر ﴿گَنْبِ خَضْرَا﴾ بلکہ مکین گنبد خضرا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تصور
باندھ کر نعت شریف سنوں گا ﴿رَوْنَا﴾ آیا اور ریا کاری کا خدشہ محسوس ہوا تو
رونا بند کرنے کے بجائے ریا کاری سے بچنے کی کوشش کروں گا ﴿کَیْ﴾ کسی کو
روتا تر پتا دیکھ کر بدگمانی نہیں کروں گا۔

”نعت خوانی“

نعت خوانی حضور پر نور، شافعِ یَوْمِ النُّشُوْر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ثنا خوانی اور محبت کی نشانی ہے اور حضور پر نور صَلَّی
اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ثنا خوانی اور محبت اعلیٰ درجے کی عبادت
اور ایمان کی حفاظت کا بہترین ذریعہ ہے لہذا جب بھی اجتماع
ذکر و نعت میں حاضری ہو تو با اَدب رہنا چاہئے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

المدينة العلمية

از شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا
ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی ڈاٹم بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ
الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى إِحْسَانِهِ وَبِفَضْلِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت، احیائے سنت
اور اشاعتِ علم شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمَّم رکھتی ہے،
ان تمام امور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے مُتعدد مجالس کا قیام
عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ”المدينة العلمية“ بھی ہے جو
دعوتِ اسلامی کے علماء و مفتیانِ کرام تَحْفَظُہُمُ اللَّهُ تَعَالَى پر مشتمل ہے جس نے خالص
علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

- ﴿1﴾ شعبہ کتب اعلیٰ حضرت ﴿2﴾ شعبہ درسی کتب ﴿3﴾ شعبہ اصلاحی
کتب ﴿4﴾ شعبہ تراجم کتب ﴿5﴾ شعبہ تفتیش کتب ﴿6﴾ شعبہ تخریج ﴿1﴾

①.... تا دمِ تحریر (محرم الحرام ۱۴۴۰ھ) ان شعبوں کی تعداد 15 ہو چکی ہے: ﴿7﴾ فیضانِ
قرآن ﴿8﴾ فیضانِ حدیث ﴿9﴾ فیضانِ صحابہ و اہل بیت ﴿10﴾ فیضانِ صحابیات و صالحات
﴿11﴾ شعبہ امیرِ اہلسنت ﴿12﴾ فیضانِ مدنی مذاکرہ ﴿13﴾ فیضانِ اولیاءِ علماء ﴿14﴾ بیاناتِ
دعوتِ اسلامی ﴿15﴾ رسائلِ دعوتِ اسلامی۔ (مجلسِ المدینۃ العلمیۃ)

”المدينة العلمية“ کی اولین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مجرودین و ملت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعث خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی گراں مایہ تصانیف کو عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتیٰ اوسع سہل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزَّوجلَّ ”دعوتِ اسلامی“ کی تمام مجالس بشمول ”المدينة العلمية“ کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبد خضرِ شہادت، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ آمین بِجاءِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان علیہ رحمۃ اللہ

مفتی اعظم ہند، شہزادہ اعلیٰ حضرت، تاجدار اہل سنت، مولانا مفتی محمد مصطفیٰ رضا خان نوری رضوی قادری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت باسعادت بروز جمعۃ المبارک ۲۲ ذوالحجہ ۱۳۱۰ھ / ۷ جولائی ۱۸۹۳ء بوقت صبح صادق محلہ سودگران، رضا نگر بریلی شریف (یو. پی، ہند) میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم و تربیت والد گرامی نے دی اور حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان علیہ رحمۃ اللہ الثنن کو آپ کی تعلیم و نگہداشت کے لیے مقرر فرمایا۔ چھ ماہ کی عمر میں سید المشائخ حضرت شاہ ابوالحسین نوری قدس سرہ العزیز نے داخل سلسلہ فرمایا اور تمام سلاسل کی اجازت و خلافت سے سرفراز فرمادیا۔ آپ بچپن ہی سے ذہین و فطین تھے، طبیعت میں سنجیدگی تھی۔ خلیفہ اعلیٰ حضرت قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ رحمۃ اللہ القوی ارشاد فرماتے ہیں: جب اعلیٰ حضرت دارالافتاء میں تشریف فرما ہوتے تو کبھی کبھی شہزادہ اصغر (یعنی چھوٹے شہزادے) حاضر ہوتے، حاضری کا انداز یہ تھا کہ آہستہ سے آتے اور دوزانو مودب سرکار رضا میں بیٹھ جاتے، شریبچوں کی طرح نہ ہنگامہ کرتے، نہ کاندھوں پر دوڑتے اور نہ ہی سامان کو اٹھاتے پھینکتے، اس وقت آپ کی عمر مبارک چار سال کے قریب تھی۔ آپ کی رسم تسمیہ خوانی چار سال چار ماہ اور چار دن کی عمر میں خود اعلیٰ حضرت

امام اہلسنت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمائی۔ شوقِ علم دین کا یہ عالم تھا کہ جس وقت تسمیہ خوانی ہوئی نماز اور وضو کے مسائل سیکھ چکے تھے پھر مزید والد گرامی کے زیر سایہ علوم دینیہ کی تکمیل کی۔ اس دوران مرکز اہلسنت دارالعلوم منظر اسلام بریلی میں بھی حصولِ علم کا سلسلہ جاری رہا اور اسی درس گاہ سے ۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰ء میں بہ عمر اٹھارہ سال خدا داد ذہانت، ذوقِ مطالعہ، لگن و محنت، اساتذہ کرام کی شفقت و رافت، اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کی توجہ کامل اور شیخ مکرم سید المشائخ قُدس سرُّہ العزیز کی عنایات کے نتیجے میں جملہ علوم و فنون منقولات و معقولات پر عبور حاصل کر کے تکمیل و فراغت پائی۔ فراغت کے بعد یہیں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ اسی سال (۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰ء) رَضاعت کے مسئلے پر پہلا فتویٰ تحریر فرمایا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے جواب ملاحظہ فرما کر انتہائی مسرت کا اظہار کیا اور خود مہربنوا کر عطا فرمائی۔ پھر ۱۳۴۰ھ تک بارہ سال والد گرامی کی زیر نگرانی فتویٰ نویسی کی اور تربیت بھی حاصل کرتے رہے۔ امام اہلسنت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو اپنے فرزندِ دلبند کی فقاہت اور ثقاہت پر اس نوعیت کا اعتماد تھا کہ اپنے بعض فتاویٰ پر ان کے تائیدی دستخط کرواتے تھے۔ والد گرامی کے بعد ۱۳۹۵ھ تک مسندِ افتاء پر مُتِمِّکِن رہے اور اپنے خاندانی تفرُّد و اختصاص کے تحت فتویٰ نویسی اور رُشد و

ہدایت کا سلسلہ جاری رکھا۔ اس کے بعد ضعف اور علالت کی وجہ سے فتویٰ نویسی کا کام نہ ہو سکا البتہ آخری لمحات تک مفتیانِ دین کی علمی مشکلات کو زبانی حل فرماتے رہے۔ اس طرح ستر سال کے طویل عرصہ تک فتویٰ نویسی کی۔ آپ کے سیرت نگاروں نے لکھا کہ آپ کے فتاویٰ کا شمار لاکھوں میں ہے۔ فتویٰ نویسی کے ساتھ ساتھ درس و تدریس، وعظ و تقریر، تحریر و تالیف، اشاعت مسلک حق اور تبلیغ دین کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ آپ کی تالیفات کی تعداد پینتیس سے زائد بتائی جاتی ہے جن میں آپ کا شہرہ آفاق نعتیہ دیوان ”سامانِ بخشش“ بھی شامل ہے۔ آپ نے اپنے دور میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہونے والی سازشوں، فتنہ سامانیوں اور ریشہ وانیوں کا بڑی جرأت کے ساتھ مقابلہ کیا اور مسلمانوں کے دین و ایمان کے تحفظ اور ان کی فلاح و کامرانی کے لئے تمام طاغوتی قوتوں سے آخری سانس تک فیروزِ آزار ہے، آپ کی نگاہِ کیمیاء اثر نے لاکھوں گمراہوں کو راہِ حق پر گامزن کر دیا۔ ۱۴ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ/ ۱۲ نومبر ۱۹۸۱ء میں وصال پر ملال ہوا، آپ کا مزار مبارک بریلی شریف میں اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے پہلو میں ہے۔

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

(جہانِ مفتی اعظم، ص ۶۴-۶۵ تا ۱۳۰، رضا اکیڈمی بمبئی ہند)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پیش لفظ

شہزادہ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہل سنت، مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان نوری رضوی قادری علیہ رحمۃ اللہ القوی ایک بلند پایا عالم دین اور برصغیر کے اپنے زمانہ میں سب سے بڑے فقیہ تھے۔ آپ کا خاندان کئی صدیوں سے اسلامی علوم و فنون کا مرکز و محور رہا ہے یہی وجہ ہے کہ آپ کو ورثے میں علم و فن کے وہ گوہر نایاب حاصل ہوئے جو دیگر حضرات کے یہاں شاذ و نادر ہیں، انہیں میں شعر و سخن کا ذوق بالا بھی شامل ہے۔ آپ ایک قادر الکلام شاعر تھے اور نعتیہ شاعری کے رموز و دقائق سے بخوبی واقف تھے آپ کا پورا دیوان سُقیم شرعی (یعنی شرعی طور پر نقص و عیب) سے پاک اور شریعت کا آئینہ دار ہے، خود اپنی ایک رباعی میں فرماتے ہیں:

گہائے ثنا سے مہکتے ہوئے ہار سُقیم شرعی سے منزہ اشعار
دشمن کی نظر میں یہ نہ کھٹکیں کیوں کر ہیں پھول مگر چشمِ اعدا میں خار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نعت اصنافِ سخن میں مشکل ترین صنف ہے اس میں طبع آزمائی کرنے والوں پر ایک خوف طاری رہتا ہے کہ اگر ذرا بھی افراط و تفریط ہوئی تو ایمان جانے کا خطرہ ہے۔ ملفوظات شریف میں امام اہل سنت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”حقیقۃً نعت شریف لکھنا نہایت مشکل ہے جس کو لوگ آسان سمجھتے ہیں، اس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے، اگر بڑھتا ہے تو اُلوہیت میں پہنچا جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص (یعنی شان میں کمی و گستاخی) ہوتی ہے، البتہ ”حمد“ آسان ہے کہ اس میں راستہ صاف ہے جتنا چاہے بڑھ سکتا ہے۔ غرض ”حمد“ میں ایک جانب اصلاً حد نہیں اور ”نعت شریف“ میں دونوں جانب سخت حد بندی ہے۔“

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ۲/۲۲۷، مکتبۃ المدینہ)

امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہ فرماتے ہیں: نعتیہ شاعری ہر ایک کا کام نہیں اور چونکہ کلام کو شریعت کی کسوٹی پر پرکھنے کی ہر ایک میں صلاحیت نہیں ہوتی لہذا عافیت اسی میں ہے کہ مُستند علمائے اہلسنت کا کلام سنا جائے۔ اردو کلام سننے کیلئے مشورۃً ”نعت رسول“ کے سات حروف کی نسبت سے سات اسمائے گرامی حاضر ہیں ﴿۱﴾ امام اہل سنت، مولانا شاہ امام احمد

رضا خان علیہ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن (حدائق بخشش) ﴿۲﴾ استاذِ زَمَن حضرت مولانا حسن رضا خان علیہ رَحْمَةُ الْمَنَان (ذوقِ نعت) ﴿۳﴾ خلیفہ اعلیٰ حضرت مَدَنُ الْحَبِیب حضرت مولانا جمیل الرحمن رضوی علیہ رَحْمَةُ الْقَوٰی (قبالہ بخشش) ﴿۴﴾ شہزادہ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلسنّت حضورِ مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان علیہ رَحْمَةُ الْحَنَان (سامانِ بخشش) ﴿۵﴾ شہزادہ اعلیٰ حضرت، حجۃ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا خان علیہ رَحْمَةُ الْمَنَان (بیاض پاک) ﴿۶﴾ خلیفہ اعلیٰ حضرت صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رَحْمَةُ اللَّهِ الْهَادِی (ریاضِ نعیم) ﴿۷﴾ مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رَحْمَةُ الْحَنَان (دیوانِ سالک)۔“

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۳۶، مکتبۃ المدینہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مجلس ”المدينة العلمية“ ان تمام بزرگوں کے مذکورہ کلام، دورِ جدید کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے بہتر انداز میں شائع کرنے کا عزم رکھتی ہے۔ اس سلسلے میں امامِ اہل سنت کا کلام ”حدائقِ بخشش“، حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان کا انتخابِ کلام ”بیاض پاک“ اور شہنشاہ

سخن کا کلام ”ذوقِ نعت“ طبع ہو کر منظر عام پر آچکا ہے اور اب تاجدارِ اہلسنت مفتی اعظم ہند کا کلام ”سامانِ بخشش“ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

✽ سامانِ بخشش پر کام کے لیے ذیل میں درج نسخے سامنے رکھے گئے:

(1) حزبُ الأحناف مرکز الاولیاء لاہور (سن طباعت نہیں لکھا) (2) رضا اکیڈمی

ممبئی، ہند (ذی الحجہ ۱۴۲۸ھ / جنوری ۲۰۰۸ء) (3) رضوی کتاب گھر، دہلی، ہند

(مطبوعہ ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵ء) جو کہ خلیفہ مفتی اعظم ہند قاری امانت رسول رضوی

صاحب کا تصحیح کردہ ہے چنانچہ عرضِ ناشر کے تحت ص ۶ پر لکھا ہے: ”قاری

(امانت رسول) صاحب نے فرمایا کہ حضرت (مفتی اعظم ہند) کا پورا قلمی دیوان

نقل شدہ میرے پاس موجود ہے، میں نے بارہا حضرت کا کلام بھی حضرت کی

موجودگی میں پڑھا۔ غلطی واقع ہونے پر خود حضرت نے تصحیح بھی فرمائی ہے

اس سے ملا تصحیح کر دی جائے گی لہذا قاری صاحب نے بڑی عرق ریزی اور

جانفشانی سے تصحیح فرمائی ہے۔“ ✽ کمپیوٹر کمپوزنگ کا تقابل دہلی والے نسخے سے

کیا گیا ہے اور اغلاط و اختلاف کی صورت میں اکثر اسی کی طرف رجوع کیا

گیا ہے نیز قاری امانت رسول قادری رضوی صاحب کے حواشی بھی شامل

کر دیئے گئے ہیں ✽ ہر کلام کی ابتداء نئے صفحے سے کی گئی ہے ✽ کلام کے

پہلے مصرعے کو ہیڈنگ کے طور پر لکھا گیا ہے ﴿جاء بالفاظِ پرا عرب کا اہتمام کیا گیا ہے جو کہ کافی وقت اور محنت طلب کام تھا اس سلسلے میں اردو و فارسی کے قدیم الفاظ کے لیے مختلف لغات کی طرف مراجعت کی گئی ہے۔

اس کام میں آپ کو جو خوبیاں نظر آئیں یقیناً وہ اللہ عزَّوَجَلَّ کی عطا اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عنایت سے ہیں اور علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام بِالْخُصُوصِ امیرِ اہلسنّت مَدَّ ظِلُّہُ الْاَعَالٰی کے فیضان کا صدقہ ہیں اور باوجود احتیاط کے جو خامیاں رہ گئیں انہیں ہماری طرف سے نادانستہ کوتاہی پر محمول کیا جائے۔ قارئین خصوصاً علمائے کرام دَامَتْ فُیُوضُہُمْ سے گزارش ہے اگر کوئی خامی آپ محسوس فرمائیں یا اپنی قیمتی آراء اور تجاویز دینا چاہیں تو ہمیں تحریری طور پر مطلع فرمائیے۔ اللہ عزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی رضا کے لیے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی مجلس ”المدينة العلمية“ اور دیگر مجالس کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔ اَمِنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبۂ تخریج مجلس المدینۃ العلمیۃ

مفتی اعظم بڑی سرکار ہے

مفتی اعظم بڑی سرکار ہے
مفتی اعظم سے ہم کو پیار ہے
مفتی اعظم رضا کا لاڈلا
عالم و مفتی فقیہ بے بدل
تاجدارِ اہل سنت المدد
تحتِ شاہی کیا کروں میرے لئے
اعلیٰ حضرت کا رہوں میں باوفا
آستانے پر کھڑا ہے اک گدا
مسکرا کر اک نظر گر دیکھ لو
میرے دل کو شاد فرما دیجئے
سیدی احمد رضا کا واسطہ
ہوں گناہوں کے مَرَض سے نیم جاں
باتھ پھیلا کر مُرادیں مانگ لو
اِنْ شَاءَ اللہ مغفرت ہو جائے گی
خوب خدمت سُنّتوں کی میں کروں
کاش نورنی کے سگوں میں ہوشیار

جبکہ ادنیٰ سا گدا عطا ہے
اِنْ شَاءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے
اور محبتِ سیدِ ابرار ہے
خوب خوش اخلاق و باکردار ہے
بندۂ در بے کس و ناچار ہے
تاجِ عزت آپ کی پیزار ہے
استقامت کی دعا درکار ہے
طالبِ عشقِ شہِ ابرار ہے
میری شامِ غم ابھی گلزار ہے
رنج و غم کی قلب پر یلغار ہے
تیرا منگتا طالبِ دیدار ہے
دردِ عصیاں کی دوا درکار ہے
سائلو ان کا سخی دربار ہے
اے ولی! تیری دعا درکار ہے
سیدی تیری دعا درکار ہے
یہ تمنائے دلِ عطا ہے

سامانِ بخشش

قلب کو اس کی رُویت کی ہے آرزو

اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

قَلْب کو اُس کی رُویت کی ہے آرزو
جس کا جلوہ ہے عالم میں ہر چار سو
بلکہ خود نفس میں ہے وہ سُبْحَنَهُ
عرش پر ہے مگر عرش کو جَبْتُو

اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

عرش و فرش و زَمَان و جِهَت اے خدا
جس طرف دیکھتا ہوں ہے جلوہ ترا
ذَرَّے ذَرَّے کی آنکھوں میں تو ہی ضیا
قطرے قطرے کی تو ہی تو ہے آبرو

اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

تو کسی جا نہیں اور ہر جا ہے تو
تو مُنَزَّہ مکاں سے مُبَرَّہ زُؤ
علم و قدرت سے ہر جا ہے تو کُو بُو
تیرے جلوے ہیں ہر ہر جگہ اے عَفُو

اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ

سارے عالم کو ہے تیری ہی جستجو
جن و انس و ملک کو تری آرزو
یاد میں تیری ہر ایک ہے سو بسو
بن میں وحشی لگاتے ہیں ضرباتِ ہو
اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ

نغمہ سنجانِ گلشن میں چرچا ترا
چھپے ذکرِ حق کے ہیں صبح و مسا
اپنی اپنی چھک اپنی اپنی صدا
سب کا مطلب ہے واحد کہ واحد ہے تو
اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ

طائرانِ جنان میں تری گفتگو
گیت تیرے ہی گاتے ہیں وہ خوش گلو
کوئی کہتا ہے حق کوئی کہتا ہے ہو
اور سب کہتے ہیں لا شَرِیکَ لَہُ

اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ

بَلِّلِ خُوشِ نَوَا طُطِي خُوشِ گَلُو

زَمَزَمَ خُوشِ هِيں گَاتے هِيں نَعْمَاتِ هُو

قَمَرِي خُوشِ لِقَا بُولِي حَقِّ سِرُّه

فَاخْتِ خُوشِ اَدَا نَے کَہَا دُوسْتِ تُو

اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ

صَبْحِ دَمِ کَرِ کَے شَبْنَمِ سَے عَشْلِ وَ وَضُو

شَاهِدَانِ چَمَنِ بَسْتِ صَفِ رُو بَرُو

وَرْدِ کَرْتِے هِيں تَسْبِيحِ سُبْحَانَه

هُوَ وَ لَا غَيْرَه هُو وَ لَا غَيْرَه

اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ

ہر نہالِ چمنِ ذکر سے ہے نہال

ذکرِ حق ہی اسے کرتا ہے مالا مال

ذکر سے چوک کر ہوتا ہے وہ نڈھال

ذکر ہی تیرا ہے اس کی وجہ نمو

اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

وہ بھی تسبیح سے رکھتا ہے اِشْتِعال
جو نہیں رکھتا منہ اور لسانِ مَقال
پھر بھی گویائے تسبیح ہے اس کا حال
اس کی حالی زباں کہتی ہے تو ہی تو
اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

جو ہے غافل ترے ذکر سے دُوالجلال
اس کی غفلت ہے اس پر وبال و نکال
قَعْرِ غَفْلَت سے ہم کو خدایا نکال
ہم ہوں ذاکر ترے اور مَذکور تو
اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

ہے زبانِ جہاں حمدِ باری میں لال
دَم کوئی حمد کا مارے کس کی مجال
تا بِاِمکان ہم رکھتے ہیں قِیل و قَالَ
اس کو مقبول فرمالے رحمت سے تو

اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

بھروے اُلفت کی مے سے ہمارا سبب
دل میں آنکھوں میں تو اور لب پر ہو تو
کیف میں وجد کرتے پھریں گویا
ورد گایا کریں پے بہ پے سوبس
اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

عفو فرما خطائیں مری اے عفو
شوق و توفیق نیکی کا دے مجھ کو تو
جاری دل کر کہ ہر دم رہے ذکر ہو
عادتِ بد بدل اور کر نیک خو
اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

بد ہوں مولیٰ مرے مجھ کو کردے نیکو
رختِ اعمال ہے چاک فرما رفو
تیری رحمت کی اُمید ہے اے عفو
کہ ہے ارشادِ قرآن لَا تَقْنَطُوا

اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

داخلِ خلدِ ہم کو جو فرمائے تو
ہم ہوں اور حُور و غِلمانِ لبِ آبِ جو
اور جامِ طہور اور یَینا سَبو
دیکھیں اعدا تو رہ جائیں پی کر لہو
اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

ٹھنڈی ٹھنڈی نسیمیں چلیں میرے رب
فتنوں کی دُھول سے پاک ہووے عرب
ایسا برسا بہا دے جو خاشاکِ سب
تیری رحمت کے بادل گھریں چار سُو
اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

رحم فرما خدایا حرمِ پاک ہو
تو نے تقدیس بخشی ہے جس خاک کو
دَفَع فرما وہاں پر ہے بے باک جو
اور گرا بجلیاں قہر کی برِ عدو

اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

نور کی تیرے ہے اک جھلک خو برو
دیکھے نوری تو کیوں کر نہ یاد آئے تو
ان کا سرور ہے مظہر ترا ہو بہو
مَنْ رَانِي رَا الْحَقَّ هِيَ حَقُّ مُوَبَّو
اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

خوابِ نوری میں آئیں جو نورِ خدا
بقعہ نور ہو اپنا ظلمت کدا
جگمگا اٹھے دل چہرہ ہو پُر ضیا
نوریوں کی طرح شعل ہو وکرِ ہو
اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

۱۔ تاجدارِ اہلسنت شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہند قبلہ فقیہ سرہ کے قلمی دیوان میں
اسی ترتیب پر یہ حمد پاک تحریر ہے اور ہر جگہ ہر بند کے بعد میں اصل دیوان میں صرف
اسمِ جلالت ”اللہ“ تحریر ہے اللہ کی ہا پر صرف التائیش لگا ہوا ہے علیحدہ سے ”ہو“
کا ہونا غلط ہے۔ محمد امانت رسول غفرلہ۔

لَا مَوْجُودَ إِلَّا اللَّهُ لَا مَشْهُودَ إِلَّا اللَّهُ

لَا مَوْجُودَ إِلَّا اللَّهُ لَا مَشْهُودَ إِلَّا اللَّهُ

لَا مَقْصُودَ إِلَّا اللَّهُ لَا مَعْبُودَ إِلَّا اللَّهُ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرِسْوَ اللَّهِ

ہے موجودِ حقیقی وہ ہے مشہورِ حقیقی وہ

ہے مقصودِ حقیقی وہ معبودِ حق و حقیقی وہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرِسْوَ اللَّهِ

ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو

تیرا جلوہ ہے ہر سو تو ہی تو ہے تو ہی تو

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرِسْوَ اللَّهِ

حق ہو حق ہو حق ہو حق رُبِّ ناس و رُبِّ فلق

غیر نہیں تیرا مطلق بھولوں گا میں یہ نہ سبق

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرِسْوَ اللَّهِ

أَنْتَ الْهَادِي أَنْتَ الْحَقَّ رَنْگِ باطل اس سے فق

قَلْبِ مُبْطِلِ سَن كَرشَق قَلْبِ مُسْلِمِ كِي رُونَق

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

رَبِّي حَسْبِيَ جَلَّ اللَّهُ مَا فِي قَلْبِي إِلَّا اللَّهُ

حَقَّ حَقَّ حَقَّ اللَّهُ اللَّهُ رَبَّ رَبَّ رَبِّ سُبْحَنَ اللَّهُ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ لَيْسَ لَهُ كُفُؤًا أَحَدٌ

اس سے بُن ہے وہ نہیں بُن أَبْصِرْ أَسْمَعْ دَكِیْہ اور سُن

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

لَيْسَ الْهَادِي إِلَّا هُوَ كہتا ہے یہ ہر بن مو

سنتا ہوں میں از ہر سو لَيْسَ سِوَاكَ يَا مَنْ هُوَ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

بُن کو بنایا ہے اس نے بُن کو جمایا ہے اس نے

بُن کو اُگایا ہے اس نے باغ کھلایا ہے اس نے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللَّهِ

اللَّهُ إِلَهٌ وَرَبُّ وَاحِدٌ وَثَرَوْصَمَدٌ

جس کا والد ہے نہ وَلَدٌ ذات و صفات میں بے حَدِّوَعَدٌ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللَّهِ

ایک حقیقی ہے وہ أَحَدٌ ایک نہیں وہ جو ہے عَدَدٌ

پاک ہے وہ از صورتِ وَحِدٌ کَيْفَ يُصَوِّرُ کَيْفَ يُحَدِّدُ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللَّهِ

مُنْعَمٌ وَحَقٌّ وَسَمِيعٌ وَبَصِيرٌ

جَامِعٌ مَّانِعٌ مَنَارٌ وَكَبِيرٌ

رَافِعٌ نَافِعٌ حَيٌّ وَقَدِيرٌ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللَّهِ

حَكَمٌ وَعَدْلٌ وَعَلَىٰ وَعَظِيمٌ دَيَّانٌ وَرَحْمَنٌ وَرَحِيمٌ

قُدُّوسٌ وَحَنَّانٌ وَحَلِيمٌ فَتَّاحٌ وَمَنَّانٌ وَكَرِيمٌ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

وَالِى وَلِى مُتَعَالَى حَكِيمٌ وَهَّابٌ وَرَزَّاقٌ وَعَلِيمٌ

مَالِكِ يَوْمِ دِينٍ وَجَحِيمٌ مَالِكِ مُلْكِ خُلْدٍ وَنَعِيمٌ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

وہ ہے عزیز و مُجِيبِ شُكْرِ وہ ہے بَدِيعِ وَقَرِيبِ صُبُورِ

وہ ہے مُتَّيْنٌ وَحَسِيبٌ وَغَفُورٌ وہ ہے مُعِينٌ وَرَقِيبِ ضُرُورِ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

وہ ہے مُقَدِّمِ اور غَفَّارِ وہ ہے مُہِیْمِنِ اور جَبَّارِ

وہ ہے مُؤَخِّرِ اور فَہَّارِ وہ ہے بَاسِطِ اور سَتَّارِ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

نُورِ مُصَوِّر اور طاهر باطنِ اَوَّل اور اٰخِر

وَاجِدُ مَا جِد اور قَادِر مُؤْمِن مُتَكَبِّر قَاهِر

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللَّهِ

تَوَّاب و مُغْنِي هَادِي مُقْسِطُ مُحْيِي مُمِيت غَنِي

مُتَّقِم و قِيَوْم و قَوِي مُقْتَدِر و وَاسِع مُحْصِي

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللَّهِ

مُبْدِي جَلِيل و حَفِیْظ و مَجِید مُعْطٰی و کِیْل و سَلَام و مُعِید

وہ ہے لَطِیْف و وُدُّود و حَیْد اور شَہِید و حَمِید و رَشِید

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللَّهِ

وہ ہے جَوَادُ عَفُوُّ عَطُوْف اَزَلٰی اَبَدٰی ہے مَعْرُوْف

یَصْرِفُ عَنَّا جَمِيعَ صُرُوْف مَوْلٰی الْکُلِّ وَهُوَ رَعُوْف

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللَّهِ

وہ ہے مُحِیطِ اِنْس و جاں وہ ہے مُحِیطِ جِسْم و جاں

وہ ہے مُحِیطِ کُل اَزماں وہ ہے مُحِیطِ کَوْن و مَکاں

لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ اَمَّا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ

وہ ہے مُقِیْط و مُعِزّ و مُدِل وہ ہے حَفِیْظ و نَصِیْر اے دِل

باد و آتش و آب و گل سب کا وہ ہی ہے فاعِل

لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ اَمَّا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ

ماڈے اس نے پیدا کیے اس کے اَمْرِ کُن سے بنے

دَوْر و تَسْلُل کے جھڑے اَمْرِ حَق سے قَطْع ہوئے

لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ اَمَّا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ

قَابِض و بَاعِث خَالِق ہے خَافِض و وَاْرِث رَازِق ہے

جو ہے اس کا عاشق ہے غَیْرِ ناطِق ناطِق ہے

لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ اَمَّا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ

کوئی نہ اس سے سابق ہے کوئی نہ اس سے لاحق ہے

کون ثنا کے لائق ہے ناطق غیرِ ناطق ہے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

سب ہیں حادث وہ ہے قدیم کوئی نہیں ہے اس کا ندیم

پیدا اس نے کئے ہیں فحیم اور اسی نے بنائے لکیم

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

ایک ہی ہے وہ بے شک ایک بندہ اس کا ہر بد و نیک

کافر دل میں اس سے اٹیک اپنے دل کی ہے یہی ٹیک

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

ساجھی نہ اس کا کوئی شریک وہی ملک ہے وہی ملک

پاک مکاں سے اور نزدیک دیکھے سنے پشت و باریک

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

وہ ہے مُنَزَّہ شَرک سے پاک سکون و حرکت سے

کام ہیں اس کے حکمت سے کرتا ہے سب قدرت سے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

ایک وجودِ حقیقی تھا غیر سراسر فانی ہوا

حَقِّ میں نظر سے جب دیکھا بر ملا کہہ اُٹھے عُقْلًا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

باقی وجودِ حقیقت تھا باقی یکسر منفی ہوا

کہہ اُٹھے یہ بعض عُرُفَا مَا فِي حُبِّي إِلَّا اللَّهُ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

ہر ہر ذَرَّہ ہر قطرہ شاہد ہے ہر ہر لمحہ

اس کی قدرت و صُنْعَت کا یکتائی و وحدت کا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

اللہ واحد و یکتا ہے ایک خدا بس تھا ہے

کوئی نہ اس کا ہمتا ہے ایک ہی سب کی سنتا ہے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

ایک نہ ہوتا گر اللہ کیسے رہتے ارض و سما

ہوتا نہ اک محتاج اک کا کس لیے یہ اس سے ملتا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

سوتا پیتا کھاتا نہیں اس کا رشتہ ناتا نہیں

اس کے پتا اور ماتا نہیں اس کے جو رو جاتا نہیں

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

جہل و ظلم و کذب و زنا خواری میخواری سرقہ

اس سے ممکن جس نے کہا لاریب اس نے کفر بکا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

روح نہیں ہے وہ نہ جِسیم مَقْسَم ہے وہ نہ قِشْم و قَسیم

اس کے صفات و اَسما قدیم یہ ہے اپنا دینِ قَویم

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

ہے وہ زمان و جہات سے پاک وہ ہے ذمیم صفات سے پاک

وہ سارے مُحالات سے پاک وہ ہے سب حالات سے پاک

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

پاک ہے عیبوں سے مولیٰ عیب کو اس سے علاقہ کیا

عیب اس کا صالح نہ ہوا ہو مُتَعَلِّقِ قَدَرَت کا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

روشن ہے یہ جیسے دن اس کا تَلَوْتُ ناممکن

واقع کہتا ہے مَوہِن اور پھر بنتا ہے مومن

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

مَنْ أَصْدَقُ مِنْهُ قِيَلَا مَنْ أَصْدَقُ مِنْهُ حَدِيثًا

کیسا کیسا رب نے کہا منکر ایک نہیں سنتا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

صدقِ ربِّ جب واجب ہے کذبِ محال اے خائب ہے

جمعِ دُورِ کب جائز ہے عقل کہاں تری غائب ہے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

اس کا کھائے او مُنکر اور غُرَّائے او کافر

کون ہے دیتا او غادر اس کے سوا ہاں او فاجر

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

میں ہوں بندہ وہ مولیٰ کون ہے اپنا اس کے سوا

میں ہوں اس کا وہ ہے مرا جس نے بنایا اور پالا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

چار عناصر پیدا کیے جو سب آپس میں ضد تھے

ایک گہرہ میں کیسے بندھے یکجا کیسے جمع ہوئے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرِسْوَلِ اللَّهِ

آنکھوں میں وہ ہے سرمیں وہ دل میں وہ ہے جگر میں وہ

سمع میں وہ ہے بصر میں وہ طبع میں وہ ہے فکر میں وہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرِسْوَلِ اللَّهِ

نور میں وہ ہے نظر میں وہ شمس میں وہ ہے قمر میں وہ

اُتر میں وہ ہے گہر میں وہ کوہ میں وہ ہے حجر میں وہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرِسْوَلِ اللَّهِ

پروانہ میں ہے پر میں وہ شمع میں وہ ہے شرر میں وہ

داء و دوا و اثر میں وہ نفع میں وہ ہے ضرر میں وہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرِسْوَلِ اللَّهِ

نخم میں وہ ہے شجر میں وہ شاخ میں وہ ہے شمر میں وہ

ماہ میں وہ ہے بڈر میں وہ بحر میں وہ ہے بر میں وہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

سوز میں وہ ہے ساز میں وہ ناز میں وہ انداز میں وہ

حسن بت طناز میں وہ عشق کے راز و نیاز میں وہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

تو میں وہ ہے مَن میں وہ جان میں وہ ہے تَن میں وہ

آبادی میں ہے بَن میں وہ سر میں وہ ہے عِلن میں وہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

جُز میں وہ ہے کُل میں وہ رنگ و بوئے گل میں وہ

اَفغانِ بلبَل میں وہ نَعْماتِ قُلُقُل میں وہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

قُرب و لِقا و وصل میں وہ بُعد و فراق و فُصل میں وہ

فرض میں وہ ہے نفل میں وہ اصل میں وہ ہے نفل میں وہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

فَتْح و ضَم و جَز میں وہ پیش و زیر و زبر میں وہ

اِین و آن و وِگر میں وہ اس میں اس میں ہر میں وہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

بَلبل طُوٹی پروانہ ہر اک اس کا دیوانہ

قُمری کس کا مستانہ کون چکُور کا جانانہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

شمع و گل و سرو و صرأت ہیں مرأتِ لحاظِ ذات

ورنہ ہمیہات و ہمیہات پوچھتا کوئی ان کی بات

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

خود گلِ کوزه و کوزه گر خود کوزه و خود کوزه بر

قولِ رومی کر باور ایماں ہے اے کُورہ کر

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرِسْوَلِ اللَّهِ

جلوے اس کے ہیں ہر جا ذات ہے اس کی جا سے ورا

قدرت سے وہ ان میں ہوا ذات میں ہے وہ سب سے جدا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرِسْوَلِ اللَّهِ

نتِ نئے جلوے ہیں ہر آن کُلُّ یَوْمٍ هُوَ فِی شَأْنِ

خود ہی درد و خود درماں خود ہی دست و خود داماں

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرِسْوَلِ اللَّهِ

ہر دل میں ہے اس کی لگن آنکھوں میں وہ نور آگن

کیا صحرا اور کیا گشن مہرِ وجود کی ایک کرن

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرِسْوَلِ اللَّهِ

سَرُو و سُنْبُل اور سُمَن شمشاد و صنوبر اور سَوَن

نرگس نسریں سارا چمن اس کی ثنا میں نغمہ زن

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

مولیٰ دل کا زنگ چھڑا قلبِ نورِی پائے جلا

دل کو کر دے آئینہ جس میں چمکے یہ کلمہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

اپنے کرم سے ربِ کریم ہم پہ کیا احسانِ عظیم

بھیجا ہم میں بَقْضِ عَمِيم بحرِ کرم کا دُرّ یتیم

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

اپنے مظہرِ اوّل کو اپنے حبیبِ اَجْمَل کو

پہلے نبیِ اَفْضَل کو پچھلے مُرْسَلِ اَکْمَل کو

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

وہ جنہیں اَنفس فرمایا بہتر برتر اعلیٰ کیا

وہ رُتبہ ان کو بخشا کوئی نہیں جو پاسکتا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اَمَّا بِرِسْوَلِ اللَّهِ

ایسی فضیلتیں ان کو دیں جن کا مثلِ امکاں میں نہیں

رُوحِ روانِ خلد بریں نخلِ جہاں کے اُصلِ متیں

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اَمَّا بِرِسْوَلِ اللَّهِ

نائبِ حضرتِ حقِ متیں شاہنشاہِ چرخ و زمیں

والیِ تختِ عرشِ بریں راحتِ جاں و قلبِ خزیں

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اَمَّا بِرِسْوَلِ اللَّهِ

موجِ اوّلِ بحرِ قدّم موجِ آخرِ بحرِ کرم

سب سے اعلیٰ اور اعظم سب سے اولیٰ اور اکرم

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اَمَّا بِرِسْوَلِ اللَّهِ

جن کو بنایا اپنے لیے سب کو بنایا جن کے لیے
کب انہیں دے کے اُن سے لیے پر سب چھوڑے تیرے لیے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

نور سے اپنے پیدا کیا نورِ حبیبِ ربِ علا
پھر اس نور کو حصے کیا ان سے بنایا جو ہے بنا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

ذات کا اپنی آئینہ بے مثل و نظیر و بے ہمتا
خلق کیا قبل از اشیا اور نبوت کردی عطا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

جب حق کو ہوا یہ منظور عالم پر فرمائے ظہور
ہو خود معروف و مذکور جلبابِ خفا کر دے دور

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

قالبِ آدمِ خلق کیا رُوحِ درِ آئے حکمِ ہوا

رُوحِ درِ آئی جب دیکھا پتلے میں ہے نورِ خدا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

آدم و عالم پیدا ہوئے نور سے سارے ہویدا ہوئے

جو جو اس پر شیدا ہوئے رب کے وہی گرویدہ ہوئے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

لوحِ جمینِ سیدنا آدم میں وہ نورِ خدا

جب طالع ہوا تو ان کا طالعِ قسمت بھی چمکا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

نورِ خدا کی برکت تھی رہنے کو جنتِ پائی

ندرتِ دولتِ علم ملی اور آدم ہوئے حق کے نبی

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

حق نے علم اَسما دیا جو نہ ملائک کو بخشا

وہ مَلکہ فرمایا عطا ان پر ان کو غلبہ دیا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللَّهِ

آدم کو شرف ایسا ملا آدمی اَشرفِ خلق ہوا

ان کو خلیفہ حق نے کیا تاجِ کرامت سر پہ رکھا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللَّهِ

واسطہ یہ اس نور کا تھا حضرت اِنساں قبلہ بنا

سارے فرشتوں نے سجدہ پیش صَفِیُّ اللہ کیا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللَّهِ

پاک گروہ مقدس کا ایک علامہ معلم تھا

قوم جن سے تھا پیدا تھا اسے غرہ عبادت کا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللَّهِ

جب سجدہ کا حکم ہوا سب نے کیا اس نے نہ کیا

اور متکبر نے یہ بکا یہ مٹی میں انگارا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ آمَنَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

اس کو آب و گل سوچھا منکر ہو کر شیطان بنا

جن کے سبب وہ حکم ہوا اس نے وہ نور نہیں دیکھا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ آمَنَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

یاری جو نور نہیں کرتا دیکھتے کیسے فوق سما

نام حبیب و نام خدا ساقِ عرش پہ لکھا ہوا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ آمَنَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

جوش پہ آیا رحم کا دریا جب سیدنا آدم نے دیا

واسطہ اس نورِ خدا کا مقبول ہوئی یوں توبہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ آمَنَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

جب حضرت کا جی نہ لگا تنہائی سے گھبرا اٹھا

دل جمعی کے لیے حوا خلق کی بے مثل و ہمتا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

حوا سے جب آدم کا عہد مہر درود ہوا

آدم سے وہ نورِ خدا زوجہ کو تفویض ہوا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

پیشانیِ شیت میں آیا صلبوں رحموں میں ہوتا

پیشانیِ نوح میں آیا پھر ایسے ہی آگے بڑھا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

حضرتِ نوحِ نَجِیُّ اللہ آدمِ ثانی عالم کا

یار نہ گر یہ نور ہوتا ان کا سفینہ کب ترتا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

ابراہیم خلیل اللہ آگ میں جن کو ڈالا گیا

ان کا حامی نور ہوا نار کا بقعہ باغ بنا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ آمَنَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

طاہر صلبوں میں ہوتا پاک ارحام میں رہتا ہوا

ہونا چاہا جلوہ نما بطن آمنہ میں آیا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ آمَنَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

آمنہ نے یہ فرمایا حمل کی کلفت تھی نہ ذرا

جتنا قریں از وضع ہوا میں سنتی زیادہ مرجبا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ آمَنَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

ماہِ اوّل میں آدم دوسرے میں ادریس اُنم

تیسرے میں نوح اکرم چوتھے میں خلیل ارحم

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ آمَنَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

پانچویں میں اسماعیل چھٹویں میں کلیم جلیل

ساتویں میں داؤد جمیل ہشتم میں سلیمان جلیل

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ آمَنَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

ماہِ نہم حضرت عیسیٰ آئے مجھ کو مژدہ دیا

اس مولودِ مبارک کا اور رُوحِ اللہ نے بھی کہا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ آمَنَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

سن لو جب یہ نورِ خدا پیدا ہو تو تم اس کا

نامِ پاک احمد رکھنا صَلَّی عَلَیْہِ دَائِمًا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ آمَنَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

اور کسی نے یہ بھی کہا خواب میں مجھ سے آمنہ

پیٹ میں تیرے اُمت کا سردار ہے اللہ اللہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ آمَنَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

پیٹ میں تھے جب یہ سرکار اس سے پہلے کے اذکار

خشک تھے سب برگ و اشجار سوکھ گئے تھے اب اثمار

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ آمَنَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

بے ساز و برگ کے سوا کوئی پھلا اور پھولا نہ تھا

بطن میں جلوہ فرما تھا جب کہ ہوا وہ نور خدا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ آمَنَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

قوم مصائب کی تھی شکار اور آفتوں سے تھی دوچار

اور ظلموں کی تھی بھرمار ایک کو اک کرتا ناچار

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ آمَنَّا بِرَسُولِ اللَّهِ

جور و جفا تھا ان کا شعار نیتیں رکھتے تھے وہ خوار

(ناتمام)

امانت رسول نوری غُفِرَ لَهُ

پڑھوں وہ مطلع نوری ثنائے مہر انور کا

پڑھوں وہ مطلعِ نوری ثنائے مہرِ انور کا
ہو جس سے قلب روشن جیسے مطلعِ مہرِ محشر کا

سرِ عرشِ علا پہنچا قدم جب میرے سرور کا
زبانِ قدسیاں پر شور تھا اللہ اکبر کا

بنا عرشِ بریں مسندِ کفِ پائے منور کا
خدا ہی جانتا ہے مرتبہ سرکار کے سر کا

دو عالمِ صدقہ پاتے ہیں مرے سرکار کے در کا
اسی سرکار سے ملتا ہے جو کچھ ہے مقدر کا

بڑے دربار میں پہنچایا مجھ کو میری قسمت نے
میں صدقے جاؤں کیا کہنا مرے اچھے مقدر کا

ہے خشک و تر پہ قبضہ جس کا وہ شاہِ جہاں یہ ہے
یہی ہے بادشاہِ بر کا یہی سلطانِ سمندر کا

مٹے ظلمت جہاں کی نور کا تڑکا ہو عالم میں
نقابِ رُوئے انور اے مرے خورشیدِ اب سر کا

ضیا بخشی تری سرکار کی عالم پہ روشن ہے

مہ و خورشید صدقہ پاتے ہیں پیارے ترے در کا

نگاہِ مہر سے اپنی بنایا مہرِ دُڑوں کو

الہی نورِ دین دونا ہو مہرِ دُڑہ پرور کا

طبّق پر آسماں کے لکھتا میں نعتِ شہِ والا

قلم اے کاش مل جاتا مجھے جبریل کے پر کا

مقابل ان کے دُڑہ کے ذرا سامنے نکل آیا

بہت شہرہ سنا کرتے تھے ہم خورشیدِ محشر کا

جمالِ حق نما دیکھیں عیاں نورِ خدا پائیں

کلیم آئیں ہٹا دیکھیں ذرا پردہ ترے در کا

نہ سایہ رُوح کا ہرگز نہ سایہ نور کا ہرگز

تو سایہ کیسا اس جانِ جہاں کے جسمِ انور کا

وہ آئینہ اگر دیکھیں تو اپنے آپ کو دیکھیں

کہاں ہے آئینہ میں اور کوئی ان کے برابر کا

مَحَالِ عَقْل ہے ترا مُمائل اے مرے سرور
تو تہم کر نہیں سکتا ہے عاقل تیرے ہم سر کا

خدا شاہد رضا کا آپ کی طالب خدا ہوگا

تَعَالٰی اللہ رُتبہ میرے حامی میرے یاد رکھا

دبا جاتا پچا جاتا ہوں میں آقا دُہائی ہے

یہ بھاری بوجھ عصیاں کا مرے سر کا ذرا سر کا

بجھے گی شربتِ دیدار ہی سے تشنگی اپنی

تمہاری دید کا پیاسا ہوں یوں پیاسا ہوں کوثر کا

زباں پر جم گئے کانٹے ہے سارا حلق خشک اپنا

شہیدِ کربلا کا صدقہ دو اک جامِ کوثر کا

کمی کچھ بھی خزانے میں تمہارے ہو نہیں سکتی

تمہیں حق نے عطا فرما دیا جب چشمہ کوثر کا

جو آب و تاب و ندانِ مُنَوَّر دیکھ لوں نورِ

مرا بحرِ سخن سر چشمہ ہو خوش آب گوہر کا

وصف کیا لکھے کوئی اس مہبط انوار کا

وصف کیا لکھے کوئی اس مہبط انوار کا

مہر و مہ میں جلوہ ہے جس چاند سے رخسار کا

عرشِ اعظم پر پھیرا ہے شرِ ابرار کا

بجٹا ہے کونین میں ڈنکا مرے سرکار کا

دو جہاں میں بٹتا ہے باڑہ اسی سرکار کا

دونوں عالم پاتے ہیں صدقہ اسی دربار کا

جاری ہے آٹھوں پہر لنگرِ خنی دربار کا

فیض پر ہر دم ہے دریا احمد مختار کا

روضہ والائے طیبہ مخزنِ انوار ہے

کیا کہوں عالم میں تجھ سے جلوہ گاہِ یار کا

دل ہے کس کا جان کس کی سب کے مالک ہیں وہی

دونوں عالم پر ہے قبضہ احمد مختار کا

کیا کرے سونے کا کُشتہ کُشتہ تیر عشق کا

وید کا پیاسا کرے کیا شربتِ دینار کا

فتی ہو چہرہ مہر و مہ کا ایسے منہ کے سامنے

جس کو قسمت سے ملے بوسہ تری پیزار کا

لات ماری تم نے دُنیا پر اگر تم چاہتے

سلسلہ سونے کا ہوتا سلسلہ گھسار کا

میں تیری رحمت کے قرباں اے مرے اَمَن وَاَمَاں

کوئی بھی پُرساں نہیں ہے مجھ سے بدکردار کا

ہیں معاصی حد سے باہر پھر بھی زاہد غم نہیں

رحمتِ عالم کی اُمت بندہ ہوں غَفَّار کا

تو ہے رحمت بابِ رحمت تیرا دروازہ ہوا

سایۂ فضلِ خدا سایہ تیری دیوار کا

کعبہ و اقصیٰ و عرش و خلد ہیں نوری مگر

ہے نرالا سب سے عالم جلوہ گاہِ یار کا

کن کا حاکم کر دیا اللہ نے سرکار کو

کُن کا حاکم کر دیا اللہ نے سرکار کو
کام شاخوں سے لیا ہے آپ نے تلوار کا
کچھ عرب پر ہی نہیں موقوف اے شاہِ جہاں
لوہا مانا ایک عالم نے تری تلوار کا
کاٹ کر یہ خود سر میں گھس کے بھیجا چاٹ لے
کاٹ ایسا ہے تمہاری کاٹھ کی تلوار کا
اس کنارے ہم کھڑے ہیں پاٹ ایسا دھاریہ
المدد اے ناخدا ہے قصہ اپنے پار کا
رَبِّ سَلَم کی دُعا سے پار بیڑا کیجئے
راہ ہے تلوار پر نیچے ہے دریا نار کا
تو ہے وہ شیریں دہن کھاری کُنویں شیریں ہوئے
ان کو کافی ہو گیا آبِ دہن اک بار کا

جس نے جو مانگا وہ پایا اور بے مانگے دیا
پاک منہ پر حرف آیا ہی نہیں انکار کا
دل میں گھر کرتا ہے اعدا کے تراشیریں سخن
ہے میرے شیریں سخن شہرہ تری گفتار کا
ظلمتِ مرقد کا اندیشہ ہو کیوں نورِی مجھے
قلب میں ہے جب مرے جلوہ جمالِ یار کا

اولاد کو کم عقلی سے بچانے کا نسخہ

اللہ عزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ حفاظت نشان ہے: ”جو شخص دسترخوان سے کھانے کے گرے ہوئے ٹکڑوں کو اٹھا کر کھائے وہ فراخی کی زندگی گزارتا ہے اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کم عقلی سے محفوظ رہتی ہے۔“

(کنز العمال، ۱۵/۱۱۱، الحدیث ۸۱۵، ۴۰، دارالکتب العلمیہ بیروت)

چارہ گرہے دل تو گھائل عشق کی تلوار کا

چارہ گر ہے دل تو گھائل عشق کی تلوار کا
کیا کروں میں لے کے پھابا مرہم زنگار کا
رُکشِ خلدِ بریں ہے دیکھ کوچہ یار کا
حیف بلبل اب اگر لے نام تو گلزار کا
حُسن کی بے پردگی پردہ ہے آنکھوں کے لیے
خود تجلی آپ ہی پردہ ہے رُوئے یار کا
حُسن تو بے پردہ ہے پردہ ہے اپنی آنکھ پر
دل کی آنکھوں سے نہیں ہے پردہ رُوئے یار کا
اک جھلک کا دیکھنا آنکھوں سے گو ممکن نہیں
پھر بھی عالمِ دل سے طالب ہے ترے دیدار کا
تیرے باغِ حُسن کی رونق کا کیا عالم کہوں
آفتاب اک زرد پتا ہے ترے گلزار کا
کب چمکتا یہ ہلالِ آسماں ہر ماہ یوں
جو نہ ہوتا اس پہ پرتو اُبروئے سرکار کا

جاگ اُٹھی سوئی قسمت اور چمک اُٹھا نصیب
جب تصوّر میں سما یا رُوئے انور یار کا
حسرتِ دیدارِ دل میں اور آنکھیں بہہ چلیں
تو ہی والی ہے خدایا دیدہٴ خوں بار کا
بھیک اپنے مرہمِ دیدار کی کرد عطا
چاہیے کچھ منہ بھی کرنا زخمِ دامن دار کا
کامِ نشتر کا کیا نا صَح نصیحت نے تری
چیر ڈالا اور دامن زخمِ دامن دار کا
یوں ہی کچھ اچھا مداوا اس کا ہوگا بخیہ گر
چاک کر ڈالوں گریباں زخمِ دامن دار کا
از سرِ بالینِ من بر خیز اے ناداں طیب
ہو چکا تجھ سے مداوا عشق کے بیمار کا
فتنے جو اُٹھے مٹا ڈالے رُوش نے آپ کی
کیوں نہ ہو دشمن بھی قاتلِ خوبیِ رفتار کا
چو کڑی بھولا بُراقِ بادِ پا یہ دیکھ کر
ہے قدمِ دَوشِ صبا پر اس سبکِ رفتار کا

کوئی دَم کی دیر ہے آتے ہیں دَم کی دیر ہے
اب چمکتا ہے مقدر طالبِ دیدار کا
جب گرامیں بے خودی میں ان کے قدموں پر گرا
کام تو میں نے کیا اچھے بھلے ہُشیار کا
آبلہ پا چل رہا ہے بے خودی میں سر کے بل
کام دیوانہ بھی کرتا ہے کبھی ہُشیار کا
آبلوں کے سب کٹورے آہ خالی ہو گئے
منہ ابھی تر بھی نہ ہونے پایا تھا ہر خار کا
آبلے کم مائیگی پر اپنی روئیں رات دن
سوکھ کر کاٹا ہوا دیکھیں بدن ہر خار کا
وا اسی برتے پہ تھا یہ نٹّا پانی واہ واہ
پیاں کیا بجھتی دہن بھی تر نہیں ہر خار کا
پاؤں میں چبھتے تھے پہلے آبِ تودل میں چبھتے ہیں
یاد آتا ہے مجھے رہ رہ کے چبھنا خار کا

پاؤں کیا میں دل میں رکھ لوں پاؤں جو طیبہ کے خار

مجھ سے شوریدہ کو کیا کھٹکا ہو نوکِ خار کا

راہ پر کانٹے بچھے ہیں کانٹوں پر چلنی ہے راہ

ہر قدم ہے دل میں کھٹکا اس رہ پر خار کا

خارِ گل سے دہر میں کوئی چمن خالی نہیں

یہ مدینہ ہے کہ ہے گلشنِ گلِ بے خار کا

گل ہو صحرا میں تو بلبل کے لئے صحرا چمن

گل نہ ہو گلشن میں تو گلشن ہے اک بنِ خار کا

گل سے مطلب ہے جہاں ہو عندلیبِ زار کو

گل نہ ہو تو کیا کرے بلبل کہو گلزار کا

پھر سے ہو جائے نہ عالم میں کہیں طوفانِ نوح

لو اُبلتا ہے سمندر اپنی چشمِ زار کا

دھجیاں ہو جائے دامنِ فردِ عصیاں کا مری

ہاتھ آجائے جو گوشہ دامنِ دلدار کا

کوثر و تسنیم سے دل کی لگی بجھ جائے گی
میں تو پیاسا ہوں کسی کے شربتِ دیدار کا
آئینہ خانہ میں اُن کے تجھ سے صد ہا مہر ہیں
مہر کس منہ سے کیا ہے حوصلہ دیدار کا
جلوہ گاہِ خاص کا عالم بتائے کوئی کیا
مہرِ عالمِ تاب ہے ذرّہ حریمِ یار کا
ہفت کشور ہی نہیں چودہ طبقِ روشن کئے
عرش و کرسی لامکاں پر بھی ہے جلوہ یار کا
زرد رُو کیوں ہو گیا خورشیدِ تاباں سچ بتا
دیکھ پایا جلوہ کیا اس مَطْلَعِ آنوار کا
ہفت کشور ہی نہیں چودہ طبقِ زیرِ نگین
عرش و کرسی لامکاں کس کا مرے سرکار کا
یہ مہ و خور یہ ستارے چرخ کے فانوس ہیں
شمعِ روشن میں ہے جلوہ ترے رُخسار کا
مَرقدِ نورانی پہ روشن ہے یہ لعلِ شبِ چراغ
یا چمکتا ہے ستارہ آپ کی پیزار کا

مقبول دُعا کرنا منظور ثنا کرنا

مقبول دُعا کرنا منظور ثنا کرنا

مِدحت کا صلہ دینا مقبول ثنا کرنا

دِل ذِکرِ شریف اُن کا ہر صبح و مَسا کرنا

دن رات جِپا کرنا ہر آن رِثا کرنا

سینہ پہ قدم رکھنا دل شاد مرا کرنا

دَرِ دِل مُضطر کی سرکار دَوا کرنا

سَنسار بھکاری ہے جگ داتا دِیا کرنا

ہے کام تمہارا ہی سرکار عطا کرنا

کب آپ کے کوچہ میں منگتا کو صدا کرنا

خود بھیک لیے تم کو منگتا کو ندا کرنا

دن رات ہے طیبہ میں دولت کا لُٹا کرنا

منگتا کی دَوا کرنا منگتا کا بھلا کرنا

ہم عین جفا ہی ہیں ہم کو تو جفا کرنا

اور تم تو کرم ہم پر اے جانِ وفا کرنا

دن رات خطاؤں پر ہم کو ہے خطا کرنا
اور تم کو عطاؤں پر ہر دم ہے عطا کرنا
ہم اپنی خطاؤں پر نادم بھی نہیں ہوتے
اور ان کو عطاؤں پر ہر بار عطا کرنا
ہم آپ ہی اپنے پر کرتے ہیں ستم حد بھر
اور ان کو کرم ہم پر ہے حد سے سوا کرنا
ہے آٹھ پہر جاری لنگر مرے داتا کا
ہر آن ہے سرکاری باڑے کا لٹا کرنا
محروم نہیں جس سے مخلوق میں کوئی بھی
وہ فیض انہیں دینا وہ جود و سخا کرنا
ہے عام کرم ان کا اپنے ہوں کہ ہوں اعدا
آتا ہی نہیں گویا سرکار کو ”لا“ کرنا
محروم گیا کوئی مایوس پھرا کوئی
دیکھا نہ سنا اُن کا انکار و اُبی کرنا
مایوس گیا کوئی محروم پھرا کوئی
دُنیا کے سلاطین کو کب آیا عطا کرنا

دُکھ درد کہیں کس سے یہ کام تو ہیں اُن کے

فریاد سنا کرنا اور داد دیا کرنا

وَاللّٰهُ وہ سن لیں گے اور دل کی دوا دیں گے

بے کار نہ جائے گا فریاد و بُکا کرنا

اُعدا کو خدا والا جب تم نے بنا ڈالا

دُشوار ہے تم پر کیا مجھ بد کا بھلا کرنا

سوکھی ہے مری کھیتی پڑ جائے بھرن تیری

اے ابرِ کرم اتنا تو بہرِ خدا کرنا

جو سوختہ ہیڑم کو چاہو تو ہرا کردو

مجھ سوختہ جاں کا بھی دل پیارے ہرا کرنا

طیبہ میں بلا لینا اور اپنا بنا لینا

قیدی غمِ فرقت کے سرکار رہا کرنا

ہم عرض کیے جائیں سرکار سُنے جائیں

کیا دُور کرم سے ہے دن ایسا شہا کرنا

سنگِ درِ سرور پر رکھا ہوا ہو یہ سر

اے کاش ہو قسمت میں اس طرح قضا کرنا

کھل جائیں چمنِ دل کے اور خُزنِ مٹیں دل کے

طیبہ سے صبا آ کے اِمداد ذرا کرنا

ہر داغ مٹا دینا اور دل کو شفا دینا

آئینہ بنا دینا ایسی تو جلا کرنا

سُورہ ہے وہی سُورہ اے سُورہ ہر سُورہ

ہے آپ کے قدموں پر سر جس کو فدا کرنا

شہرہ لبِ عیسیٰ کا جس بات میں ہے مولا

تم جانِ مسیحا ہو ٹھوکر سے ادا کرنا

تو جانِ مسیحا سے حالت مری جا کہنا

اتنا تو کرم مجھ پر اے بادِ صبا کرنا

پردہ میں جو رہتے ہو پردہ ہے چلے آؤ

آنکھوں میں بسا کرنا تم دل میں رہا کرنا

اُف کیسی قیامت ہے یہ روزِ قیامت بھی

سورج ہے وہیں قائم بھولا ہے ڈھلا کرنا

لِلّٰہ ہمیں مولیٰ دامن کے تکلے لو

ہم کیسی بلا میں ہیں ہاں رَدِّ بلا کرنا

یہ ظلِ کرامت ہے ہم سایہِ رحمت ہے
یہ سایہِ رافت ہے دامن ذرا وا کرنا
اے ظلِ خدا سایہ ہے آج کہاں پایا
ہم سائے کو آئے ہیں تم سایہ ذرا کرنا
لب تشنہ ہے گو ساقی تشنہ تری رویت کا
رویت جو نہ ہو تیری تو جام کا کیا کرنا
ہوں تشنہ مگر ساقی دیدار کے شربت کا
اک جام مجھے پیارے للہ عطا کرنا
تشنہ میں نہیں اس کا تشنہ ہوں میں رویت کا
ساقی مجھے کوثر کے ساغر کو ہے کیا کرنا
ہے پیاس سے حال اترنگی ہے زباں باہر
اک جام مجھے سرور کوثر کا عطا کرنا
جودل سے تجھے چاہیں جو عیب ترے ڈھانپیں
اے نفس تجھے ان سے کمبخت و غا کرنا

وہ تیرا برا چاہیں ممکن ہی نہیں اُن سے
اُعدا کی بھلائی کی جن کو ہے دُعا کرنا
دُنیا بنے یا بگڑے دُنیا رہے یا جائے
تو دین بنا پیارے دُنیا کا ہے کیا کرنا
کھایا پیا اور پہنا اچھوں سے رہا اچھا
کچھ دین کا بھی کر لے دنیا کا ہے کیا کرنا
قسمت میں غم دُنیا جنت کا قبالہ ہو
تقدیر میں لکھا ہو جنت کا مزا کرنا
دنیا میں جو روتے ہیں عُقبیٰ میں وہ ہنستے ہیں
دنیا میں جو ہنستے ہیں ہے اُن کو ٹرھا کرنا
موسیٰ ہوئے غش جس سے اور طور جلا جس سے
وہ جلوہ مرے دل پر اے نورِ خدا کرنا
برباد نہ ہو مٹی اس خاک کے پتلے کی
اللہ مجھے ان کی خاکِ کفِ پا کرنا
کیوں نقشِ کفِ پا کو دل سے نہ لگائے وہ
ہے آئینہ دل کی نورِ کی کو جلا کرنا

کون ایسا ہے جسے خیرِ وریٰ نے نہ دیا

کون ایسا ہے جسے خیرِ وریٰ نے نہ دیا

کوئی ایسا بھی ہے کیا جس کو خدا نے نہ دیا

آپ کے دین کا منکر ہے نرا ناشکرا

کوئی کافر ہی کہے گا کہ خدا نے نہ دیا

جس کو تم نے دیا اللہ نے اس کو بخشا

جس کو تم نے نہ دیا اس کو خدا نے نہ دیا

آپ کے رب نے دیا آپ کو فضلِ کُلی

وہ دیا تم کو جو اوروں کو خدا نے نہ دیا

وہ فضائل تمہیں بخشے ہیں خدا نے جن کا

آپ کے غیر میں امکان بھی آنے نہ دیا

مثَل ممکن ہی نہیں ہے ترا اے لاثانی

وہم نے بھی تو ترا مثَل سمانے نہ دیا

آپ کے جوڑ کا آئے تو کہاں سے آئے
جب وجود اس کو شہِ اَرْض و سما نے نہ دیا
آدم و نوح برائیم کلیم و عیسیٰ
ان کو سب کو ملا کیا رُپِ علا نے نہ دیا
باوجود اس کے تمہیں جو ملا ان کو نہ ملا
آپ کا رُتبہ کسی کو بھی خدا نے نہ دیا
سب مطالب مرے برائے کرم سے اُن کے
کوئی مطلب بھی مرے دل کا بڑا نے نہ دیا
کیسی پُر نور ہے جنت کی فضا اے نورِ مَنی
پھر بھی طیبہ کا مزا اس کی فضا نے نہ دیا

دُنیا کی مَحَبّت

دنیا کی مَحَبّت ہر بُرائی کی جڑ ہے اور کنارہ کشی ہر خیر و برکت کی بنیاد

ہے۔ (مکاشفۃ القلوب مترجم، ص ۸۵، مکتبۃ المدینہ)

بخت خفته نے مجھے روضہ پہ جانے نہ دیا

بختِ خفته نے مجھے روضہ پہ جانے نہ دیا
چشم و دل سینے کیلجے سے لگانے نہ دیا
آہ قسمت مجھے دنیا کے غموں نے روکا
ہائے تقدیر کہ طیبہ مجھے جانے نہ دیا
پاؤں تھک جاتے اگر پاؤں بناتا سر کو
سر کے بدل جاتا مگر ضعف نے جانے نہ دیا
اتنا کمزور کیا ضعفِ ثویٰ نے مجھ کو
پاؤں تو پاؤں مجھے سر بھی اٹھانے نہ دیا
سر تو سر جان سے جانے کی مجھے حسرت ہے
موت نے ہائے مجھے جان سے جانے نہ دیا
حالِ دل کھول کے دل آہ ادا کر نہ سکا
اتنا موقع ہی مجھے میری قضا نے نہ دیا
ہائے اس دل کی لگی کو میں بچھاؤں کیونکر
فرطِ غم نے مجھے آنسو بھی گرانے نہ دیا

ہاتھ پکڑے ہوئے لے جاتے جو طیبہ مجھ کو
ساتھ اتنا بھی تو میرے رُفقا نے نہ دیا
سجدہ کرتا جو مجھے اس کی اجازت ہوتی
کیا کروں اِذن مجھے اس کا خدا نے نہ دیا
حسرتِ سجدہ یونہی کچھ تو نکلتی لیکن
سر بھی سرکار نے قدموں پہ جھکانے نہ دیا
کوچہٴ دل کو بسا جاتی مہک سے تیری
کام اتنا بھی مجھے بادِ صبا نے نہ دیا
کبھی بیمارِ محبت بھی ہوئے ہیں اچھے
روز افزوں ہے مَرَضِ کام دوانے نہ دیا
شربتِ دید نے اور آگ لگادی دل میں
تپشِ دل کو بڑھایا ہے بُجھانے نہ دیا
اب کہاں جائے گا نقشہ ترا میرے دل سے
تہ میں رکھا ہے اِسے دل نے گمانے نہ دیا

دیس سے ان کے جو اُلُفت ہے تو دل نے میرے
اس لئے دیس کا جنگلہ بھی تو گانے نہ دیا
دیس کی دُھن ہے وہی راگ اُلاپا اس نے
نفس نے ہائے خیال اس کا مٹانے نہ دیا
نفسِ بدکار نے دل پر یہ قیامت توڑی
عملِ نیک کیا بھی تو چھپانے نہ دیا
نفسِ بدکیش ہے کس بات کا دل پہ شاکی
کیا بُرا دل نے کیا ظلم کمانے نہ دیا
میرے اعمال کا بدلہ تو جہنم ہی تھا
میں تو جاتا مجھے سرکار نے جانے نہ دیا
میرے اعمالِ سیئہ نے کیا جینا دُبھر
زہر کھاتا ترے ارشاد نے کھانے نہ دیا
اُور چمکتی سی غزل کوئی پڑھو اے نورِ مَنی
رنگ اپنا ابھی جمنے شِعرا نے نہ دیا

قفسِ جسم سے چھٹتے ہی یہ پراں ہوگا

قفسِ جسم سے چھٹتے ہی یہ پراں ہوگا

مرغِ جاں گنبدِ خضرا پہ غزلِ خواں ہوگا

روز و شبِ مرقدِ اقدس کا جو نغراں ہوگا

اپنی خوش بختی پہ وہ کتنا نہ نازاں ہوگا

اُس کی قسمت کی قسم کھائیں فرشتے تو بجا

عید کی طرح وہ ہر آن میں شاداں ہوگا

اس کی فرحت پہ تصدق ہوں ہزاروں عیدیں

کب کسی عید میں ایسا کوئی فرحاں ہوگا

چمنِ طیبہ میں تو دل کی کلی کھلتی ہے

کیا مدینے سے سوا روضہِ رضواں ہوگا

وہ گلستاں ہے جہاں آپ ہوں اے جانِ جنال

آپ صحرا میں اگر آئیں گلستاں ہوگا

آپ آجائیں جو چمن سے تو چمن جانِ چمن
خاصہ اک خاک بَسر دشتِ مُغیلاں ہوگا

جانِ ایماں ہے مَحبت تری جانِ جانان
جس کے دل میں یہ نہیں خاک مسلمان ہوگا

دردِ فرقت کا مداوا نہ ہوا اور نہ ہو
کیا طبیعوں سے مرے درد کا دَراں ہوگا

جس نے تَبرید بتائی خَفَقاں ہوگا اُسے
کیا ٹھنڈائی سے علاجِ تپِ ہجران ہوگا

کَہڑبائی نہ ہو کیوں رنگِ مرے چہرے کا
جتنا اِیقان بڑھا اتنا ہی ترساں ہوگا

نورِ ایماں کی جو مَشرعل رہے روشن پھر تو
روز و شب مَرقدِ نورِی میں چراغاں ہوگا

اک غزل اور چمکتی سی سَنادے نورِی
دل جلا پائے گا میرا ترا احساں ہوگا

آہ پورا مرے دل کا کبھی ارماں ہوگا

آہ پورا مرے دل کا کبھی ارماں ہوگا
کبھی دل جلوہ گہ سرورِ خواہاں ہوگا

میرے دل پر جو کبھی جلوہ جاناں ہوگا

لمحہ نور مرے رخ سے نمایاں ہوگا

جلوہ مُصنّفِ رخِ دل میں جو پنہاں ہوگا

پارے پارے میں مرے قلب کے قرآں ہوگا

چوندھ جائے گی تری آنکھ بھی مہرِ محشر

ان کے ذرّہ کو جو دیکھے گا پریشاں ہوگا

دیکھ مت دیکھ مجھے گُرمِ نظر سے خاور

شوخیِ چشم سے تو آپ پریشاں ہوگا

حُسن وہ پایا ہے خورشیدِ رسالت تو نے

تیرے دیدار کا طالبِ مہ کنعاں ہوگا

جلوہِ حُسنِ جہاں تاب کا کیا حال کہوں
آئینہ بھی تو تمہیں دیکھ کے حیراں ہوگا

کون پوچھے گا بھلا روزِ جزا وہ بھی مجھے

اُن کی رحمت کے سوا کوئی بھی پُرساں ہوگا

چاکِ تقدیر کو کیا سوزِ تَذِیر سے

لاکھ وہ بخیہ کرے چاکِ گریباں ہوگا

مجھ کو دعویٰ نہیں عِصْمَت کا مگر بے موقع

عیب جوئی نہ کرے گا جو خُشن داں ہوگا

دلِ دشمن کے لیے تیغِ دو پیکر ہے خُشن

چشمِ حاسد کو مرا شعرِ نمک داں ہوگا

عمر ساری تو کٹی لہو میں اپنی نوری

کب مَدینے کی طرف کُوج کا ساماں ہوگا

میرا گھر غیرتِ خورشیدِ درخشاں ہوگا

میرا گھر غیرتِ خورشیدِ درخشاں ہوگا
خیر سے جانِ قمر جب کبھی مہماں ہوگا
جو تبسم سے عیاں اک دُرِ دندان ہوگا
ذَرَّہ ذَرَّہ مرے گھر کا مہِ تاباں ہوگا
کیوں مجھے خوف ہو محشر کا کہ ہاتھوں میں مرے
دامنِ حامیِ خودِ ماحیِ عصیاں ہوگا
پلّے عصیاں کا گراں بھی ہو تو کیا خوف مجھے
میرے پلّے پہ تو وہ رحمتِ رحماں ہوگا
مجھ سے عاصی کو جو بے داغ چھڑا لائیں گے
اہلِ محشر میں جو دیکھے گا وہ حیراں ہوگا
کوئی منہ میرا تکے گا کہ یہ وہ عاصی ہے
جس کو ہم جانتے تھے داخلِ میزاں ہوگا
کوئی اس رحمتِ عالم پہ تصدق ہوگا
کوئی یہ شانِ کرم دیکھ کے قرباں ہوگا
ماجرا دیکھ کے ہوگا یہ کسی کو سکتہ
اک تعجب سے وہ انگشتِ بدبنداں ہوگا

ان کی حیرت پہ کہوں گا کہ تعجب کیا ہے
 خود خدا ہوگا جدھر سرورِ ذیشان ہوگا
 دم نکل جائے تمہیں دیکھ کے آسانی سے
 کچھ بھی دشوار نہ ہوگا جو یہ آساں ہوگا
 زخم پر زخم یہی کھائے یہی قتل بھی ہو
 خونِ مسلم ابھی کیا اس سے بھی ارزاں ہوگا
 بھیڑیوں کا ہے یہ جنگل نہیں کوئی راعی
 بھولی بھیڑیوں کا شہا کون نگہباں ہوگا
 ظلم پر ظلم ہے اور سزائیں بھگتے
 اور اُف کی تو تہ خنجر بُڑاں ہوگا
 یہی اندھیرا گر اور بھی کچھ روز رہا
 تو مسلمان کا نشان بھی نہ نمایاں ہوگا
 صبحِ روشن کی سیہِ بختی سے اب شام ہوئی
 کب قمر نور دہ شامِ غریباں ہوگا
 تو اگر چاہے ملے خاک میں سلطانِ زماں
 تیرا بندہ کوئی تو چاہے تو سلطان ہوگا
 ظلمتِ قبر کا کیا خوف مجھے اے نوری
 جب مرے قلب میں ایمان کا لمعہ ہوگا

ماہِ تاباں تو ہوا مہرِ عجم ماہِ عرب

ماہِ تاباں تو ہوا مہرِ عجم ماہِ عرب
ہیں ستارے انبیا مہرِ عجم ماہِ عرب
ہیں صفاتِ حق کے نوری آئینے سارے نبی
ذاتِ حق کا آئینہ مہرِ عجم ماہِ عرب
کب ستارا کوئی چمکا سامنے خورشید کے
ہو نبی کیسے نیا مہرِ عجم ماہِ عرب
آپ ہی کے نور سے تابندہ ہیں شمس و قمر
دل چمک جائے مرا مہرِ عجم ماہِ عرب
قبر کا ہر ذرہ اک خورشیدِ تاباں ہو ابھی
رُخ سے پردہ دو ہٹا مہرِ عجم ماہِ عرب
کوچہ پر نور کا ہر ذرہ رشکِ مہر ہے
واہ کیا کہنا ترا مہرِ عجم ماہِ عرب

رُویہ ہوں مُنہ اُجالا کر مرا جانِ قمر
صبح کر یا چاندنا مہرِ عجم ماہِ عرب
نیرِ چرخِ رسالت جس گھڑی طالع ہوا
اُوج پر تھا غلغلہ مہرِ عجم ماہِ عرب
آپ نے جب مشرقِ انوار سے فرمایا طلوع
دامنِ شب پھٹ گیا مہرِ عجم ماہِ عرب
ظلمتِ شب مٹ گئی جب آپ جلوہ گر ہوئے
رات تھی پرِ دن ہوا مہرِ عجم ماہِ عرب
تم نے مغرب سے نکل کر اک قیامت کی پیا
کافروں پر سرورِ مہرِ عجم ماہِ عرب
آفتابِ ہاشمی تو غُرب سے طالع ہو پھر
کر سویرا نور کا مہرِ عجم ماہِ عرب
حق کے پیارے نور کی آنکھوں کے تارے ہوتھیں
نورِ چشمِ انبیا مہرِ عجم ماہِ عرب

زُلفِ والا کی صَفَتِ وَاللَّیْلِ ہے قرآن میں
اور رُخ کی وَالصُّحٰی مہرِ عجمِ ماہِ عرب
ظلمتیں سب مٹ گئیں ناری سے نوری ہو گیا
جس کے دل میں بس گیا مہرِ عجمِ ماہِ عرب
ظلمتوں پر ظلمتیں ہیں میرے مولیٰ قبر میں
اب تو اپنا منہ دکھا مہرِ عجمِ ماہِ عرب
مہرِ فرما مہر سے عصیاں کی ظلمتِ مَحْوِ کر
جلوہ فرما ہو ذرا مہرِ عجمِ ماہِ عرب
نور سے معمور ہو جائے مرا سینہ اگر
دل پہ رکھ دے اپنا پا مہرِ عجمِ ماہِ عرب
اک اشارے سے قمر کے تم نے دو ٹکڑے کئے
مرحبا صد مرحبا مہرِ عجمِ ماہِ عرب
نور کی سرکار ہے تو بھیک بھی نوری ملے
قَلْبِ نوری جگمگا مہرِ عجمِ ماہِ عرب

ہے تم سے عالمِ پرُضیا ماہِ عجم مہرِ عرب

ہے تم سے عالمِ پرُضیا ماہِ عجم مہرِ عرب
دے دو میرے دل کو جلا ماہِ عجم مہرِ عرب
دنوں جہاں میں آپ ہی کے نور کی ہے روشنی
دنیا و عقبیٰ میں شہا ماہِ عجم مہرِ عرب
کب ہوتے یہ شام و سحر کب ہوتے یہ شمس و قمر
جلوہ نہ ہوتا گر ترا ماہِ عجم مہرِ عرب
شام و سحر کے قلب میں شمس و قمر کی آنکھ میں
جلوہ ہے جلوہ آپ کا ماہِ عجم مہرِ عرب
ہے رُوسیہ مجھ کو کیا آقا مرے اعمال نے
کردو اُجالا منھ مرا ماہِ عجم مہرِ عرب
خورشیدِ تاباں بھیک کو آیا تری سرکار سے
ہے نور سے کاسہ بھرا ماہِ عجم مہرِ عرب
خورشید کے سر آپ کے در کی گدائی سے رہا
سہرا شہا انوار کا ماہِ عجم مہرِ عرب
کاسہ لیبسی سے ترے دربار کی مہتاب بھی
کیسا منور ہو گیا ماہِ عجم مہرِ عرب

ہیں یہ زمین و آسماں منگتا اسی سرکار کے
 ہے ان کی آنکھوں کی ضیا ماہِ عجم مہرِ عرب
 یوں بھیک لیتا ہے دو وقتہ آسماں انوار کی
 صبح و مسا ہے جبہ سا ماہِ عجم مہرِ عرب
 اس جبہ سائی کے سبب شب کو اسی سرکار نے
 انعام میں ٹیکا دیا ماہِ عجم مہرِ عرب
 اور صبح کو سرکار سے اس کو ملا نوری صلہ
 عمدہ سا جھومر پڑ ضیا ماہِ عجم مہرِ عرب
 جب تم نہ تھے کچھ بھی نہ تھا جب تم ہوئے سب کچھ ہوا
 ہے سب میں جلوہ آپ کا ماہِ عجم مہرِ عرب
 اک ظلمتِ عصیاں شہا اس پر اندھیرا قبر کا
 کر دے ضیا بدرالدجے ماہِ عجم مہرِ عرب
 برتو شود از نورِ رب بارانِ نوری روز و شب
 ہوتا ابد یہ سلسلہ ماہِ عجم مہرِ عرب
 ہو مرشدوں پر نورِ جاں بارش تمہارے نور کی
 اور ان سے پائے یہ گدا ماہِ عجم مہرِ عرب
 بے شک ہے عاصی کے لیے ناری صلہ لیکن شہا
 نور کی کو دو نوری جزا ماہِ عجم مہرِ عرب

ان کو دیکھا تو گیا بھول میں غم کی صورت

ان کو دیکھا تو گیا بھول میں غم کی صورت
یاد بھی اب تو نہیں رنج و الم کی صورت
خواب میں دیکھوں اگر دافعِ غم کی صورت
پھر نہ واقع ہو کبھی رنج و الم کی صورت
آبلے پاؤں میں پڑ جائیں جو چلتے چلتے
راہِ طیبہ میں چلوں سر سے قدم کی صورت
تم اگر چاہو تو اک چین و جبین سے اپنی
کردو اعدا کو قلم شاخِ قلم کی صورت
نامِ والا ترا اے کاش مثالِ مجنوں
ریگ پر انگلیوں سے لکھوں قلم کی صورت
تیرا دیدار کرے رحمِ مجسم تیرا
دیکھنی ہو جسے رحماں کے کرم کی صورت
آپ ہیں شانِ کرم کاں کرم جانِ کرم
آپ ہیں فضلِ اتم لطفِ اعم کی صورت

اک اشارہ ترے اُبرو کا شرِ ہر دوسرا

کاٹ دے دشمنوں کو تیغِ دو دم کی صورت

آپ کا مثل شہا کیسے نظر میں آئے

کس نے دیکھی ہے بھلا اہلِ عَدَم کی صورت

موم ہے ان کے قدم کے لیے دل پتھر کا

سنگ نے دل میں رکھی اُن کے قدم کی صورت

خواب میں بھی نہ نظر آئے اگر تم چاہو

درد و غم، رنج و الم، ظلم و ستم کی صورت

اے سحابِ کرم اک بوندِ کرم کی پڑ جائے

صفیہٴ دل سے مرے محو ہو غم کی صورت

جب سے سوکھے ہیں مرے کشتِ اہلِ باغِ عمل

یاد آتی ہے مجھے ابرِ کرم کی صورت

صفیہٴ دل پہ مرے نامِ نبی کُندہ ہو

نقش ہو دل پہ مرے اُن کے علم کی صورت

تیری تصویر کھینچے رُوحِ مُنَوَّر کیوں کر
کیسے کھینچے کوئی مصباحِ ظلم کی صورت
آئیں جو خواب میں وہ ہوشِ غمِ عید کا دن
جائیں تو عید کا دن ہوشِ غم کی صورت
جائیں گلشن سے تو لٹ جائے بہارِ گلشن
دشت میں آئیں تو ہو دشتِ اِرم کی صورت
بھیڑ کو خوف نہ ہو شیر سے جو تم چاہو
تم جو چاہو تو بنے شیرِ غم کی صورت
کوہ ہو جائیں اگر چاہو تو سونا چاندی
سگریزے بنیں دینار و درم کی صورت
صورتِ پاک وہ بے مثل ہے پائی تم نے
جس کی ثانی نہ عرب اور نہ عجم کی صورت
دَم نکل جائے مرا راہ میں ان کی نور کی
ان کے کوچہ میں رہوں نقشِ قدم کی صورت

منقبت

حضور پُر نور سیدنا علاء المِلّت والدِّین علی احمد صابر کلیری
رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

کیسے کاٹوں رتیاں صابر

تارے گنت ہوں سیّاں صابر

مورے کز جوا ہوک اٹھٹ ہے

مو کو لگالے چھتیاں صابر

توری صورتیا پیاری پیاری

اچھی اچھی بتیاں صابر

چیری کو اپنے چرنوں لگالے

میں پروں تورے پیّاں صابر

ڈولے نیا موری بھشور میں

بلما پکڑے پیّاں صابر

چھتیاں لاگن کیسے کہوں میں

تم ہو اونچے اڑیاں صابر

تورے دُوارے سیس نواؤں

تیری لے لوں بلیاں صابر

سپنے ہی میں دَرشن دکھلا دو

مو کو مورے گسٹیاں صابر

تن من دھن سب تو پہ وارے

نور کی مورے سیّاں صابر

جنت میں لے جانے والا درخت

فرمانِ نبوی: سخاوت جنت کا ایک درخت ہے جس کی

شاخیں زمین پر جھکی ہوئی ہیں جس نے اس کی کسی شاخ کو

تھام لیا وہ اسے جنت میں لے جائے گی۔ (شعب الایمان،

۴۳۴/۷، الحدیث ۱۰۸۷۵، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام
سب سے اعلیٰ عزت والے
غلبہ و قہر و طاقت والے
تم پر لاکھوں سلام
حرمت والے کرامت والے
تم پر لاکھوں سلام
ظاہر باہر سیادت والے
غالب قاہر ریاست والے
تم پر لاکھوں سلام
قوت والے شہادت والے
تم پر لاکھوں سلام
نورِ علم و حکمت والے
نافذ جاری حکومت والے
تم پر لاکھوں سلام
رب کی اعلیٰ خلافت والے
تم پر لاکھوں سلام
آپ کا چاہا رب کا چاہا
رب کا چاہا آپ کا چاہا
تم پر لاکھوں سلام
رب سے ایسی چاہت والے
تم پر لاکھوں سلام

تم ہو شرِ اورنگِ خلافت تم ہو والیِ مُلکِ جلالَت
تم ہو تاجِ رفعتِ والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام
رب کے پیارے راجِ دُلا رے ہم ہیں تمہارے تم ہو ہمارے
اے دامنِ رحمتِ والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام
دھو دیں گنہ کے دھبے کالے ابرِ کرم کے برسین جھالے
گیسوؤں والے رحمتِ والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام
ڈمگ ڈمگ نیا ہالے جیرا کانپے توئی سنبھالے
آہ دُوبائی رحمتِ والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام
بگڑی ناؤ کون سنبھالے ہائے بھٹور سے کون نکالے
ہاں ہاں زور و طاقتِ والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

راجا پر جا آپ کے دوارے سب ہیں بیٹھے جھولی پیارے
داتا پیارے دولت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام
کھیون ہارے کھیون ہارے بیاں پکڑے مورے پیارے
قوت والے ہمت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام
اپنے پرانے آپ کے در سے نعمتیں پائیں جھولیاں بھر کے
اللہ اللہ سخاوت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام
عرشِ علا پر رب نے بلایا اپنا جلوۂ خاص دکھایا
خلوت والے جلوت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام
تخت تمہارا عرش خدا کا مُلکِ خدا ہے مُلکِ تمہارا
رب کی اعلیٰ خلافت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

دے دیئے تم کو اپنے خزانے
رَبِّ عزت رَّبِّ علانے
دونوں جہاں کی نعمت والے
تم پر لاکھوں سلام
ایسی دولت پائی پھر بھی
مِسکینی ہی تم نے چاہی
مِسکینوں پر رحمت والے
تم پر لاکھوں سلام
آپ سے دولت پائے دنیا
آپ کریں خود فاقہ پہ فاقہ
ایسی بخشش و دولت والے
تم پر لاکھوں سلام
نعمتیں تم اوروں کو کھلاؤ
خود کھاؤ تو جو کی کھاؤ
نانِ جویں پہ قناعت والے
تم پر لاکھوں سلام
دولت دو عالم کو بانٹو
پیٹ پر اپنے پتھر باندھو
اللہ اللہ سخاوت والے
تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

غیروں کو اپنوں سے زیادہ
ماشاء اللہ ہمت والے
بانٹی تم نے دولتِ دنیا
تم پر لاکھوں سلام
تم پر
ہم ہیں جتنے خاطیِ نخطی
آپ ہیں اس سے زائدِ مُعطی
غفو و صفح و عنایت والے
تم پر لاکھوں سلام
تم کو دیکھا حق کو دیکھا
آپ کی صورت اس کا جلوہ
اچھی اچھی صورت والے
تم پر لاکھوں سلام
کتنے پردے ہیں چہرے پر
چہرہ پھر بھی مانندِ قمر
اے نورانی صورت والے
تم پر لاکھوں سلام
صورتِ اقدس سے حقِ ظاہر
کلمہ پڑھتے دیکھ کے کافر
اے حقّانی صورت والے
تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

بُوجہلِ لَعینِ کلمہ پڑھتا دیکھا ہی نہیں اس نے شاہا
پردوں والی صورت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام
خُلُقِ تمہارا خُلُقِ الہی فیض تمہارا نانتنا ہی
اے پاکیزہ سیرت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام
ایسی مقدس خوابِ راحت آپ تو سوئیں جاگے قسمت
اے رَبَّانِی دعوت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام
چشمِ سَر نے حق کو دیکھا دل نے حق کو حق ہی جانا
اے حقانی صورت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام
مَا زَاغَ بَصْرُکَ یَا مَوْلٰی مَا کَذَبَ قَلْبُکَ حِیْنَ رَاٰی
ایسی چشمِ بصیرت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

قولِ حق ہے قولِ تمہارا
صدق وحق و امانت والے
تم پر
فعلِ تمہارا فعلِ خدا ہے
حق سے ایسی نسبت والے
تم پر
آپ کا یدِ یدِ ربِّ واحد
اے ربّانی بیعت والے
تم پر
دینِ حق کے ہادی رہبر
نارِخِ اذیاں شریعت والے
تم پر
حِلّت و حرمت آپ کے منہ سے
حلت والے حرمت والے
تم پر
آپ کا سایہ کیسے ہوتا
ظِلِّ رحمتِ طَلَعَتِ والے
تم پر
اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُوحَى
تم پر لاکھوں سلام
اس کا گواہ اللہِ رَمٰی ہے
تم پر لاکھوں سلام
فَوْقَ اَیْدِيْهِمْ ہے شاید
تم پر لاکھوں سلام
تم ہو حق کے نائبِ اکبر
تم پر لاکھوں سلام
ایسے ہی ہے جیسے حق کے
تم پر لاکھوں سلام
آپ ہیں نورِ حق کا سایا
تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

آپ کا دم ہے فرش کی نُر ہست
اور قدم ہے عرش کی زینت
حُسن و جمال و لطافت والے
تم پر لاکھوں سلام
تم ہو نورِ چشمِ خلّت
لاکھوں سلام
تم ہو وجد کی فرحت والے
تم پر لاکھوں سلام
اے شاہدِ حق شاہدِ اُمت
کافر پر تم رب کی حُجت
تم موئن کی نصرت والے
تم پر لاکھوں سلام
سنت رب عزت تم ہو
زیب و زین جنت تم ہو
اُمن و امانِ اُمت والے
تم پر لاکھوں سلام
خواب میں جلوہ اپنا دکھاؤ
نورِ نوری کو تم نوری بناؤ
اے چمکیلی رنگت والے
تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

اعلیٰ سے اعلیٰ رفعت والے

اعلیٰ سے اعلیٰ رفعت والے بالا سے بالا عظمت والے
سب سے بڑتر عزت والے صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
 صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
سب سے زائد حرمت والے سب سے بڑھ کر ہمت والے
سب سے برتر قدرت والے صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
 صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
جاہ و جلال و جاہت والے قُوَّت و سَطُوَّتِ صَوْلَتِ والے
شان و شوکت حشمت والے صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
 صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
تم ہو ماہِ لاہوتِ خَلُوَّتِ تم ہو شاہِ ناسوتِ جَلُوَّتِ
تم ہو جامعِیَّتِ والے صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
 صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ

تم ہو صاحبِ عز و کرامت تم ہو لعلِ نکینِ کرامت
تم ہو نہایتِ رحمت والے صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
اَوْحٰی اِلَیْکَ اللہُ مَا اَوْحٰی مَنْ یَعْلَمُہَا اِلَّا اَنْتَ
مولیٰ بِرِّ قدرت والے صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
چہرہ مطہرِ نورِ الہی سینہ مخزنِ رازِ خدائی
شرح صدرِ صدارت والے صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
تم ہو ہمارے ہم ہیں تمہارے رب کے پیارے راجِ دُلا رے
عزت والے عظمت والے صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
ہم ہیں بیٹھے تھرے دُوارے اپنی اپنی جھولی پیارے
داتا پیارے دولت والے صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ

ہر عِلّت کے تم ہو دافع ہر مشکل کے تم ہو رافع
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْکَ وَسَلَّم صَلَّى اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْکَ وَسَلَّم صَلَّى اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ
ہر کُربّت کے تم ہو دافع ہر بیماری کے تم ہو نافع
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْکَ وَسَلَّم صَلَّى اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ
اے سرمایہٴ راحت والے اے سرمایہٴ راحت والے
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْکَ وَسَلَّم صَلَّى اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ
بندِ اَلَم اور بندے تمہارے آؤ آؤ پیارے پیارے
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْکَ وَسَلَّم صَلَّى اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ
خاکِ قدم کی یاد قسم کی یہ ہے عزت آپ کے دم کی
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْکَ وَسَلَّم صَلَّى اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ
عرش سے اعظم تَرْبّت والے عرش سے اعظم تَرْبّت والے
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْکَ وَسَلَّم صَلَّى اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ
سِدرہ تمہارا عَرْش تمہارا کرسی تمہاری فرش تمہارا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْکَ وَسَلَّم صَلَّى اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ
مالکِ دوزخ و جنت والے مالکِ دوزخ و جنت والے
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْکَ وَسَلَّم صَلَّى اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ

رب نے تم کو سیر کرائی اپنی خدائی تم کو دکھائی
ایسی اچھی بصارت والے صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
 صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
عرشِ خدا تک کس کی رسائی دولتِ رُویّت کس نے پائی
ایسی دولت و رفعت والے صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
 صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
پایا تم نے رُتبہِ عُلّیا قَابِ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی
حق سے ایسی قُرْبَت والے صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
 صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
غائب کیسے نہ ہوتا حاضر جب ہے باطن خود ہی ظاہر
علمِ غیب و شہادت والے صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
 صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
تم ہو شمعِ علم و حکمت تم ہو ضَوْءِ نَوْرِ ہدایت
اے نورانی طَلَعَت والے صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
 صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ

تم ہو باغِ بہار و رحمت دل ہے غنچہٴ رازِ وحدت
بھینی بھینی نکلتے والے صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
موجِ اوّلِ بحرِ رحمت جوشِ آخرِ بحرِ رافت
فیض و جود و سخاوت والے صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
تم ہو وَجہِ بعثِ خَلَقْتَ تم ہو سرِ غیب و شہادت
رازِ وحدت و کثرت والے صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
تم ہو فتحِ بابِ نبوت تم سے ختمِ دورِ رسالت
ان کی پچھلی فضیلت والے صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
تم ہو حق کے وہ ہے تمہارا سب ہے تمہارا جو ہے اس کا
حق سے ایسی اُلفت والے صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ

سرور و آقا مالک و مولیٰ دونوں جگ کے تم ہو داتا
رحمت والے رافت والے صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
سارے رسولوں سے تم برتر تم سارے نبیوں کے سرور
سب سے بہتر اُمت والے صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
کون ہے محبوبوں میں تم سا کوئی نہیں ہے حاشا کلاً
پیاری پیاری صورت والے صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
حقاً حق نے ہے تم کو کیا بے مثل و نظیر و بے ہمتا
اچھی اچھی سیرت والے صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
دونوں جہاں کے سرور تم ہو دینِ حق کے رہبر تم ہو
شمعِ بزمِ ہدایت والے صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ

عرش کی زینت تم ہی سے ہے فرش کی نرہت تم ہی سے ہے
حُسن و جمال و اُطافت والے صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
مہ کو تم نے ٹکڑے کیا ہے سورج تم نے لوٹایا ہے
زورِ دَستِ قدرت والے صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
نافعِ عِلَّتِ دافعِ کُربت تم ہو کہفِ روزِ مصیبت
رب سے اذنِ شفاعت والے صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
کوئی نہیں ہے ایسا آقا پردہ ڈھانپے جو تنگوں کا
شرم و حیا و غیرت والے صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
لِللہِ خبر لو نورِی کی اچھی صورت ہو نورِی کی
چاند سے اچھی صورت والے صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ
صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ

مَاہِ طیبہ نیر بطحا صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

مَاہِ طیبہ نیرِ بَطْحَا صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

تیرے دَم سے عالم چکا صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

تو ہے مظہرِ رَبِّ اجملِ ظِل ہیں تیرے سارے مُرسل

کون ہے ہم سر تیرا شاہا صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

تم ہو پیارے اَصْل ہماری سارا جہاں ہے فُزَع تمہاری

تم سب کی ماہِیَّت گویا صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

تم ہو آقا مُعَرِّفِ حق کے جلوے ہو نورِ مُطْلَق کے

تم ہو حجتِ رَبِّ بَرِ اَعْدَا صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

تو ہے نائِبِ رَبِّ اکبر پیارے ہر دم تیرے دَر پر

اہلِ حاجت کا ہے میلہ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

حق نے بنایا ایسا تو نگرِ اکبر و اوسط و اصغر و سرور

تیرے دَر پر حاضرِ جملہ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

ہر شے میں ہے تیرا جلوہ تجھ سے روشن دین و دنیا

بائنا تو نے نور کا باڑا صَلَّی اللہ عَلَیْکَ وَسَلَّم

ایماں تیری عظمت و اُلفت اور تصدیق و جزم نسبت

مومن وہ جس نے پایا صَلَّی اللہ عَلَیْکَ وَسَلَّم

بے شبہ ہے زین طاعت حق یہ کہ ہے عین عبادت

حق کے پیارے تصور تیرا صَلَّی اللہ عَلَیْکَ وَسَلَّم

تیری ضیا سے عالم چمکا سُبْحَانَ اللہ مَا شَاءَ اللہ

جلوہ حق ہے جلوہ تیرا صَلَّی اللہ عَلَیْکَ وَسَلَّم

نور مجسم تیرے دم سے نوری صدقے روز میں پاتے

مہر و ماہ و انجم آرا صَلَّی اللہ عَلَیْکَ وَسَلَّم

تو چاہے وہ جو رب چاہے رب چاہے وہ جو تو چاہے

چاہا تیرا رب کا چاہا صَلَّی اللہ عَلَیْکَ وَسَلَّم

جتنے سلاطین پہلے آئے سکے ان کے ہو گئے کھوٹے

جاری رہے گا سکہ تیرا صَلَّی اللہ عَلَیْکَ وَسَلَّم

تاجِ سلطان بن کر چکا تیرے نقشِ پا کا جلوہ

تو ہے نورِ ذاتِ مولا صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

تیرے گھر کا بچہ بچہ سارا گھرانا سید والا

نوری مورتِ نور کا پتلا صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

کی ہے ابرِ غم نے چڑھائی ماہِ طیبہ تیری دہائی

بدرِ دُجی ہو جلوہ فرما صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

غم کی کالی گھٹائیں چھائیں رنجِ عالم کی بلائیں چھائیں

شمسِ ضحیٰ ہو جلوہ فرما صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

خارِ غم کیسا چُبھتا ہے کیسی خلش ہے دل دُکھتا ہے

پیارے دل سے نکالو کاٹنا صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

رافع تم ہو دافع تم ہو نافع تم ہو شافع تم ہو

رنج و غم کا پھر کیا کھٹکا صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

میں ہوں بے بس تو ہی بس ہے میں ہوں بے کس تو ہی کس ہے

کس لے کر اور بہرِ مدد آ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

سر پر بادل کالے کالے دو وعصیاں کے ہیں چھالے
وَمَ گھٹتا ہے میرے مولیٰ صَلَّی اللہ عَلَیْکَ وَسَلَّم

میں ہوں تنہا بن ہے سونا دُروِ ایماں سر پر پہنچا

میری خبر لے میرے مولیٰ صَلَّی اللہ عَلَیْکَ وَسَلَّم

حال ہمارا جیسا زبوں ہے اور وہ کیسا اور وہ کیوں ہے

سب ہے تم پر روشن شاہا صَلَّی اللہ عَلَیْکَ وَسَلَّم

ہر ذرّہ پر تیری نظر ہے ہر قطرہ کی تجھ کو خبر ہے

ہو علم لدرتی کے تم دانا صَلَّی اللہ عَلَیْکَ وَسَلَّم

عیب سے تم کو پاک کیا ہے غیب کا تم کو علم دیا ہے

اور خود حق بھی تم سے چھپا کیا صَلَّی اللہ عَلَیْکَ وَسَلَّم

تو میرے ایماں کو جلا دے جانِ مسیحا دل کو جلا دے

مردہ ہے دل میرا آقا صَلَّی اللہ عَلَیْکَ وَسَلَّم

حد سے بڑھ گئے عصیاں میرے تو دھودے آبِ رحمت سے

بحرِ رحمت جوش پہ آ جا صَلَّی اللہ عَلَیْکَ وَسَلَّم

کیسی زبانیں سوکھ گئی ہیں پیاس سے باہر آئی ہوئی ہیں

اُبَرِ کرم دیدے اک چھینٹا صَلَّی اللہ عَلَیْکَ وَسَلَّم

مہرِ محشر سر پر سرور پُھونکے دے ہے ہم کو یکسر

مہر سے کر گیسو کا سایا صَلَّی اللہ عَلَیْکَ وَسَلَّم

منہ تک میرے پسینہ پہنچا ڈوبا ڈوبا ڈوبا

دامن میں لے لیجئے آقا صَلَّی اللہ عَلَیْکَ وَسَلَّم

آدم سے تا حضرت عیسیٰ سب کی خدمت میں ہو آیا

نفسی سب نے ہی فرمایا صَلَّی اللہ عَلَیْکَ وَسَلَّم

میرے آقا میرے مولا آپ سے سن کر اِنی لہا

دم میں ہے دم میرے آیا صَلَّی اللہ عَلَیْکَ وَسَلَّم

روشن ہو گیا اس سے سرور پیشِ داوَر شافعِ محشر

میرے مولا تم ہوتہا صَلَّی اللہ عَلَیْکَ وَسَلَّم

وَقْتُ وِلَادَتِ تم نہیں بھولے وَقْتُ رَحلتِ یاد ہی رکھے

اپنے بندے تم نے شاہا صَلَّی اللہ عَلَیْکَ وَسَلَّم

آؤ آؤ میری خبر کو واروں تم پر قلب و جگر کو
میں بھی ہوں تمہارا بندہ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

میری آنکھوں میرے سر پر میرے دل پر میرے جگر پر

پائے اقدس رکھ دو شاہا صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

تیرے نقشِ قدم نے سرورِ پتھر موم بنائے یکسر

موم بنا دل سگئیں میرا صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

آپ کا جلوہ ہر جزو کل میں آپ کے رنگ و بو ہر گل میں

آپ کی بو سے عالم مہکا صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

کون گیا ہے عرشِ علائک کس کی رسائی ذاتِ خدا تک

تم نے پایا اعلیٰ پایا صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

تم ہو اوّل تم ہو آخر تم ہو باطن تم ہو ظاہر

حق نے بخشے ہیں یہ اسماء صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

بارک شَرَفِ مَجْدِ کَرَمِ نَوْرِ قَلْبِکَ اَسْرٰ عَلَمٌ

رب نے تم کو کیا بخشا صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

صاحبِ دولت تم ہی تو ہو قاسمِ نعمت تم ہی تو ہو

تم ہو سارے جگ کے داتا صلی اللہ علیک وسلم

أَنْتَ الرَّافِعُ أَنْتَ النَّافِعُ أَنْتَ الدَّافِعُ أَنْتَ الشَّافِعُ

إِشْفَعْ عِنْدَ الرَّبِّ الْأَعْلَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

أَنْتَ الْأَوَّلُ أَنْتَ الْآخِرُ أَنْتَ الْبَاطِنُ أَنْتَ الظَّاهِرُ

أَنْتَ سَمِيُّ الْمَوْلَى تَعَالَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

مَنْ لِي نَاصِرٌ مَالِي وَالِيٌ غَيْرُكَ مَالِي فَانْظُرْ حَالِي

وَاسْمَعْ قَالِي يَا مَوْلَايَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

أَنْتَ الْقَاسِمُ رَبُّكَ مُعْطِيٌ تَمَّ لِي سَبْ كُنْعَتِي

دے دو مجھ کو میرا حصہ صلی اللہ علیک وسلم

أَنْتَ شَفِيعِي أَنْتَ وَكِيلِي أَنْتَ حَبِيبِي أَنْتَ طَبِيبِي

أَنْتَ كَفِيلِي يَا مَوْلَايَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

حاضرِ در ہے نورِ می مضطر آپ کا یہ موروٹی ثنا گر

ابنِ رضا ہے خواہاں رضا کا صلی اللہ علیک وسلم

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اے سرورِ عالی مقام

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اے سرورِ عالی مقام

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اے رہبرِ جملہ اَنام

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اے مظهرِ ذاتِ السَّلَام

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اے بیکرِ حُسنِ تمام

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

يَا حَبِيبَ اللَّهِ أَنْتَ مَهْبِطُ الْوَحْيِ الْمُبِينِ

إِنِّي مُذْنِبٌ سَيِّدِي أَنْتَ شَفِيعُ الْمُذْنِبِينَ

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ صَادِقُ الْوَعْدِ الْأَمِينِ

يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَنْتَ رَحْمَةٌ لِلْعَالَمِينَ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اے سرورِ عالی مقام

اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

اے شہِ عرش آستان اے سرورِ کون و مکان
اے میرے ایمانِ جاں اے جانِ ایمانِ زماں
اے مرے امن و اماں اے سرورِ ہر دو جہاں
میں ہوں عاصی سرورِ اور تم شفیعِ عاصیاں

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ

اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

اے کہ تیری ذاتِ عالی سترِ ہر موجود ہے
اے وہ سرورِ جس پہ صدقے بُود ہر نابود ہے
اے وہ جس کا درِ درِ فیض و سخا و جود ہے
اے وہ جس کا بابِ دشمن پر بھی نامشود ہے

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ

اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

اے وہ جس کا رب ہے شاید اور وہ مشہود ہے
اے وہ جس کا رب ہے حاید اور وہ محمود ہے
اے وہ جس کا رب ہے قاصد اور وہ مقصود ہے
اے کہ جس کا جود ایسا ہے کہ لامقصود ہے

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

قبلہ کونین ہیں سرکارِ اِمَامُ الْقِبْلَتَيْنِ

آپ ہیں فتحِ خدا سے فاتحِ بَدْر وَحُنَیْنِ

دُور در سے جو ہوا تو پھر کہاں یہ اَمْنِ وَحَیْنِ

ہم پہ بھی چشمِ کرم ہو سیدی بَہرِ حُسْنِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

اے شہنشاہِ دو عالم شافعِ روزِ قِیامِ

زینتِ گلزارِ طیبہ مَرَجِ ہر خاص و عام

حاضرِ درِ آج ہیں سرکار کے رَضَوِی غلام

اَزِ پئے اَحمَدِ رضا مقبول ہو ان کا سلام

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

تیرا جلوہ نورِ خدا غوثِ اعظم

ترا جلوہ نورِ خدا غوثِ اعظم

ترا چہرہ ایماں فزا غوثِ اعظم

مجھے بے گماں دے گما غوثِ اعظم

نہ پاؤں میں اپنا پتا غوثِ اعظم

خودی کو مٹا دے خدا سے ملا دے

دے ایسی فنا و بقا غوثِ اعظم

خودی کو گماؤں تو میں حق کو پاؤں

مجھے جامِ عرفاں پلا غوثِ اعظم

خدا ساز آئینہ حق نما ہے

ترا چہرہ پُر ضیا غوثِ اعظم

خدا تو نہیں ہے مگر تو خدا سے

جدا بھی نہیں ہے ذرا غوثِ اعظم

نہ تو خود خدا ہے نہ حق سے جدا ہے

خدا کی ہے تو شان یا غوثِ اعظم

تو باغِ علی کا ہے وہ پھول جس سے
دماغِ جہاں بس گیا غوثِ اعظم

ترا مرتبہ کیوں نہ اعلیٰ ہو مولیٰ
ہے محبوبِ رَبِّ الْعَالَمِ غوثِ اعظم

ترا رُتبہ اَللّٰهُ اکْبَرُ سروں پر
قدمِ اولیا نے لیا غوثِ اعظم

ترا دامنِ پاک تھامے جو رہزن
بنے ہادی و رہنما غوثِ اعظم

نہ کیوں مہرباں ہو غلاموں پہ اپنے
کرم کی ہے تو کان یا غوثِ اعظم

ترے صدقہ جاؤں مری لاج رکھ لے
تیرے ہاتھ ہے لاج یا غوثِ اعظم

پریشان کر دے پریشانیوں کو
پریشان دل ہے مرا غوثِ اعظم

مری کشتی چکرا رہی ہے بھنور میں
مرے ناخدا باخدا غوثِ اعظم

خدارا سہارا سہارا خدارا

تلاطم ہے حد سے سوا غوثِ اعظم

ارے مورے سیاں پڑوں تو رے پیاں

پکڑ موری بیاں پیا غوثِ اعظم

خطائیں ہماری جو حد سے سوا ہیں

عطا تیری ان سے سوا غوثِ اعظم

خطا کاریاں گرچہ حد سے بھی اپنی

سوا ہیں سوا ہیں سوا غوثِ اعظم

ہماری خطا کو تمہاری عطا سے

بھلا کوئی نسبت بھی یا غوثِ اعظم

تو رحم و کرم کا ہے بے پایاں دریا

یہ اک فردِ عصیاں ہے کیا غوثِ اعظم

یہ اک فردِ عصیاں ہے کیا تیرے آگے

اگر لاکھوں سے ہوں سوا غوثِ اعظم

ترا ایک ہی قطرہ دھو دے گا سارا
ہر اک صفحہ پر خطا غوثِ اعظم

تو بیکس کا کس اور بے بس کا بس ہے
تو ان ناتوانوں کی یا غوثِ اعظم

مری جان میں جان آئے جو آئے
مر جانِ عالم مرا غوثِ اعظم

مری جان کیا جانِ ایماں ہو تازہ
کہ ہے مٹی دینِ خدا غوثِ اعظم

مرا سر تری کفشِ پا پر تَصَدَّق
وہ پا کے تو قابل ہے یا غوثِ اعظم

جھلک روئے انور کی اپنی دکھا کر
تو نورِ مکی کو نوری بنا غوثِ اعظم

کھلا میرے دل کی کلی غوثِ اعظم

کھلا میرے دل کی کلی غوثِ اعظم
مٹا قلب کی بے کلی غوثِ اعظم

مرے چاند میں صدقے آجا ادھر بھی
چمک اُٹھے دل کی کلی غوثِ اعظم

ترے رب نے مالک کیا تیرے جد کو
ترے گھر سے دنیا پلی غوثِ اعظم

وہ ہے کون ایسا نہیں جس نے پایا
ترے در پہ دنیا ڈھلی غوثِ اعظم

کہا جس نے یا غوثِ اغثنیٰ تو دم میں
ہر آئی مصیبت ٹلی غوثِ اعظم

نہیں کوئی بھی ایسا فریادی آقا
خبر جس کی تم نے نہ لی غوثِ اعظم

مری روزی مجھ کو عطا کر دے آقا
ترے در سے دنیا نے لی غوثِ اعظم

نہ مانگوں میں تم سے تو پھر کس سے مانگوں
کہیں اور بھی ہے چلی غوثِ اعظم

صدا گر یہاں میں نہ دُوں تو کہاں دُوں
کوئی اور بھی ہے گلی غوثِ اعظم

جو قسمت ہو میری بُری اچھی کر دے
جو عادت ہو بد کر بھلی غوثِ اعظم

ترا مرتبہ اعلیٰ کیوں ہو نہ مولیٰ
تو ہے ابنِ مولیٰ علی غوثِ اعظم

قدم گردنِ اولیا پر ہے تیرا
ہے تو رب کا ایسا ولی غوثِ اعظم

جو ڈوبی تھی کشتی وہ دم میں نکالی
تجھے ایسی قدرت ملی غوثِ اعظم

ہمارا بھی بیڑا لگا دو کنارے
تمہیں ناخدائی ملی غوثِ اعظم

تباہی سے ناؤ ہماری بچادو
ہوئے مخالف چلی غوثِ اعظم

تجھے تیرے جد سے انہیں تیرے رب سے
ہے علمِ خفی و جلی غوثِ اعظم

مرا حال تجھ پر ہے ظاہر کہ نشی
تری لوح سے جا ملی غوثِ اعظم

خدا ہی کے جلوے نظر آئے جب بھی
تری چشمِ حق میں کھلی غوثِ اعظم

فدا تم پہ ہو جائے نورِ مضر
یہ ہے اس کی خواہش دلی غوثِ اعظم

تجلی نورِ قدمِ غوثِ اعظم

تجلی نورِ قدمِ غوثِ اعظم
ضیائے سراجِ الظلم غوثِ اعظم

ترا جل ہے تیرا حرمِ غوثِ اعظم
عرب تیرا تیرا عجم غوثِ اعظم

کرم آپ کا ہے اعم غوثِ اعظم
عنایت تمہاری اتم غوثِ اعظم

مخالف ہوں گو سو پدم غوثِ اعظم
ہمیں کچھ نہیں اس کا غم غوثِ اعظم

چلا ایسی تیغِ دو دم غوثِ اعظم
کہ اعدا کے سر ہوں قلم غوثِ اعظم

وہ اک وار کا بھی نہ ہوگا تمہارے
کہاں ہے مخالف میں دم غوثِ اعظم

ترے ہوتے ہم پرستمِ ڈھائیں دشمن
ستم ہے ستم ہے ستم غوثِ اعظم

کہاں تک سنیں ہم مخالف کے طعنے
کہاں تک سہیں ہم ستمِ غوثِ اعظم

بڑھے حوصلے دشمنوں کے گھٹا دے
ذرا لے لے تیغِ دو دمِ غوثِ اعظم

نہیں لاتا خاطر میں شاہوں کو شاہا
ترا بندہ بے دمِ غوثِ اعظم

کرم چاہیے تیرا تیرے خدا کا
کرمِ غوثِ اعظم کرمِ غوثِ اعظم

گھٹا حوصلہ غم کی کالی گھٹا کا
بڑھی ہے گھٹا دمِ بدمِ غوثِ اعظم

بڑھا ناخدا سر سے پانی الم کا
خبر لیجئے ڈوبے ہم غوثِ اعظم

کرو پانی غم کو بہا دو الم کو
گھٹائیں بڑھیں ہو کرمِ غوثِ اعظم

نظر آئے مجھ کو نہ صورتِ اَلَم کی
نہ دیکھوں کبھی رُوئے غمِ غوثِ اعظم

بڑھا ہاتھ کر دِگِیری ہماری
بڑھا ابرِ غم دمِ بدمِ غوثِ اعظم

خدارا ذرا ہاتھ سینے پہ رکھ دو
ابھی مٹتے ہیں غمِ اَلَمِ غوثِ اعظم

خدا نے تمہیں مَحُو و اثبات بخشا
ہو سلطانِ لوح و قلمِ غوثِ اعظم

ہے قسمت میری ٹیڑھی تم سیدھی کر دو
نکل جائیں سب بیچ و خمِ غوثِ اعظم

خبر لو ہماری کہ ہم ہیں تمہارے
کرو ہم پہ فضل و کرمِ غوثِ اعظم

تم ایسے غریبوں کے فریاد رس ہو
کہ ٹھہرا تمہارا غَلَمِ غوثِ اعظم

بَعِیْنِ عِنَايَتِ پَچِشْمِ کرامت
بِدَہِ جِرمِ ناپِشْمِ غوثِ اعظم

ترا ایک قطرہ عوالمِ ثما ہے
نہیں چاہیے جامِ جَمِ غوثِ اعظم

کچھ ایسا گما دے محبت میں اپنی
کہ خود کہہ اٹھوں میں مَنَمِ غوثِ اعظم

جسے چاہے جو دے جسے چاہے نہ دے
ترے ہاتھ میں ہے نِعَمِ غوثِ اعظم

ترا خُشنِ نمکیں بھرے زخمِ دل کے
بندہ مرہے بِرِ دِلَمِ غوثِ اعظم

ترقی کرے روز و شبِ دَرْدِ اُلفت
نہ ہو قَلْبِ کا دَرْدِ کمِ غوثِ اعظم

خدا رکھے تم کو ہمارے سروں پر
ہے بس اک تمہارا ہی دَمِ غوثِ اعظم

دمِ نزع سرہانے آجاؤ پیارے
تمہیں دیکھ کر نکلے دمِ غوثِ اعظم

تری دید کے شوق میں جانِ جاناں
کھینچ آیا ہے آنکھوں میں دمِ غوثِ اعظم

کوئی دم کے مہماں ہیں آجاؤ اس دم
کہ سینے میں اٹکا ہے دمِ غوثِ اعظم

دمِ نزع آؤ کہ دم آئے دم میں
کرو ہم پہ یس دمِ غوثِ اعظم

یہ دل یہ جگر ہے یہ آنکھیں یہ سر ہے
جہاں چاہو رکھو قدمِ غوثِ اعظم

سرِ خود بہ شمشیرِ ابرو فروشم
بمِزگانِ تو سینہ امِ غوثِ اعظم

بہ پیکانِ تیرت جگرِ می فروشم
بہ تیرِ نگاہتِ دمِ غوثِ اعظم

وِاِغْم رَسَد بَرِ سِرِّ عَرْشِ اَعْلٰی
بِپَاِیْتِ اِگَرِ سِرِّ نَهْمِ غَوْثِ اَعْظَمِ

مری سر بلندی یہیں سے ہے ظاہر
کہ شُدْزِیْرِ پَاِیْتِ سَرِّ مِ غَوْثِ اَعْظَمِ

لِگَا لُو مَرِّ سِرِّ کُو قَدَمُوں سَے اِپَنے
تَمہِیْنِ سِرِّ حَقِّ کِی قَسَمِ غَوْثِ اَعْظَمِ

قَدَمِ کِیُوں لِیَا اَوَلِیَا نَے سِرُوں پَر
تَمہِیْنِ جَانُو اِس کَے حَکَمِ غَوْثِ اَعْظَمِ

کِیَا فِیْصَلہ حَقِّ وَ بَاطِلِ مِیْنِ تَمِ نَے
کِیَا حَقِّ نَے تَمِ کُو حَکَمِ غَوْثِ اَعْظَمِ

تَمہَارِی مَہِک سَے گَلی کُو چَے مَہِکَے
ہَے بَغْدَادِ رَشَکِ اِزَمِ غَوْثِ اَعْظَمِ

کَرَم سَے کِیَا رَہ نَمَا رَہْزَنُوں کُو
اَدھر بَہِی نَگاہِ کَرَمِ غَوْثِ اَعْظَمِ

مرا نفسِ سرکش بھی رَہزن ہے میرا
یہ دیتا ہے دَم دَمِ بَدَمِ غوثِ اعظم

دِکھا دے تو اِنِّی عَزُوْم کے جلوے
سُنا دے صدائے منم غوثِ اعظم

مرے دم کو اس کے دموں سے بچا دے
کرم کر کرم کر کرم غوثِ اعظم

میں ہوں ناتواں سخت کمزور حد کا
ہیں زوروں چڑھے اس کے دم غوثِ اعظم

نہ پلہ ہو ہلکا ہمارا نہ ہم ہوں
نہ بگڑے ہمارا بھرم غوثِ اعظم

کہاں تک ہماری خطائیں گنیں گے
کریں عفو سب یک قلم غوثِ اعظم

ہماری خطاؤں سے دفتر بھرے ہیں
کرم کر کہ ہوں کا لعدم غوثِ اعظم

تمہارے کرم کا ہے نورِ نبی بھی پیاسا
ملے نِیم سے اس کو بھی نَم غوثِ اعظم

دو جہاں میں کوئی تم سا دوسرا ملتا نہیں

دو جہاں میں کوئی تم سا دوسرا ملتا نہیں
ڈھونڈتے پھرتے ہیں مہر و مہ پتا ملتا نہیں
ہے رگ گردن سے اقرب نفس کے اندر ہے وہ
یوں گلے سے مل کے بھی ہے وہ جدا ملتا نہیں

آبِ بحرِ عشقِ جاناں سینہ میں ہے مؤجزن
کون کہتا ہے ہمیں آبِ بقا ملتا نہیں
آبِ تیغِ عشقِ پی کر زندہ جاوید ہو
غم نہ کر جو چشمہ آبِ بقا ملتا نہیں

ڈوب تو بحرِ فنا میں پھر بقا پائے گا تو
قبل از بحرِ فنا بحرِ بقا ملتا نہیں
دنیا ہے اور اپنا مطلب بے غرض مطلب کوئی
آشنا ملتا نہیں نا آشنا ملتا نہیں

وَرَّه وَرَّه خاک کا چمکا ہے جس کے نور سے
بے بصیرت ہے جسے وہ مہ لقا ملتا نہیں

وَرَّهَ وَرَّهَ سے عیاں ہے ایسا ظاہر ہو کے بھی
قطرے قطرے میں نہاں ہے بر ملا نہیں

جو خدا دیتا ہے ملتا ہے اسی سرکار سے
کچھ کسی کو حق سے اس در کے سوا ملتا نہیں

کیا علاقہ دشمنِ محبوب کو اللہ سے
بے رضائے مصطفیٰ ہرگز خدا ملتا نہیں

کوئی مانگے یا نہ مانگے ملنے کا در ہے یہی
بے عطائے مصطفائی مدعا ملتا نہیں

رہنماؤں کی سی صورت راہ ماری کام ہے
راہزن ہیں گوبگو اور رہنما ملتا نہیں

اگلے گہلے ہیں مشائخ آج کل ہر ہر گلی
بے ہمہ و باہمہ مردِ خدا ملتا نہیں

ہیں صفائے ظاہری کے ساز و سماں خوب خوب
جس کا باطن صاف ہو وہ باصفا ملتا نہیں

بر زباں تسبیح و در دل گاؤخر کا دور ہے
ایسے ملتے ہیں بہت اس سے ورا ملتا نہیں

بس یہی سرکار ہے اس سے ہمیشہ پائیں گے
دینے والے دیتے ہیں کچھ دن سدا ملتا نہیں
دُور ساحلِ مَوجِ حائل پار بیڑا کیجئے
ناؤ ہے مَجدھار میں اور ناخدا ملتا نہیں
وَصْلِ مولیٰ چاہتے ہو تو وسیلہ ڈھونڈ لو
بے وسیلہ نجدیو ہرگز خدا ملتا نہیں
دامنِ محبوب چھوڑے مانگے خود اللہ سے
ایسے مَرَدک کو خدا سے نَدْعا ملتا نہیں
ذَرَّہ ذَرَّہ قطرہ قطرہ سے عیاں پھر بھی نہاں
ہو کے شہِ رگ سے قریں تر ہے جُدا ملتا نہیں
طائرِ جاں کی طرح دِل اُڑ کے جا بیٹھا کہاں
میرے پہلو میں ابھی تھا کیا ہوا ملتا نہیں
ذہریہ اُلجھا ہوا ہے ذہر کے پھندوں میں یوں
سارا اُلجھا سامنے ہے اور سرا ملتا نہیں
عِلْمِ صانع ہوتا ہے مَصْنُوع سے لیکن اسے
دیکھ کر مَصْنُوع صانع کا پتا ملتا نہیں

نعمتِ کونین دیتے ہیں دو عالم کو یہی
مانگ دیکھو ان سے تم دیکھو تو کیا ملتا نہیں

سب سے پھر کر آئے ہیں اب شاہِ والا کے حضور

جز تمہارے شافعِ روزِ جزا ملتا نہیں

دردِ مندی کے لیے آدم سے تا عیسیٰ گئے

دے جو اپنے درد کی ٹھکمی دوا ملتا نہیں

جن سے امیدِ کرم تھی دے دیا سب نے جواب

آج کے کام آنے والا خُشروا ملتا نہیں

یاس کا عالم ہے سب سے آس توڑے آئے ہیں

ذاتِ والا کے سوا اور آسرا ملتا نہیں

جل رہے ہیں پھنک رہے ہیں عاشقانِ سوختہ

دھوپ ہے اور سایہ زُلفِ رسا ملتا نہیں

وہ ہیں خورشیدِ رسالت نور کا سایہ کہاں

اس سبب سے سایہ خیرِ اُوری ملتا نہیں

دشمنِ جاں سے کہیں بدتر ہے دشمنِ دین کا

ان کے دشمن سے کبھی ان کا گدا ملتا نہیں

قاسم نعمت سے ہم مانگیں تو نجدی یوں بکیں

کیوں نبی سے مانگئے اللہ سے کیا ملتا نہیں

مُصْطَفٰی مَا جَاءَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

چارہ سازِ دو سرا تیرے سوا ملتا نہیں

خود خدا بے واسطہ دے یہ ہمارا منہ کہاں

واسطہ سرکار ہیں بے واسطہ ملتا نہیں

ہم تو ہم وہ انبیاء کے بھی لیے ہیں واسطہ

ان کو بھی جو ملتا ہے بے واسطہ ملتا نہیں

انبیاء بعض اولیاء فائز ہیں اس سرکار میں

ہر ولی کو راستہ بے واسطہ ملتا نہیں

دونوں عالم پاتے ہیں صدقہ اسی سرکار کا

خود خدا سے پائے جو ان کے سوا ملتا نہیں

زَنَ زَمِیْن وَ زَوْرٍ اَوْ زَرِّ كَے ہیں گاہک ہر کہیں

دل سے جو ہو طالبِ ذکر خدا ملتا نہیں

چار زا اِک ذال کے بدلے میں لیں چوکس رہے

یہ نہ سمجھے یہ اِکائی سیکڑا ملتا نہیں

داؤِ دُنیا کیسا اُف سنتے نہیں فریاد بھی
سُننے والا دَرَد کا کوئی شہا ملتا نہیں

باپ ماں بھائی بہن فرزند و زنِ اکِ اکِ جدا
غم زدہ ہر ایک ہے اور غم زدہ ملتا نہیں

جو محب کی چیز ہے محبوب کے قبضے کی ہے
ہاتھ میں ہو جس کے سب کچھ اس سے کیا ملتا نہیں

دِلِ ستانی کرنے والے ہیں ہزاروں دِلِ رُبا
دِلِ نوازی کرنے والا دِلِ رُبا ملتا نہیں

دِل گیا اچھا ہوا اس کا نہیں غم غم ہے یہ
لے گیا پہلو سے جو وہ دِلِ رُبا ملتا نہیں

مُحِبِّ سُنَّتِ حَامِی مِلَّت وہ مجددِ دین کا
پیکرِ رُشد و ہدٰی احمد رضا ملتا نہیں

بے نوا کو بے صدا ملتا ہے اس سرکار سے
دودھ بھی بیٹے کو ماں سے بے صدا ملتا نہیں

کس طرح ہو حاضرِ دَرِ نوریٰ بے پَرِ شہا
ناکے روکے دشمنوں نے راستہ ملتا نہیں

یہ کس شہنشاہِ والا کی آمد آمد ہے

یہ کس شہنشاہِ والا کی آمد آمد ہے
یہ کون سے شرِ بالا کی آمد آمد ہے
یہ آج تارے زمیں کی طرف ہیں کیوں مائل
یہ آسمان سے پیہم ہے نور کیوں نازل
یہ آج کیا ہے زمانے نے رنگ بدلا ہے
یہ آج کیا ہے کہ عالم کا ڈھنگ بدلا ہے
یہ آج کا ہے کی شادی ہے عرش کیوں جھوما
لبِ زمین کو لبِ آسماں نے کیوں چوما
سماوا ڈوبا ہوا اور ساوا خشک ہوا
خزاں کا دور گیا موسمِ بہار آیا
یہ آج کیا ہے کہ بتِ اوندھے ہو گئے سارے
یہ آج کیوں ہیں شیاطیں بندھے ہوئے سارے
یہ انبیا و رُسل کس کے انتظار میں ہیں
یہ آج لات و ہبل کس سے انکسار میں ہیں

یہ آج بُشروی لُکُم کی صدا کا شور ہے کیوں
یہ مرجبا کی نداؤں میں آج زور ہے کیوں

کہا جواب میں ہاتف نے لو مبارک ہو
اُٹھو خدا کے حبیب آئے مُژدہ ہو تم کو
وہ آئے آنے کی جن کے خبر تھی مدت سے
دعا خلیل کی عیسیٰ کی جو بشارت تھے

بڑھو اَدب سے کرو عَرْض السَّلَام عَلَیْک
وَ اَهْلَ بَیْتِکَ وَ الْاٰلِ وَ الذِّیْنَ لَدَیْکَ

سلام تم پہ خدا کا اور اس کی رحمت ہو
تحت اس کی ثناء اس کی اس کی نعمت ہو

دُرود آپ پہ ہر آن بھیجے رب دُرود
اور اس کی برکتوں کا روز آپ پر ہو دُرود

سلام آپ پر نازل کرے صلاۃ و سلام
بلند ذکر کرے آپ کا ہمیشہ مُدام

یہی ہیں جن کو ملائک سلام کرتے ہیں
انہی کی مَدْح و ثنا صبح و شام کرتے ہیں

رُسل انہیں کا تو مژدہ سنانے آئے ہیں

رُسل انہیں کا تو مژدہ سنانے آئے ہیں

انہیں کے آنے کی خوشیاں منانے آئے ہیں

فرشتے آج جو دُھو میں مچانے آئے ہیں

انہیں کے آنے کی شادی رچانے آئے ہیں

فلک کے حور و ملک گیت گانے آئے ہیں

کہ دو جہاں میں یہ ڈنکے بجانے آئے ہیں

یہ سیدھا راستہ حق کا بتانے آئے ہیں

یہ حق کے بندوں کو حق سے ملانے آئے ہیں

یہ بھولے پچھڑوں کو رستے پہ لانے آئے ہیں

یہ بھولے بھٹکوں کو ہادی بنانے آئے ہیں

خدائے پاک کے جلوے دکھانے آئے ہیں

دلوں کو نور کے نَفّے بنانے آئے ہیں

یہ قید و بندِ اَلَم سے چھڑانے آئے ہیں
لو مُردہ ہو کہ رہائی دلانے آئے ہیں
چمک سے اپنی جہاں جگمگانے آئے ہیں
مہک سے اپنی یہ کوچے بسانے آئے ہیں
نِیمِ فیض سے غنچے کھلانے آئے ہیں
کرم کی اپنی بہاریں دکھانے آئے ہیں
یہی تو سوتے ہوؤں کو جگانے آئے ہیں
یہی تو روتے ہوؤں کو ہنسانے آئے ہیں
یہ کُفر و شرک کی بنیویں ہلانے آئے ہیں
یہ شرک و کُفر کی تعمیریں ڈھانے آئے ہیں
ہزار سال کی روشن شدہ بجھی آتش
یہ کُفر و شرک کی آتش بجھانے آئے ہیں
سحر کو نور جو چمکا تو شام تک چمکا
بتادیا کہ جہاں جگمگانے آئے ہیں

انہیں خدا نے کیا اپنے ملک کا مالک
انہیں کے قبضے میں رب کے خزانے آئے ہیں
جو چاہیں گے جسے چاہیں گے یہ اسے دیں گے
کریم ہیں یہ خزانے لٹانے آئے ہیں
جو گر رہے تھے انہیں نانبوں نے تھام لیا
جو گر چکے ہیں یہ اُن کو اُٹھانے آئے ہیں
مسیح پاک نے اجسامِ مُردہ زندہ کیے
یہ جانِ جاں دل و جاں کو جلانے آئے ہیں
بلاوا آپ کا اب تک دیا کئے نائب
اب آپ بندوں کو اپنے بلانے آئے ہیں
رؤف ایسے ہیں اور یہ رحیم ہیں اتنے
کہ گرتے پڑتوں کو سینے لگانے آئے ہیں
سنو گے ”لا“ نہ زبانِ کریم سے نورِ وحی
یہ فیض و جُود کے دریا بہانے آئے ہیں

ہم اپنی حسرتِ دل کو مٹانے آئے ہیں

ہم اپنی حسرتِ دل کو مٹانے آئے ہیں
ہم اپنی دل کی لگی کو بجھانے آئے ہیں
دلِ حُزنی کو تسلی دلانے آئے ہیں
غمِ فراق کو دل سے مٹانے آئے ہیں
کریم ہیں وہ نگاہِ کرم سے دیکھیں گے
ہے داغِ داغِ دل اپنا دکھانے آئے ہیں
غم و اَلَم یہ مٹادیں گے شاد کر دیں گے
ہم اپنے غم کا قَضِیہ چُکانے آئے ہیں
حضور بہرِ خدا داستانِ غم سُن لیں
غمِ فراق کا قِصہ سنانے آئے ہیں
نگاہِ لطف و کرم ہوگی اور پھر ہوگی
کہ زخمِ دل پہ یہ مرہم لگانے آئے ہیں
فقیر آپ کے دَر کے ہیں ہم کہاں جائیں
تمہارے کوچہ میں دُھونی رمانے آئے ہیں
مدینہ ہم سے فقیر آ کے لوٹ جائیں گے
دَرِ حضور پہ بستر جمانے آئے ہیں

خدا نے غیب دیا ہے انہیں ہے سب روشن
جو خطرے دل ہی میں چھپنے چھپانے آئے ہیں
کھلے گی میرے بھی دل کی گلی کہ جانِ جنال
چمن میں پھول کرم کے کھلانے آئے ہیں
کتابِ حضرت موسیٰ میں وصف ہیں ان کے
کتابِ عیسیٰ میں ان کے فسانے آئے ہیں
انہیں کی نعت کے نغمے زبور سے سن لو
زبانِ قرآن پہ اُن کے ترانے آئے ہیں
دبا نہیں وہ فلک سے بلند و بالا ہے
تہِ زمیں جسے سرورِ دبانے آئے ہیں
نصیب جاگ اُٹھا اس کا چین سے سویا
وہ جس کو قبر میں سرورِ سلانے آئے ہیں
عجب کرم ہے کہ خود مجرموں کے حامی ہیں
گناہگاروں کی بخشش کرانے آئے ہیں
سبھی رُسل نے کہا اِذْهَبُوا اِلٰی غَيْرِيْ
اَنَا لَهَا كَا يِهْ مُرْدَه سَنَانِے آئے ہیں

زبانِ انبیا پر آج نفسی نفسی ہے
مگر حضور شفاعت کی ٹھانے آئے ہیں
کسی غریب کے پلے پہ وقتِ وِژنِ عمل
بھرم کرم سے یہ اس کا بنانے آئے ہیں
وہ پرچہ جس میں لکھا تھا دُرود اس نے سمجھی
یہ اس سے نیکیاں اس کی بڑھانے آئے ہیں
خدا سے کرتے ہوئے عرضِ رَبِّ سَلِّمْهُ
صراط پر یہ کسی کو چلانے آئے ہیں
زباں جو دیکھے ہے سوکھی ہوئی تو بحرِ کرم
کسی کو حوض پہ شربت پلانے آئے ہیں
ہوا ہے حکم کسی کو کہ نار میں جائے
یہ سُن کے دوڑ کے اس کو چھڑانے آئے ہیں
الہی دُور ہوں نجدی حجاز سے جلدی
حجازیوں کو یہ مُوڈی ستانے آئے ہیں
نصیب تیرا چمک اٹھا دیکھ تو نورِی
عرب کے چاند لحد کے سرہانے آئے ہیں

جو خواب میں کبھی آئیں حضور آنکھوں میں

جو خواب میں کبھی آئیں حضور آنکھوں میں
سُورِ دل میں ہو پیدا تو نور آنکھوں میں
ہٹا دیں آپ اگر رُخ سے اک ذرا پردہ
چمک نہ جائے ابھی بَرَقِ طور آنکھوں میں
نظر کو حسرتِ پا بوس ہے مرے سرور
کرم حضور کریں پُر ضرور آنکھوں میں
کھلے ہیں دیدۂ عشاق قبر میں یوں ہی
ہے انتظار کسی کا ضرور آنکھوں میں
خدا ہے تو نہ خدا سے جدا ہے اے مولیٰ
ترے ظہور سے رب کا ظہور آنکھوں میں
وجودِ شمس کی بُرہاں ہے خود وجود اس کا
نہ مانے کوئی اگر ہے قصور آنکھوں میں
خدا سے تم کو جدا دیکھتے ہیں جو ظالم
ہے زَیغِ قلب میں ان کے فتور آنکھوں میں

نہ ایک دل کہ مہ و مہر انجم و نرگس
ہے سب کی آرزو رکھیں حضور آنکھوں میں

اُمڈ کے آہ نہیں آئے اشک ہائے خوں

یہ آرہا ہے دلِ ناصبور آنکھوں میں

حضور آنکھوں میں آئیں حضور دل میں سائیں

حضور دل میں سائیں حضور آنکھوں میں

غلافِ چشم کے اُٹھتے ہی آسمان گئے

نظر کے ایسے قوی ہیں طیور آنکھوں میں

نظرِ نظیر نہ آیا نظر کو کوئی کہیں

جچے نہ غلامِ نظر میں نہ حور آنکھوں میں

ہماری جان سے زیادہ قریب ہو ہم سے

تمہیں قریب جو ہم کو ہے دُور آنکھوں میں

جہاں کی جان ہیں وہ جان سے نہ کچھ منظور

عیاں ہے کف کی طرح نزد و دُور آنکھوں میں

مئےِ محبت محبوب سے یہ ہیں سر سبز

بھری ہوئی ہے شرابِ طُہور آنکھوں میں

ہوا ہے خاتمہ ایمان پر ترا نوری

جہی ہیں خلد کے حور و قصور آنکھوں میں

کچھ ایسا کردے مرے کردگار آنکھوں میں

کچھ ایسا کردے مرے کردگار آنکھوں میں
ہمیشہ نقش رہے رُوئے یار آنکھوں میں
نہ کیسے یہ گل و غنچے ہوں خوار آنکھوں میں
بسے ہوئے ہیں مَدینے کے خار آنکھوں میں
بسا ہوا ہے کوئی گل عذار آنکھوں میں
کھلا ہے چار طرف لالہ زار آنکھوں میں
ہوا ہے جلوہ نما گل عذار آنکھوں میں
خزاں کے دَور میں پھولی بہار آنکھوں میں
سُرور و نور ہو دل میں بہار آنکھوں میں
جو خواب میں کبھی آئے زگار آنکھوں میں
وہ نور دے مرے پروردگار آنکھوں میں
کہ جلوہ گر رہے رُخ کی بہار آنکھوں میں

نَظَر ہو قدموں پر ان کے ثنار آنکھوں میں
بنائیں اپنا ہوں وہ رہ گزار آنکھوں میں
نہ اک نگاہ ہی صدقہ ہو دل بھی قرباں ہو
کرم کرے تو وہ ناقہ سوار آنکھوں میں
بَصَر کے ساتھ بصیرت بھی خوب روشن ہو
لگاؤں خاکِ قدم بار بار آنکھوں میں
تمہارے قدموں پہ موتی ثنار ہونے کو
ہیں بے شمار مری آشکار آنکھوں میں
نَظَر نہ آیا قرارِ دلِ حَزین اب تک
نگاہ رہتی ہے یوں بے قرار آنکھوں میں
انہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں
کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں
نَظَر میں کیسے سمائیں گے پھولِ جنت کے
کہ بس چکے ہیں مَدینے کے خار آنکھوں میں

عَجَب نہیں کہ لکھا لوح کا نظر آئے
جو نقشِ پا کا لگاؤں غبار آنکھوں میں
ملے جو خاکِ قدم ان کی مجھ کو قسمت سے
لگاؤں سرمہ نہ پھر زینہار آنکھوں میں

مدینہ جانِ چمن اور خزاں سے اُیمن ہے
لگائے خاک وہاں کی ہزار آنکھوں میں
کھلے ہیں دیدہٴ عشاق خوابِ مرگ میں بھی
کہ اس نگار کا ہے انتظار آنکھوں میں

خزاں کا دور ہوا دور وہ جہاں آئے
ہوئی ہے قدموں سے ان کے بہار آنکھوں میں
یہ اشتیاق تری دید کا ہے جانِ جہاں
دم آگیا ہے دمِ احتضار آنکھوں میں

یہ آسمان کے تارے یہ زگسِ شہلا
ترا ہی جلوہ ہے ان بے شمار آنکھوں میں

یہ دم ہمارا کوئی دم کا اور مہماں ہے
کرم سے لیجئے دم بھر قرار آنکھوں میں
وہ سبز سبز نظر آ رہا ہے گنبدِ سبز
قرار آ گیا یوں بے قرار آنکھوں میں
بہارِ دنیا ہے فانی نظر نہ کر اس پر
ہے کوئی دم کی یہ ساری بہار آنکھوں میں
یہ گل یہ غنچے یہ گلشن کے بیل اور بوٹے
انہیں کے دم کی ہے ساری بہار آنکھوں میں
یہ حالِ زار ہے فرقت میں تیرے مضطر کا
کہ اشک آتے ہیں بے اختیار آنکھوں میں
وہی مجھے نظر آئیں جدھر نگاہ کروں
انہیں کا جلوہ رہے آشکار آنکھوں میں
یہ دل تڑپ کے کہیں آنکھوں میں نہ آ جائے
کہ پھر رہا ہے کسی کا مزار آنکھوں میں

نہ ایسے پھول کھلے ہیں کبھی نہ آگے کھلیں

بہاروں میں ہے عرب کی بہار آنکھوں میں

قریب ہے رگ گردن سے پر جدا ہے وہ

نہ یار دل میں مکیں ہے نہ یار آنکھوں میں

یہ قرب اور یہ دُوری خدا کی قدرت ہے

کہ ہوگا خُلد میں دیدارِ یار آنکھوں میں

کرم یہ مجھ پہ کیا ہے مرے تصوّر نے

کہ آج کھینچ دی تصویرِ یار آنکھوں میں

فرشتو پوچھتے ہو مجھ سے کس کی اُمت ہو

لو دیکھ لو یہ ہے تصویرِ یار آنکھوں میں

نہ صرف آنکھیں ہی روشن ہوں دل بھی بینا ہو

اگر وہ آئیں کبھی ایک بار آنکھوں میں

ہزار آنکھیں ہیں تاروں کی اک گلِ مہتاب

یہ ایک پھول ہے جیسے ہزار آنکھوں میں

یوں ہی ہیں ماہِ رسالت بھی سب نبیوں میں
کرور آنکھوں نہیں بے شمار آنکھوں میں

یہ کیا سوال ہے مجھ سے کہ کس کا بندہ ہے
میں جس کا بندہ ہوں ہے نور بار آنکھوں میں

ہے آشکار نظر میں جہاں کی نیرنگی
جما ہے نقشہ لیل و نہار آنکھوں میں

جما ہوا ہے تصور میں روضہ والا
بے ہوئے ہیں وہ لیل و نہار آنکھوں میں

نہار چہرہ والا تو گیسو ہیں وَاللَّیْلِ
بہم ہوئے ہیں یہ لیل و نہار آنکھوں میں

پیا ہے جامِ محبت جو آپ نے نوری
ہمیشہ اس کا رہے گا خمار آنکھوں میں

حبیبِ خدا کا نظارا کروں میں

حبیبِ خدا کا نظارا کروں میں
دل و جان اُن پر نثارا کروں میں
تری کُفَشِ پائیوں سنوارا کروں میں
کہ پلکوں سے اس کو بُھارا کروں میں
تری رحمتیں عام ہیں پھر بھی پیارے
یہ صدماتِ فرقت سہارا کروں میں
مجھے اپنی رحمت سے تو اپنا کر لے
سوا تیرے سب سے کنارا کروں میں
میں کیوں غیر کی ٹھوکریں کھانے جاؤں
ترے در سے اپنا گزارا کروں میں
سلاسلِ مصائب کے اُبرو سے کاٹو
کہاں تک مصائب گوارا کروں میں

خدارا اب آؤ کہ دم ہے لبوں پر
دم واپس تو نظارا کروں میں

ترے نام پر سر کو قربان کر کے
ترے سر سے صدقہ اتارا کروں میں

یہ اک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں
ترے نام پر سب کو وارا کروں میں

مجھے ہاتھ آئے اگر تاج شاہی
تری کفشِ پا پر بٹارا کروں میں

ترا ذکر لب پر خدا دل کے اندر
یونہی زندگانی گزارا کروں میں

دم واپس تک ترے گیت گاؤں
محمد محمد پکارا کروں میں

ترے در کے ہوتے کہاں جاؤں پیارے
کہاں اپنا دامن پسارا کروں میں

مرا دین و ایمان فرشتے جو پوچھیں

تمہاری ہی جانب اشارہ کروں میں

خدا ایسی قوت دے میرے قلم میں

کہ بد مذہبوں کو سدھارا کروں میں

جو ہو قلب سونا تو یہ ہے سہاگا

تری یاد سے دل نکھارا کروں میں

خدا ایک پر ہو تو اک پر محمد

اگر قلب اپنا دو پارا کروں میں

خدا خیر سے لائے وہ دین بھی نورانی

مدینے کی گلیاں بھارا کروں میں

صبا ہی سے نورانی سلام اپنا کہہ دے

سوا اس کے کیا اور چارا کروں میں

شاہِ والا مجھے طیبہ بلالو

شاہِ والا مجھے طیبہ بلالو

طیبہ بلالو مجھے طیبہ بلالو

ڈیوڑھی کا اپنی کتا بنالو

قدموں سے اپنے مجھ کو لگالو

صدقے میں صدقے میں صدقے بلالو

فرقت کے مارے کو پیارے جلالو

پیارے جلالو مجھے پیارے جلالو

مولیٰ جلالو مجھے آقا جلالو

دنیا کے جھگڑوں سے یکسر چھڑا کر

غیروں کی اُلَفت کو دل سے مٹا کر

شاہِ والا مجھے اپنا بنالو

اپنا بنالو مجھے اپنا بنالو

نیکوں کے صدقے میں ہم سے بدوں کو
زار و نزار و مصیبت زدوں کو
مولیٰ نبھالو مرے مولیٰ نبھالو
ہاں ہاں نبھالو مرے مولیٰ نبھالو

ہوتے ہو تم کیوں مایوس و مضطرب
کس واسطے ہو حیران و ششدر
دکھ درد والو سنو دکھ درد والو
طیبہ سے ہر ایک اپنی دوا لو

دارالشفائے طیبہ میں آؤ
جو مانگو فوراً منہ مانگی پاؤ
اندوہ و غم سب اپنے مثالو
رنج و الم سب دل سے نکالو

آنکھوں میں آؤ دل میں سماؤ
پردہ اٹھاؤ جلوہ دکھاؤ
حسرت زدہ کی پیارے دُعا لو
حسرت نکالو مری حسرت نکالو

بادِ مخالف تیز آرہی ہے
کشتی ہماری چکرا رہی ہے
مُجْدھار میں ہے مولیٰ بچالو
پیارے بچالو مجھے شاہا بچالو

ڈولت ہے نیا موری بھٹور میں
مولیٰ تراؤ ایکے نجر میں
موری گھبریا مورے پیا لو
مو کو بچالو پیا مو کو بچالو

تائب ہوں نجدی آئب ہوں نجدی
اور یہ نہ ہو تو خائب ہوں نجدی
غائب ہوں نجدی مولیٰ نکالو
جلدی نکالو انہیں جلدی نکالو

یہ نورِی مُضطر تیرا ثناگر
اور اس کا گھر بھر ہو حاضرِ در
اپنے گداگر کو در پر بلالو
آمن و آماں سے ہمیں سرورِ بلالو

بہارِ جاں فزا تم ہو نسیمِ داستاں تم ہو

بہارِ جاں فزا تم ہو نسیمِ داستاں تم ہو

بہارِ باغِ رضواں تم سے ہے زیبِ چناں تم ہو

حبیبِ ربِّ رحمتِ تم کینِ لامکاں تم ہو

سرِ ہر دو جہاں تم ہو شرِ شاہنشاہاں تم ہو

حقیقتِ آپ کی مستور ہے یوں تو نہاں تم ہو

نمایاں ڈرے ڈرے سے ہیں جلوے یوں عیاں تم ہو

حقیقت سے تمہاری جُزِ خدا اور کون واقف ہے

کہے تو کیا کہے کوئی چُنیں تم ہو چُناں تم ہو

خدا کی سلطنت کا دو جہاں میں کون دولہا ہے

تم ہی تم ہو تم ہی تم ہو یہاں تم ہو وہاں تم ہو

تمہارا نور ہی ساری ہے ان ساری بہاروں میں

بہاروں میں نہاں تم ہو بہاروں سے عیاں تم ہو

زمین و آسماں کی سب بہاریں آپ کا صدقہ
بہارِ بے خزاں تم ہو بہارِ جاوداں تم ہو
تمہارے حُسن و رنگ و بو کی گل بوٹے حکایت ہیں
بہارِ گلستاں تم ہو بہارِ بوستاں تم ہو
تمہاری تابشِ رُخ ہی سے روشن ذَرّہ ذَرّہ ہے
مہ و خورشید و انجم بَرَق میں جلوہ کُناں تم ہو
نظرِ عارف کو ہر عالم میں آیا آپ کا عالم
نہ ہوتے تم تو کیا ہوتا بہارِ ہر جہاں تم ہو
تمہارے جلوۂ رنگیں ہی کی ساری بہاریں ہیں
بہاروں سے عیاں تم ہو بہاروں میں نہاں تم ہو
مُجَنَّمِ رحمتِ حق ہو کہ اپنا غم نہ اندیشہ
مگر ہم سے سیّہ کاروں کی خاطر یوں رواں تم ہو
کُجا ہم خاک اُفتادہ کُجا تم اے شہِ بالا
اگر مِثَلِ زمیں ہم ہیں تو مِثَلِ آسماں تم ہو

یہ کیا میں نے کہا مثلِ ساتم ہو مَعَاذَ اللہ
مُزَّہ مثل سے بَرْتَرِ ہر وَثَم و گماں تم ہو

میں بھولا آپ کی رفعت سے نسبت ہی ہمیں کیا ہے

وہ کہنے بھر کی نسبت تھی کہاں ہم ہیں کہاں تم ہو

چہ نسبت خاک را با عالم پاکت کہ اے مولیٰ
گدائے بے نوا ہم ہیں شہِ عرشِ آستاں تم ہو

میں نیکیں ہوں میں بے بس ہوں مگر کس کا تمہارا ہوں

تیرے دامن مجھے لے لو پناہ بے کساں تم ہو

حقیقت میں نہ نیکیں ہوں نہ بے بس ہوں نہ ناطاقت
میں صدقے جاؤں مجھ کمزور کے تاب و ثواب تم ہو

ہمیں اُمید ہے روزِ قیامت اُن کی رحمت سے

کہ فرمائیں ادھر آؤ نہ مایوس از جنّاں تم ہو

سَتم کارو خطا کارو سِیہ کارو جفا کارو

ہمارے دامنِ رحمت میں آ جاؤ کہاں تم ہو

سَمِ کارو چلے آؤ چلے آؤ چلے آؤ

ہمارے ہو ہمارے ہو اگرچہ از بدایں تم ہو

تمہارے ہوتے ساتے دردِ کھ کس سے کہوں پیارے

شفیعِ عاصیاں تم ہو وکیلِ مجرماں تم ہو

مسیحِ پاک کے قرباں مگر جانِ دل و ایماں

ہمارے درد کے دَرماں طیبِ انس و جاں تم ہو

دکھائے لاکھ آنکھیں مہرِ محشر کچھ نہیں پروا

خدا رکھے تمہیں تم ہو مرے امن و آماں تم ہو

ریاضت کے یہی دن ہیں بڑھاپے میں کہاں ہمت

جو کچھ کرنا ہو اب کر لو ابھی نوری جواں تم ہو

فقط نسبت کا جیسا ہوں حقیقی نوری ہو جاؤں

مجھے جو دیکھے کہہ اٹھے میاں نوری میاں تم ہو

ثنا منظور ہے ان کی نہیں یہ مدعا نوری

نخنِ سنج و سُخْور ہو نخن کے نکتہ داں تم ہو

کیا کہوں کیسے ہیں پیارے تیرے پیارے گیسو

کیا کہوں کیسے ہیں پیارے تیرے پیارے گیسو

دونوں عارض ہیں ضحیٰ لیل کے پارے گیسو

دستِ قدرت نے ترے آپ سنوارے گیسو

خُور سوناز سے کیوں ان پہ نہ وارے گیسو

خاکِ طیبہ سے اگر کوئی نکھارے گیسو

سُنبُلِ خلد تو کیا خُور بھی ہارے گیسو

سُنبُلِ طیبہ کو دیکھے جو سنوارے گیسو

سُنبُلِ خلد کے رِضواں بھی ثارے گیسو

کس لیے غنبرِ سارا نہ ہوں سارے گیسو

گیسو کس کے ہیں یہ پیارے ہیں تمہارے گیسو

ہوں نہ کیوں رحمتِ حق حق میں ہمارے گیسو

گیسو اے جانِ کرم ہیں یہ تمہارے گیسو

یہ گھٹا جُھوم کے کعبہ کی فضا پر آئی
اُڑ کے یا اُبرو پہ چھائے ہیں تمہارے گیسو

ماہِ تاباں پہ ہیں رحمت کی گھٹائیں چھائیں

رُوئے پُر نور پہ یا چھائے تمہارے گیسو

سر بستِجدہ ہوئے محرابِ خمِ اُبرو میں

کعبہ جاں کے جو آئے ہیں کنارے گیسو

نیرِ خشر ہے سر پر نہیں سایہ سرور

ہے کڑی دھوپ کریں سایہ تمہارے گیسو

سوکھ جائے نہ کہیں کشتِ اہلِ اے سرور

بوندیاں لگد رحمت سے اُتارے گیسو

اپنی ڈلفوں سے اگر نعلِ مبارک پونچھے

رضواں بَرَکت کے لیے خور کے دھارے گیسو

گردِ جھاڑی ہے ترے روضہ کی بالوں سے شہا

مُشک بُو کیسے نہ ہوں آج ہمارے گیسو

اب چمکتی ہے سیّہ کارو تمہاری قسمت
لو بھلکے اِذن کے سجدے کو وہ پیارے گیسو

پیشِ مولائے رضا جو ہیں جھکے سجدے میں
کرتے ہیں بخششِ اُمت کے اشارے گیسو

پُھوارِ مَسْتوں پہ ترے اَبَرِ کرم کی برے
ساقیا کھول ذرا حوضِ کنارے گیسو

سایہ بھی چاہیے ہے مَسْتوں کو دو چھینٹے میں
کاش ساقی کے کھلیں حوضِ کنارے گیسو

غَبَرِ ستاں بنے محشر کا وہ میداں سارا
کھول دے ساقی اگر حوضِ کنارے گیسو

بادہ و ساقی لبِ جُو تو ہیں پھر اَبَر بھی ہو
ساقی کھل جائیں ترے حوضِ کنارے گیسو

یہ سرِ طُور سے گرتے ہیں شرارے نوری
رُوئے پُر نور پہ یا دارے ہیں تارے گیسو

کوئی کیا جانے جو تم ہو خدا ہی جانے کیا تم ہو

کوئی کیا جانے جو تم ہو خدا ہی جانے کیا تم ہو
خدا تو کہہ نہیں سکتے مگر شانِ خدا تم ہو

نبیوں میں ہو تم ایسے نبی الانبیا تم ہو
حسینوں میں تم ایسے ہو کہ محبوبِ خدا تم ہو

تمہارا حُسن ایسا ہے کہ محبوبِ خدا تم ہو
مہِ کامل کرے کسبِ ضیا وہ مہِ لقا تم ہو

عُلُو مرتبتِ پیارے تمہارا سب پہ روشن ہے
ملکینِ لامکاں تم ہو شہِ عرشِ علا تم ہو

تمہاری حمد فرمائی خدا نے اپنے قرآن میں
محمد اور مُمَجَّد مصطفیٰ و مُجْتَبٰی تم ہو

جو سب سے پچھلا ہو پھر اس کا پچھلا ہو نہیں سکتا
کہ وہ پچھلا نہیں اگلا ہوا اس سے ورا تم ہو

تمہیں سے فَتْحِ فرمائی تمہیں پر خَتَمِ فرمائی
رُسل کی ابتدا تم ہو نبی کی اِنْتِہا تم ہو

خدا نے ذات کا اپنی تمہیں مظہر بنایا ہے
 جو حق کو دیکھنا چاہیں تو اُس کے آئینہ تم ہو
 تمہیں باطن تمہیں ظاہر تمہیں اول تمہیں آخر
 نہاں بھی ہو عیاں بھی مُبتدا و مُنتہا تم ہو
 مُنَوَّر کر دیا ہے آپ کے جلوؤں نے عالم کو
 مہ و خورشید کو بخشی رُیا نورِ خدا تم ہو
 مٹا دی کُفر کی ظلمت تمہارے رُوئے روشن نے
 سُویرا شرک کا تم نے کیا شمسِ الصُّحیٰ تم ہو
 جہاں تاریک تھا سارا اندھیرا ہی اندھیرا تھا
 تم آئے ظلمتیں تم سے مٹیں بدرُ الدُّجے تم ہو
 مرا مَنہ کیا کہ میں مدح و ستائش میں زباں کھولوں
 مرے آقا تم ایسے ہو کہ ممدوحِ خدا تم ہو

۱: سامان بخشش کے نسخوں میں یہ مصرعے یوں ہے: ”مرے آقا تم ایسے کہ ممدوحِ خدا تم ہو“ فن عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے۔ صحیح مصرعے یوں ہو سکتا ہے: ”مرے آقا تم ایسے ہو کہ ممدوحِ خدا تم ہو“ لہذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔ المدینۃ العلمیۃ

رَفَعْنَا سَے تہماری رَفَعَتِ بَلا ہوئی ظاہر

کہ محبوبانِ رب میں سب سے عالی مرتبہ تم ہو

عُلُو رُشْبہ سرکارِ عالی سب پہ روشن ہے

ملکینِ لامکاں تم ہو شہِ عرشِ عَلا تم ہو

شبِ معراج سے اے سیدِ کل ہو گیا ظاہر

رُسل ہیں مقتدی سارے اِمَامُ الانبیاء تم ہو

نہ ہوتے تم نہ ہوتے وہ کہ اصلِ جملہ تم ہی ہو

خبر تھے وہ تمہاری میرے مولیٰ مُبتدا تم ہو

تمہارے چاہنے والے کو کچھ ایسی محبت ہے

ادھر ہو جائے وہ مولیٰ جدھر صَدُرُ الْوَرایِ تم ہو

تمہارے چاہنے والے اسے محبوب ہیں سارے

کچھ اس انداز کے پیارے حبیبِ کبریا تم ہو

تمہارے بعد پیدا ہو نبی کوئی نہیں ممکن

نبوت ختم ہے تم پر کہ ختم الانبیاء تم ہو

یہ کیا میں نے کیا کیوں ڈھونڈ ڈالا عرصہ محشر
ہمیں معلوم تھا پیارے ہمارا مدعا تم ہو
مگر ایسا نہ کیوں ہوتا کہ محشر میں یہ کھلتا تھا
شفیعِ مجرماں پیشِ خدا تنہا شہا تم ہو
گرفتارِ بلا حاضر ہوئے ہیں ٹوٹے دل لے کر
کہ ہر بے کل کی کل ٹوٹے دلوں کا آسرا تم ہو
خبر لیجے خدا را میرے مولیٰ مجھ سے بے کس کی
کہ ہر بے کس کے کس بے بس کے بسِ روحی فدا تم ہو
مُسَلِّط کر دیا تم کو خدا نے اپنے غیہوں پر
نبیِ مُجْتَبٰے تم ہو رسولِ مُرْتَضٰے تم ہو
چمک جائے دلِ نور کی تمہارے پاک جلوؤں سے
مٹا دو ظلمتیں دل کی مرے نورِ الہدیٰ تم ہو

تو شمع رسالت ہے عالم تیرا پروانہ

تو شمعِ رسالت ہے عالم تیرا پروانہ

تو ماہِ نبوت ہے اے جلوہٴ جانانہ

جو ساقی کوثر کے چہرے سے نقاب اُٹھے

ہر دل بنے مے خانہ ہر آنکھ ہو پیماںہ

دل اپنا چمک اُٹھے ایمان کی طلعت سے

کر آنکھیں بھی نورانی اے جلوہٴ جانانہ

سرسشار مجھے کر دے اک جامِ لبالب سے

تا حشر رہے ساقی آباد یہ مے خانہ

تم آئے چھٹی بازی رونق ہوئی پھر تازی

کعبہ ہوا پھر کعبہ کر ڈالا تھا بُت خانہ

مستِ مئے اُلفت ہے مدہوشِ محبت ہے

فرزانہ ہے دیوانہ دیوانہ ہے فرزانہ

میں شاہ نشیں ٹوٹے دل کو نہ کہوں کیسے
ہے ٹوٹا ہوا دل ہی مولیٰ ترا کا شانہ
کیوں زلفِ مُعَبَّر سے گوچے نہ مہک اٹھیں
ہے پُنجہٗ قدرت جب زلفوں کا تری شانہ
اُس دَر کی حُضوری ہی عِصیاں کی دوا ٹھہری
ہے زہرِ مُعاصی کا طیبہ ہی شفاخانہ
ہر پھول میں بُوتیری ہر شمع میں ضو تیری
بلبل ہے ترا بلبل پروانہ ہے پروانہ
پیتے ہیں تیرے دَر کا کھاتے ہیں تیرے دَر کا
پانی ہے ترا پانی دانہ ہے ترا دانہ
ہر آرزو بر آئے سب حسرتیں پوری ہوں
وہ کان ذرا دھر کر سن لیں مرا افسانہ
سنگِ دَرِ جاناں پر کرتا ہوں جبینِ سائی
سجدہ نہ سمجھ نجدی سر دیتا ہوں نذرانہ

گر پڑ کے یہاں پہنچا مر مر کے اسے پایا
چھوٹے نہ الہی اب سنگِ درِ جانانہ
سنگِ درِ جاناں ہے ٹھوکر نہ لگے اس کو
لے ہوش پکڑ اب تو اے لغزشِ مستانہ
وہ کہتے نہ کہتے کچھ وہ کرتے نہ کرتے کچھ
اے کاش وہ سن لیتے مجھ سے مرا افسانہ
اے مفلسو نادارو جنت کے خریدارو
کچھ لائے ہو بیعانہ کیا دیتے ہو بیعانہ
کچھ نیک عمل بھی ہیں یا یونہی اہل ہی ہے
دنیا کی بھی ہر شے کا تم لیتے ہو بیعانہ
کچھ اس سے نہیں مطلب ہے دوست کہ دشمن ہے
ان کو تو کرم کرنا اپنا ہو کہ بیگانہ
حُبِ صَنَمِ دنیا سے پاک کر اپنا دل
اللہ کے گھر کو بھی ظالم کیا بُت خانہ

تھے پاؤں میں بے خود کے چھالے تو چلا سر سے
ہُشیار ہے دیوانہ ہُشیار ہے دیوانہ
آنکھوں میں مری تو آ اور دل میں مرے بس جا
دل شاد مجھے فرما اے جلوہ جانانہ
آباد اے فرما ویراں ہے دل نوری
جلوے تیرے بس جاکیں آباد ہو ویرانہ
سرکار کے جلووں سے روشن ہے دلِ نوری
تا حشر رہے روشن نوری کا یہ کاشانہ

۱۔ مولوی عبدالحمید صاحب رضوی افریقی یہ نعت پاک حضور مفتی اعظم ہند قبلہ
قُدس سرّہ کی مجلس میں پڑھ رہے تھے، جب یہ مقطع پڑھا تو حضرت قبلہ نے فرمایا کہ
بِحَمْدِ تَعَالٰی فقیر کا دل تو روشن ہے اب اس کو یوں پڑھو:

۲۔ آباد اے فرما ویراں ہے دلِ نجدی
جانشین مفتی اعظم ہند علامہ مفتی شاہ اختر رضا خاں صاحب قبلہ نے برجستہ
عرض کیا مقطع کو اس طرح پڑھ لیا جائے:

سرکار کے جلوؤں سے روشن ہے دلِ نوری
تا حشر رہے روشن نوری کا یہ کاشانہ
حضرت قبلہ نے پسند فرمایا۔ (امانتِ رضوی غفرلہ)

کرم جو آپ کا اے سید ابرار ہو جائے

کرم جو آپ کا اے سید ابرار ہو جائے

تو ہر بدکار بندہ دم میں نیکوکار ہو جائے

جو مومن دیکھے تم کو محرمِ اسرار ہو جائے

جو کافر دیکھ لے تم کو تو وہ دیں دار ہو جائے

جو سر رکھ دے تمہارے قدموں پہ سردار ہو جائے

جو تم سے سر کوئی پھیرے ذلیل و خوار ہو جائے

جو ہو جائے تمہارا اس پہ حق کا پیار ہو جائے

بنے اللہ والا وہ جو تیرا یار ہو جائے

اگر آئے وہ جانِ نور میرے خانہ دل میں

مہ و خاور مرا گھر مطلعِ انوار ہو جائے

غم و رنج و آلم اور سب بلاؤں کا مداوا ہو

اگر وہ گیسوؤں والا مرا دلدار ہو جائے

غنایت سے مرے سر پر اگر وہ کفشِ پارکھ دیں
یہ بندہ تاجداروں کا بھی تو سردار ہو جائے
تلاطم کیسا ہی کچھ ہے مگر اے ناخدائے من
اشارا آپ فرما دیں تو بیڑا پار ہو جائے
جو ڈوبا چاہتا ہے وہ تو ہے ڈوبا ہوا بیڑا
اشارا آپ کا پائے تو مولیٰ پار ہو جائے
تمہارے فیض سے لٹھی مثالِ شمع روشن ہو
جو تم لکڑی کو چاہو تیز تر تلوار ہو جائے
گنہ گنتے ہی اور کیسے ہی ہیں پر رحمت عالم
شفاعت آپ فرمائیں تو بیڑا پار ہو جائے

۱۔ : سامان بخشش کے نسخوں میں یہ مصرعے یوں ہے: ”جو ڈوبا چاہتا ہے وہ تو ڈوبا ہوا
بیڑا“ فن عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی
ہے۔ صحیح مصرعے یوں ہو سکتا ہے ”جو ڈوبا چاہتا ہے وہ تو ہے ڈوبا ہوا بیڑا“ لہذا ہم نے
اسی طرح لکھا ہے۔ المدینۃ العلمیۃ

بھرم رہ جائے محشر میں نہ پلّہ ہلکا ہو اپنا
الہی میرے پلّے پر مرا غم خوار ہو جائے

اشارہ پائے تو ڈوبا ہوا سورج برآمد ہو

اُٹھے انگلی تو مہ دو بلکہ دو دو چار ہو جائے

ترا تصدیق کرنے والا ہے اللہ کا مومن

ترا منکر وہ جس کو حق سے ہی انکار ہو جائے

مرے ساقی مئے باقی پلاوے ایک عالم کو

جو باقی اور پیاسا ہے ترا مے خوار ہو جائے

تمہارے حکم کا باندھا ہوا سورج پھرے اُلٹا

جو تم چاہو کہ شب دن ہو ابھی سرکار ہو جائے

توانی اور مضامیں اچھے اچھے ہیں ابھی باقی

مگر بس بھی کرو نورآبی نہ پڑھنا بار ہو جائے

مَرَضِ عشق کا بیمار بھی کیا ہوتا ہے

مَرَضِ عشق کا بیمار بھی کیا ہوتا ہے

جتنی کرتا ہے دوا درد سوا ہوتا ہے

کیوں عِبَثِ خوف سے دل اپنا ہوا ہوتا ہے

جب کرم آپ کا عاصی پہ شہا ہوتا ہے

جس کا حامی وہ شرِ ہر دوسرا ہوتا ہے

قید و بندِ دو جہاں سے وہ رہا ہوتا ہے

اُن کا ارشاد ہے ارشادِ خداوندِ جہاں

یہ وہی کہتے ہیں جو رب کا کہا ہوتا ہے

بادشاہانِ جہاں ہوتے ہیں منگتا اُس کے

آپ کے کوچے کا شاہا جو گدا ہوتا ہے

پلّہ نیکی کا اشارے سے بڑھا دیتے ہیں

جب کرم بندہ نوازی پہ تلا ہوتا ہے

سارا عالم ہے رضا جوئے خداوندِ جہاں

اور خدا آپ کا جویائے رضا ہوتا ہے

ہم نے یوں شمعِ رسالت سے لگائی ہے لو
سب کی جھولی میں انہیں کا تو دیا ہوتا ہے

از شہا تا بگدایانِ جہاں اک عالم
آپ کے در پہ شہا عرض رسا ہوتا ہے

ایسی سرکار ہے بھرپور جہاں سے لینے
روز ایک میلہ نیا در پہ لگا ہوتا ہے

دونوں ہاتھوں سے لٹاتے ہیں خزانہ لیکن
جتنا خالی کریں اتنا ہی بھرا ہوتا ہے

کردہ نا کردہ اشارے میں تمہارے ہو جائے
بے کیا آپ کے صدقہ میں کیا ہوتا ہے

بیکس و بے بس و بے یار و مددگار جو ہو
آپ کے در سے شہا سب کا بھلا ہوتا ہے

ان سے دشمن کی مصیبت نہیں دیکھی جاتی
دشمنوں کے لیے جی اُن کا بُرا ہوتا ہے

جگمگا اُٹھتا ہے دل کا مرے ذرہ ذرہ
جب مرا جانِ قمر جلوہ نما ہوتا ہے

آپ محبوب ہیں اللہ کے ایسے محبوب
ہر محب آپ کا محبوب خدا ہوتا ہے

جس گلی سے تو گزرتا ہے مرے جانِ چناں

ذَرَّہ ذَرَّہ تری خوشبو سے بسا ہوتا ہے

عرشِ اعلیٰ سے کہیں بالا ہے رتبہ اس کا
آپ کے قدموں سے سر جس کا لگا ہوتا ہے

پیا سو مُردہ ہو کہ وہ ساقی کوثر آئے

چلین ہی چلین ہے اب جامِ عطا ہوتا ہے

آستانے کے گداؤں کے لیے رحمت ہے

اور اعدا پہ شہا قہرِ خدا ہوتا ہے

کب گلِ طیبہ کی خوشبو سے بسیں گے دل و جاں

دیکھئے کب کرمِ بادِ صبا ہوتا ہے

دیکھئے غنچۂ دل اپنا کھلے گا کب تک

دیکھئے کب دلِ پڑمردہ ہرا ہوتا ہے

کب بہارِ چمنِ طیبہ نظر آتی ہے

دیکھئے کب دلِ پڑمردہ ہرا ہوتا ہے

سر بلندی اسے حاصل ہے جنابِ رب میں

جو کوئی در پہ ترے ناصیہ سا ہوتا ہے

دل تپا سوزِ محبت سے کہ سب میل چھٹے

تپنے کے بعد ہی تو سونا کھرا ہوتا ہے

کب مٹانے سے کسی کے خطِ تقدیر مٹے

ہو کے رہتا ہے جو قسمت کا لکھا ہوتا ہے

مخوابات کی ہاں آپ نے قدرت پائی

تم جو چاہو تو بُرا آج بھلا ہوتا ہے

تیرا دیدار میسر ہو جسے نورِ خدا

اُسے دنیا ہی میں دیدارِ خدا ہوتا ہے

وہ نہیں حشر میں جو ہوگا شہا بے پردہ

بلکہ جو آپ کے پردہ میں عطا ہوتا ہے

تیرا جلوہ نہیں اللہ کا جلوہ ہے وہ

تیری صورت سے خدا جلوہ نما ہوتا ہے

تو ہے آئینہ ذاتِ احدی اے پیارے

یوں اسی کا ہے وہ جلوہ جو ترا ہوتا ہے

داغِ دل میں جو مزہ پایا ہے نور کی تم نے

ایسا دنیا کی کسی شے میں مزا ہوتا ہے

کون کہتا ہے آنکھیں چرا کر چلے

کون کہتا ہے آنکھیں چرا کر چلے
کب کسی سے نگاہیں بچا کر چلے

کون اُن سے نگاہیں لڑا کر چلے
کس کی طاقت جو آنکھیں ملا کر چلے

وہ حسیں کیا جو فتنے اُٹھا کر چلے
ہاں حسیں تم ہو فتنے مٹا کر چلے

ان کے کوچہ میں منگتا صدا کر چلے
رحمتِ حق ہو ہر دم دُعا کر چلے

قصہ غم سنایا سنا کر چلے
جانِ عیسیٰ دوا دو دُعا کر چلے

رب کے بندوں کو رب سے ملا کر چلے
جلوۂ حق وہ ہم کو دکھا کر چلے

مَنْ رَأَى رَأَى الْحَقَّ سَنَا کر چلے

میرا جلوہ ہے حق کا جتا کر چلے

جُز بَشْر اور کیا دیکھیں خیرہ نظر

اَيُّكُمْ مِثْلِي گو وہ سنا کر چلے

جگمگا ڈالیں گلیاں جدھر آئے وہ

جب چلے وہ تو کوچے بسا کر چلے

کیسا تاریک دنیا کو چمکا دیا

سارے عالم میں کیسی ضیا کر چلے

کوئی مانے نہ مانے یہ وہ جان لے

سیدھا رستہ وہ سب کو بتا کر چلے

کوڑیوں کوڑھیوں کے لیے کوڑھ دُور

اچھا چنگا وہ خاصہ بھلا کر چلے

یا دامن سے مَرْجھائی کلیاں کھلیں

فیض سے اپنے غنچے کھلا کر چلے

شب کو شبنم کی مانند رویا کیے
صورتِ گل وہ ہم کو ہنسا کر چلے

بد سے بد کو لیا جس نے آغوش میں
کب کسی سے وہ دامن بچا کر چلے

جو کمینے تھے ان کو مُعَزَّز کیا
وہ رَویلوں کو سینے لگا کر چلے

سب کو اسلام کا تم نے بخشا شرف
گرتے پڑتوں کو پیارے اُٹھا کر چلے

این و آل اور چُنیں و چُناں سرورِا
تیرے در سے سب اپنا بھلا کر چلے

جس کا ثانی ہوا اور نہ ہے اور نہ ہو
وہ عطا کر چلے وہ سخا کر چلے

عُمُرِ تہر اعدا ان کو ستایا کیے
اور وہ دشمنوں کو دعا کر چلے

سخت اَدا کو بھی عَفُو فرما دیا
رحمتِ حق کی شانیں دکھا کر چلے

جسمِ پُر نور کا یوں تو سایا نہ تھا
اور پتھر میں نقشے جما کر چلے

مرتے دم سر درِ پاک پر رکھ دیا
اس ادا سے قضا ہم ادا کر چلے

جب قمرِ اکِ اشارے سے ٹکڑے کیا
بولے کافر وہ جادو سا کیا کر چلے

معجزوں کو وہ جادو بتاتے رہے
آپ اپنے پہ ظالم جفا کر چلے

جن کے دعوے تھے ہم ہی ہیں اہلِ زباں
سن کے قرآنِ زبانیں دبا کر چلے

کئے صحابی تھے پُر تھی یہ ہیبتِ حق
گردنیں سارے کافر جھکا کر چلے

اور گردن کشی کی تو مارے گئے

سب نے جانا کہ ظالم خطا کر چلے

جن کو اپنا نہیں غم ہمارے لیے

دوڑے جھپٹے وہ پاؤں اٹھا کر چلے

ابھی میزان پر تھے ابھی پل پہ ہیں

پل میں گرتے بچائے بچا کر چلے

سر کوثر سنا شور پیاسوں کا جب

پہنچے شربت پلایا پلا کر چلے

کسی جانب سے آئیں ندائیں حضور

مجرموں کی رہائی کا کیا کر چلے

دم میں پہنچے وہ حکم رہائی دیا

ان کو دوزخ سے پھیرا پھرا کر چلے

داغِ دل ہم نے نوری دکھا ہی دیا

دردِ دل کا فسانہ سنا کر چلے

پیام لے کے جو آئی صبا مدینے سے

پیام لے کے جو آئی صبا مدینے سے

مریضِ عشق کی لائی دوا مدینے سے

سنو تو غور سے آئی صدا مدینے سے

قریں ہے رحمت و فضلِ خدا مدینے سے

ملے ہمارے بھی دل کو جلا مدینے سے

کہ مہر و ماہ نے پائی ضیا مدینے سے

تمہاری ایک جھلک نے کیا اُسے دلکش

فروغِ حُسن نے پایا شہا مدینے سے

تمام شاہ و گدا پل رہے ہیں اس در سے

ملی جہان کو روزی صدا مدینے سے

جو آیا لے کے گیا کون لوٹا خالی ہاتھ

بتادے کوئی سنا ہو جو ”لا“ مدینے سے

بتادے کوئی کسی اور سے بھی کچھ پایا

جسے ملا جو ملا وہ ملا مدینے سے

وہ آیا خلد میں جو آگیا مدینے میں

گیا وہ خلد سے جو چل دیا مدینے سے

نہ چین پائے گا یہ غمزدہ کسی صورت

مریضِ غم کو ملے گی شفا مدینے سے

لگاؤ دل کو نہ دنیا میں ہر کسی شے سے

تعلق اپنا ہو کعبے سے یا مدینے سے

گدا کی راہ جہاں دیکھیں پھر نوا کیوں ہو

نوا سے پہلے ملے بے نوا مدینے سے

چمن کے پھول کھلے مُردہ دل بھی جی اٹھے

نسیمِ خلد سے آئی ہے یا مدینے سے

کرے گی مُردوں کو زندہ یہ تشنوں کو سیراب

وہ دیکھو اٹھی کرم کی گھاٹ مدینے سے

مدینہ چشمِ آبِ حیات ہے یارو

چلو ہمیشہ کی لے لو بقا مدینے سے

فضائے خلد کے قرباں مگر وہ بات کہاں
مل آئیں حضرت رضواں ذرا مدینے سے

ہمارے دل کو تو بھایا ہے طیبہ ہی زاہد
تمہیں ہے مکہ تو ہوگا سوا مدینے سے

چلے جو طیبہ سے مسلم تو خلد میں پہنچے
کہ سیدھا خلد کا ہے راستہ مدینے سے

تم ایک آن میں آئے گئے تمہارے لیے
دو گام بھی نہیں عرشِ علا مدینے سے

تمہارے قدموں پہ سر صدقے جاں فدا ہو جائے
نہ لائے پھر مجھے میرا خدا مدینے سے

ترے حبیب کا پیارا چمن کیا برباد
الہی نکلے یہ نجدی بلا مدینے سے

ترے نصیب کا نور تری ملے گا تجھ کو بھی
لے آئے حصہ یہ شاہ و گدا مدینے سے

نگاہِ مہر جو اس مہر کی ادھر ہو جائے

نگاہِ مہر جو اس مہر کی ادھر ہو جائے

گنہ کے داغِ میٹیں دلِ مرا قمر ہو جائے

جو قلبِ تیرہ پہ تیری کبھی نظر ہو جائے

تو ایک نور کا بقعہ وہ سرِ بستر ہو جائے

ہماری کشتِ امل میں کبھی تو پھل آئے

کبھی تو شجرہٗ امید بارور ہو جائے

کبھی تو ایسا ہو یارب وہ درِ ہواور یہ سر

کبھی تو ان کی گلی میں مرا گزر ہو جائے

ہمارا سر ہو خدایا حبیب کا در ہو

ہماری عمرِ الہی یونہی بسر ہو جائے

جو سچے دل سے کہے کوئی یا رسول اللہ

مصیبتیں بھی ٹلیں ہر مہم بھی سر ہو جائے

مری مصیبتوں کا سلسلہ ابھی کٹ جائے

اشارہٗ ابروئے خمِ دار کا اگر ہو جائے

ترپ رہے ہیں فراق حبیب میں عاشق

الہی راہ مدینہ کی بے خطر ہو جائے

ترے غضب سے ہوں غارت یہ دہر کے شیطان

بنے غلام ہر اک ان میں در بدر ہو جائے

جو آپ چاہیں تو ہیزم کو دم میں سبز کریں

کرم جو آپ کا ہو خلد کا شجر ہو جائے

خدا کے فضل سے ہر خشک و تر پہ قدرت ہے

جو چاہو تر ہوا بھی خشک، خشک تر ہو جائے

عیاں ہے دب دبہ تیرا ساوا ساواہ سے^۱

ہماری کھیتی بھی سوکھی ہے پیارے تر ہو جائے

۱: سامان بخشش کے نسخوں میں یہ مصرعہ یوں ہے: ”عیاں ہے دب دبہ تیرا ساواہ سے“

وساواہ سے“ فن عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی

ہے۔ صحیح مصرعہ یوں ہو سکتا ہے: ”عیاں ہے دب دبہ تیرا ساواہ ساواہ سے“ لہذا ہم نے

اسی طرح لکھا ہے۔ المدینۃ العلمیۃ

جو کاسہ تاج کالے کرتہ ہارے در پر آئے

تو بادشاہِ حقیقت میں تاجور ہو جائے

ترے گداؤں کی پاپوش تاجِ سلطان ہے

وہ جس کے سر پہ رکھیں نعلِ تاجور ہو جائے

جو آپ ہوں مرے پلے پہ پھر مجھے کیا ڈر

جدھر نگاہِ کرم ہو خدا ادھر ہو جائے

جو خواب میں کبھی تشریف لائیں جانِ قمر

تو ان کے نور سے معمور سارا گھر ہو جائے

خدا نے قلبِ حقیقت تمہارے ہاتھ کیا

جو شاخ لڑنے کو دو تنگ اور تبر ہو جائے

جو وقتِ وِژن گراں پلہ ہو گناہوں کا

شفاعتِ آپ کی اس دم مری پیر ہو جائے

اندھیری شب میں کرم سے تمہارے اے سرور

عصا صحابہ کا فانوسِ راہبر ہو جائے

خدا نے غیب تمہارے لیے حضور کیا

جو راز دل میں چھپے ہوں تمہیں خبر ہو جائے

وہ آئیں تیرگی ہو دور میرے گھر بھر کی

شبِ فراق کی یارب کبھی سحر ہو جائے

حجاب اٹھیں جو مرقد سے ان کے روضہ تک

اندھیرا قبر کا مٹ جائے دو پہر ہو جائے

ترے حبیب کے دشمن ہیں اور خود تیرے

ہر ایک ان میں کافی النارِ والسقر ہو جائے

کنارِ عاطفتِ ہاویہ میں اک اک جائے

جو ماں کی گود میں بیٹھے تو خوش پس ہو جائے

سراپا آگ کے دریا میں ڈوب جائیں یہ

اگر تحیم کا دریا کمر کمر ہو جائے

چمک اٹھے مری قسمت کا تارا اے نورِ تری

اگر وہ غیرتِ خورشید میرے گھر ہو جائے

فوجِ غم کی برابر چڑھائی ہے

فوجِ غم کی برابر چڑھائی ہے

دافعِ غم تمہاری دُہائی ہے

عُمرِ کھیلوں میں ہم نے گنوائی ہے

عُمرِ بھر کی یہی تو کمائی ہے

تم نے کب بات کوئی نبرائی ہے

تم سے جو آرزو کی بر آئی ہے

تم سے ہر دم اُمید بھلائی ہے

میٹ دیجئے جو ہم میں بُرائی ہے

تم نے کب آنکھ ہم کو دکھائی ہے

تم نے کب آنکھ ہم سے پھرائی ہے

تم کو عالم کا مالک کیا اس نے

جس کی مملوک ساری خدائی ہے

کس کے قبضے میں ہیں یہ زمین و زماں

کس کے قبضے میں پیارے خدائی ہے

تو خدا کا ہوا اور خدا تیرا
تیرے قبضے میں ساری خدائی ہے
جب خدا خود تمہارا ہوا تو پھر
کون سی چیز ہے جو پرائی ہے
سب صفاتِ خدا کے ہو تم مظہر
ایک قابو سے باہر خدائی ہے
تاج رکھا ترے سر رَفَعْنَا کا
کس قدر تیری عزت بڑھائی ہے
انبیا کو رسائی ملی تم تک
بس تمہاری خدا تک رسائی ہے
از زمیں تا فلک جن و انس و ملک
جس کو دیکھو تمہارا فدائی ہے
رُشکِ سلطان ہے وہ گدا جس نے
تیرے کوچہ میں دھونی رَمائی ہے
میری تقدیر کردو بھلی تم نے
قدرتِ محو و اثبات پائی ہے

میرا بیڑا کنارے لگے پیارے

نوح کی ناؤ کس نے ترائی ہے

آگ کو باغ کس نے کیا پیارے

تم نے تم نے ہی قدرت یہ پائی ہے

میرے دل کی لگی بھی بچھا دیجئے

نارِ نمرود کس نے بچھائی ہے

شرر افشائیاں کس کی ہیں عشق کی

آگ سینے میں جس نے لگائی ہے

کاش وہ حشر کے دن کہیں مجھ سے

نارِ دوزخ سے تجھ کو رہائی ہے

خوشبوئے زلف سے کوچے مہکے ہیں

کیسے پھولوں میں شاہا بسائی ہے

پیارے خوشبو تمہارے پسینے کی

خُلد کے پھولوں سے بھی سوائی ہے

بات وہ عطرِ فردوس میں بھی نہیں
تیرے ملبوس نے جو سُلگھائی ہے

اس رضا پر ہو مولیٰ رضائے حق
راہ جس نے تمہاری جِلّائی ہے

ناخدا باخدا آؤ بہرِ خدا
میری کشتی تباہی میں آئی ہے

ہیں یہ صدمے تری ہی فرقت کے
روز افزوں یہ دردِ جدائی ہے

طیبہ جاؤں وہاں سے نہ واپس آؤں
میرے جی میں تو اب یہ سمائی ہے

مر رہا ہوں تم آجاؤ جی اُٹھوں
شربتِ دیدِ میری دوائی ہے

شوقِ دیدارِ نوری میں اے نوری
روح کھینچ کر اب آنکھوں میں آئی ہے

تیری آمدہے موت آئی ہے

تیری آمد ہے موت آئی ہے
جان عیسیٰ تیری دُہائی ہے

کیوں وطن اپنا چھوڑ آئی ہے
کیوں سفر کی بلا اُٹھائی ہے

سیکڑوں آفتوں میں چھپنے کو
کیوں بدن میں یہ جان آئی ہے

اُن کے جلوے ہیں میری آنکھوں میں
اچھی ساعت سے موت آئی ہے

تم کو دیکھا تو دم میں دم آیا
آپ آئے کہ جان آئی ہے

مر رہا تھا تم آئے جی اُٹھا
موت کیا آئی جان آئی ہے

۱۔ سامان بخشش کے نسخوں میں یہ مصرعے یوں ہے: ”کیوں سفر کی مصیبت اٹھائی ہے“
فن عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے۔ صحیح مصرع
یوں ہو سکتا ہے: ”کیوں سفر کی بلا اٹھائی ہے“ لہذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔ المدینۃ العلمیۃ

اب تو آؤ کہ دم لیوں پر ہے
چہرے پر مُردنی بھی چھائی ہے
آئیے وقت ہے یہ آنے کا
دیکھ لیں سب کی جاں پھر آئی ہے
زندگی میں نے پائی مَر مَر کے
میں نے جی جی کے موت پائی ہے
زندگی کیا تھی جس میں موت آئی
زندگی بعدِ مَرگ پائی ہے
موت کا اب نہیں ذرا گھٹکا
زندگی شُبھ گھڑی سے پائی ہے
مرتے ہی زندگی ملی مجھ کو
موت کے ساتھ جان آئی ہے
حسرتِ دیدِ یار میں ہم نے
آج مَر مَر کے موت پائی ہے
جو حسیں دیکھا مَر مٹا اس پر
میں نے مر کے حیات پائی ہے

چین کی نیند آج سویا ہوں
موت آرام کی سلائی ہے
شامتوں نے تمہاری گھیرا ہے
موت تم کو یہاں پہ لائی ہے
ذبح کر ڈالا تو نے او ظالم
نفس تو تو زرا قصائی ہے
طاعت حق کا نام سنتے ہی
تجھ کو کم بخت موت آئی ہے
مُخَصِّصِ زہر ہے مگر اوندھے
تو نے سمجھا اسے مٹھائی ہے
کیا بگاڑا تھا تیرا کیوں بگڑا
زہر کی پیالی کیوں پلائی ہے
اچھے جو کام کرنے ہیں کرلو
جان اپنی نہیں پرانی ہے
نوری ہرگز نہیں ہے تو ناری
موتِ اسلام تو نے پائی ہے
واہ کیا بات آپ کی نوری
کیا ہی اچھی غزل سنائی ہے

بخطِ نور اس در پر لکھا ہے

بخطِ نور اس در پر لکھا ہے

یہ بابِ رحمتِ ربِّ علا ہے

سرِ خیمہ جو اب در پر جھکا ہے

ادا ہے غمِ بھر کی جو قضا ہے

مقابلِ در کے یوں کعبہ بنا ہے

یہ قبلہ ہے تو تو قبلہ نما ہے

درِ والا پہ اک میلا لگا ہے

عجب اس در کے ٹکڑوں میں مزا ہے

یہاں سے کب کوئی خالی پھرا ہے

سخی داتا کی یہ دولت سَرا ہے

گدا تو ہے گدا جو بادشا ہے

اسے بھی تو اسی در سے ملا ہے

جسے جو کچھ ملا جس سے ملا ہے

حقیقت میں وہ اس در کی عطا ہے

اسی سرکار کا منگتا ہے عالم
گدا اس در کا ہر شاہ و گدا ہے

یہاں سے بھیک پاتے ہیں سلاطین

اسی در سے انہیں ٹکڑا ملا ہے

اسی در سے پلے گا پل رہا ہے

اسی گھر سے زمانہ پل چکا ہے

شب معراج سے ظاہر ہوا ہے

رسل ہیں مُقْتَدٰی تُو مُقْتَدٰا ہے

خدائی کو خدا نے جو دیا ہے

اسی گھر سے اسی در سے ملا ہے

خدائے پاک تو گھر در سے ہے پاک

مگر یہ در درِ پاکِ خدا ہے

یہاں وہ باخدا ہے جلوہ فرما

جو کشتی کا جہاں کی ناخدا ہے

شہِ عرش آستانِ اللہ اللہ
تصوّر سے خدا یاد آرہا ہے

یہ وہ محبوبِ حق ہے جس کی رویت
یقین مانو کہ دیدارِ خدا ہے

یٰ اللہ جس کا دستِ پاک ٹھہرا
وہ بیعت جس کی بیعت با خدا ہے

رَمی جس کی رَمی ٹھہری خدا کی
کتاب اللہ میں اللہ رَمی ہے

قسم قرآن میں جس کی رہ گزر کی
خدا نے یاد کی کیا مرتبہ ہے

وہی مطلوب جس کا ہر ہر انداز
وہی محبوب جس کی ہر ادا ہے

ہوا سے پاک جس کی ذاتِ قدسی
وہ جس کی بات بھی وحیِ خدا ہے

نہیں کہتے ہوائے نفس سے کچھ

جو فرمائیں وہی وَحیِ خدا ہے

چمک سے جن کی روشن ہیں دو عالم

مہک سے جس کی ہر بُستاں بَسا ہے

وہ جلوہ جس سے حق ہے آشکارا

وہ صورت جو جمالِ حق نما ہے

وہ یکتا آمینہ ذاتِ اَحَد کا

وہ مرآتِ صفاتِ کبریا ہے

وہ پیارا جس پہ رب ہے ایسا پیارا

کہ اس کے پیارے پر پیارا خدا ہے

وہ جس کا شہر بھی ہے ایسا پیارا

جہاں کی رات دن سے بھی سوا ہے

جہاں ہے بے ٹھکانوں کا ٹھکانہ

جہاں شاہ و گدا سب کا ٹھیا ہے

دوا دُکھ درد کی ہے خاک جس کی
معاصی کا جہاں دارالشفاء ہے
کرم فرمائیے اے سرورِ دیں
جہاں منگتوں کی پیہم یہ صدا ہے
خزانے اپنے دے کے تم کو حق نے
نہ قائم ہی کہ مالک کر دیا ہے
جسے جو چاہو جتنا چاہو دو تم
تمہیں مختارِ کُل فرما دیا ہے
دو عالم بھیک لیتے ہیں یہاں سے
جو جس کے پاس ہے تیرا دیا ہے
نہ مانگیں تم سے ہم تو کس سے مانگیں
ہیں سب در بند بس یہ در کھلا ہے
میں در در کیوں پھروں دُر در سنوں کیوں
مرے سرور مرا کیا سر پھرا ہے

عطا فرماتے ہو بے مانگے سب کچھ

یہ منگتا تم سے تم کو مانگتا ہے

تمہارا ملنا ملنا ہے خدا کا

خدا مل جائے تو پھر کیا رہا ہے

عطا فرمائیے اپنے کرم سے

مرے مولیٰ جو دل کا مدعا ہے

یہی سرکارِ فیض آثار ہے وہ

جہاں سے فیض کا دریا بہا ہے

یہیں سے پاتے ہیں سب اپنے مطلب

ہر اک کے واسطے یہ در کھلا ہے

بہ ہر لحظہ بہ ہر ساعت بہ ہر دم

درِ سرکارِ فیض آثار وا ہے

نہیں تقسیم میں تفریق کچھ بھی

کہ دشمن بھی یہیں کا کہہ رہا ہے

یہ وہ در ہے ہوا ہے وہ بھی حاضر
جو اس سرکار کا دشمن چھپا ہے

سلامِ رُوستائی بے غرض نیست
وہ کیا تعظیم کو حاضر ہوا ہے

عقیدے میں تو اس کے شرک ہے یہ
دکھانے کو تَقِیَّہ کر لیا ہے

جلا ایمان سے ہوتی ہے دل پر
وہ اندھا شیشہ ہے جو بے جلا ہے

نہیں شیشہ نہیں وہ دل تو جس پر
خدا نے خشم فرما دی تو ا ہے

نہ ٹھہرے مَطَرِ حق کی بوند جس پر
لہابی کیا ہے اک چکنا گھڑا ہے

بہت بد فرقے پیدا ہو چکے ہیں
سبھی نے اک نیا مذہب گڑھا ہے

جو مذہب اہل سنت کے علاوہ

بنا ہے وہ جہنم کا گڑھا ہے

جماعت پر یدِ رحمت ہے حق کا

جدا فرقہ جہنم میں گرا ہے

ہے ان میں ایک فرقہ سب سے بدتر

جسے شرک از اُمورِ عامّہ ہے

نہیں جس سے کوئی موجود خالی

کوئی بھی اس کی زد سے بچ سکا ہے

ہر اک اس شرک سے ٹھہرا جو مُشرک

جو ہے یا ہوگا یا آگے ہوا ہے

صحابہ خود نبی بلکہ خود اللہ

سبھی پر حکمِ شرک اس نے جڑا ہے

جسے بدعت کی لت اتنی پڑی ہے

کہ سنت کو بھی بدعت بولتا ہے

مئے بدعت سے ہے سرشار ایسا
کہ سب کچھ اس کو بدعت سوچتا ہے
تھی اتنی تند مئے جس کے نشے میں
کہ خود اپنے ہی کو بھولا ہوا ہے
یہ خود ہے بدعتی مشرک یقیناً
مگر سنی کو بدعتی جانتا ہے
ہیں اس کے شرک و بدعت اہل گہلے
سراپا جن میں خود ڈوبا ہوا ہے
یہ ایسا اس کا حکم شرک و بدعت
اسے ساؤن کے اندھے کا ہرا ہے
ہے سنی آئینہ اس نے جو دیکھا
نظر اپنا ہی چہرہ آگیا ہے
اسے مَنِ اَبْتَدَعْ تو رہ گیا یاد
مگر مَنِ سَنَّ یہ بھولا ہوا ہے

خود اپنے فتوؤں سے ہے آپ مشرک

نہ بس مشرک ہی یہ مشرک جتنا ہے

نہیں ہے باپ ہی مشرک کہ جد بھی

اور اس کا جد جہاں تک سلسلہ ہے

کھلی تفتیشیں محبوبانِ حق کی

یہ فرقہ بر ملا کرتا رہا ہے

کھلی توہین کی ہے خود خدا کی

کہ اس کو کذب پر قادر کہا ہے

نہ ممکن ہی کہا بلکہ یہاں تک

بڑھا ہے یہ کہ واقع کہہ گیا ہے

نہ بس اک کذب پر ہی اس نے بس کی

کہ جہل و ظلم و سرقت بھی کہا ہے

تمہیں حق نے دے ہیں وہ فضائل

کہ شرکت ان میں ہونا ناروا ہے

مِثَال ہو نہیں سکتا تمہارا
تمہیں وہ فَضْلِ کُلِّ رب نے دیا ہے

تمہاری بے مثالی اس سے ظاہر
کہ محبوبِ خدا تم کو کیا ہے

مُحِبِّ کیا چاہتا ہے مِثْلِ محبوب
مُحِبِّ تو بے مثالی چاہتا ہے

مگر یہ فرقہ محبوبِ خدا کے
کروڑوں مِثْلِ ممکن مانتا ہے

نہ ممکن ہی کہ چھ مِثْلِ واقع
کہا کرتا کتب میں چھاپتا ہے

یونہی ختمِ نبوت کا ہے مانع
شفاعت سے بھی منکر ہو گیا ہے

مسلمانوں کے دُر سے لفظ مانے
مگر معنی کا مانع بر ملا ہے

جو معنی ان کے ہیں ماثور اب تک

صراحت سے انہیں رد کر رہا ہے

کہاں تک ظلم میں اس کے گناؤں

کہاں تک میں گنوں کیا کیا بکا ہے

نفی جس علم کی سرکار سے کی

اسی کو نص سے شیطان کر دیا ہے

محیطِ ارض کا شیطان کو جب

یہ نص سے علم ثابت مانتا ہے

شریکِ ابلیس کو کرتا ہے حق کا

کہ شیطان ہی کو یہ حق جانتا ہے

وہ کچھ مانے بہر صورت وہ خود ہی

بڑا مشرک بگم خود بنا ہے

مجانین و صبی حیواں بہائم

یہ ان سب کے لیے بھی مانتا ہے

نبی غیر نبی میں فرق پوچھا
بتاؤ ان میں اُن میں فرق کیا ہے

انہیں جیسا بتایا علم اقدس

کہا ہے بعض میں تخصیص کیا ہے

نفی شہ سے بوجہ شرک کی بھی

مگر پھر بھی اسی میں مبتلا ہے

جو قسمت میں لکھا تھا کیوں نہ ہوتا

کہیں تقدیر کا لکھا مٹا ہے

کریں لاکھوں جتن ہوتا ہے وہ ہی

وہی ہوگا جو قسمت میں بدلا ہے

خیال خر میں استغراق سے بد

جو تعظیم نبی کو جانتا ہے

اگر اس کو کوئی اتنا کہے گا

کہ وہ انساں نہیں خاصا گدھا ہے

بکھر جائیں گے اس پر کیسا کیسا

جنہیں تہذیبِ نو کا ادعا ہے

بیانِ عیبِ دشمنِ نعت ہی ہے

کہ قرآن میں بھی تو تَبَّتْ يَدَاہِ

ضیائے کعبہ سے روشن ہیں آنکھیں

متورِ قلب کیسا ہو گیا ہے

ہماری حاضری نورِ علی نور

کہ بعدِ حج ہمیں حاضر کیا ہے

ضیائے روضہ کا عالم کہوں کیا

کہ وہ تو نورِ کعبہ سے سوا ہے

یہاں محبوبِ رب ہے جلوہ آرا

وہاں بس اک تجلی کی ضیا ہے

ہے یہ تو وصل سے سرسبز دل شاد

وہ نارِ ہجر سے دل سوختا ہے

مہ و خور بھیک پاتے ہیں یہاں سے
ضیائے روضہ کا کہنا ہی کیا ہے
فضائے طیبہ کے قربان جاؤں
نسیمِ خلد سی جس کی ہوا ہے
خفیف و خوش مزا بے مثل پانی
کہیں دنیا میں ایسا کب پیا ہے
زمینِ پاک وہ جس کو خدا نے
کتاب اللہ میں اَرْضُ اللہ کہا ہے
ہمیں تو طیبہ ہے جنت سے بڑھ کر
جہاں محبوبِ حق جلوہ نما ہے
قدم ہم جیسوں کے اس سرزمین پر
کرم سرکار کا ہے اور کیا ہے
وطن کی ہر سہانی صبح نوری
یہاں کی شامِ غربت پر فدا ہے

مئے محبوب سے سرشار کر دے

مئے محبوب سے سرشار کر دے
اویسِ قرنی کو جیسا کیا ہے

گما دے اپنی اُلفت میں کچھ ایسا
نہ پاؤں میں میں میں جو بے بقا ہے

پلا دے مے کہ غفلت دُور کر دے
مجھے دنیا نے غافل کر دیا ہے

عطا فرما دے ساقی جامِ نوری
لبالب جو چہیتوں کو دیا ہے

ثنا لکھنی ہے محبوبِ خدا کی
خدا ہی جن کی عظمت جانتا ہے

میں تیرے فیض سے کچھ کہہ سکوں گا
میں کیا ہوں اور مرا یارا ہی کیا ہے

سنا اے بلبلِ باغِ مدینہ
ترانہ اور دل یہ چاہتا ہے

سنا نورانی غزل اس کی ثنا میں
ثنا جس کی ثنائے کبریا ہے

حقیقت آپ کی حق جانتا ہے

حقیقت آپ کی حق جانتا ہے

وہ وہم و فہم سے آقا ورا ہے

کچھ ایسا آپ کو حق نے کیا ہے

کہ خود وہ آپ کا طالب ہوا ہے

بلند اتنا تجھے حق نے کیا ہے

کہ عرش حق بھی تیرے زیرِ پا ہے

جو اُوروں کے علو کی انتہا ہے

وہ سرکاری علو کی ابتدا ہے

خدا کی ذات تک تو ہی رسا ہے

کسی کا بھی یہ عالی مرتبہ ہے

نہ ہے تم سا نہ کوئی ہوگا آگے

نہ اے آقا کوئی تم سا ہوا ہے

ملائک میں رُسل میں انبیا میں

کوئی عرشِ علا تک بھی گیا ہے

تَعَالٰی اللہ تیری شانِ عالی
جلالتِ شان کی کیا انتہا ہے

نکالی زورِ خورشید ڈوبی
اشارے سے قمرِ ٹکڑے کیا ہے

تمہیں ہو دوسرا میں سب سے بالا
بس اک اللہ ہی تم سے سوا ہے

تری صورت سے ہے حق آشکارا
خدا بھاتی تیری ہر ہر ادا ہے

نہیں ہو سکتا تجھ سے کوئی باہر
کہ تو ہی مُبْتَدَا و مُنْتَهَا ہے

تو ہے نورِ خدا پھر سایہ کیسا
کہیں بھی نور کا سایہ پڑا ہے

تو ہے خَلِّلِ خدا وَاللہ بِاللہ
کہیں سائے کا بھی سایہ پڑا ہے

زمیں پر تیرا سایہ کیسے پڑتا
ترا منسوب ارفع دائما ہے

خدا کا فضلِ اعظم آپ پر ہے
یکساں سب کچھ تمہیں حق نے دیا ہے

نہ منت تم پہ اُستادوں کی رکھی

تمہارا اُمی ہونا مُعجزہ ہے

ہتھیلی کی طرح پیشِ نظر ہے

ہوا جو ہوگا جو کچھ ہو رہا ہے

نہ کوئی راز ہو پوشیدہ تم سے

نہ کوئی راز پوشیدہ رہا ہے

چھپا تم سے رہے کیونکر کوئی راز

خدا بھی تو نہیں تم سے چھپا ہے

مُسلط غیب پر تو کیوں نہ ہوتا

نبی و مُجتبیٰ و مُرتضیٰ ہے

تری مرضی رضائے حق ہے مولیٰ

رضائے حق تری مرضی شہا ہے

گزر تیرا ہوا ہے جو گلی سے

تری خوشبو سے ہر ذرہ بسا ہے

دُرودیں تم پہ حق کی ہوں ہمیشہ
ہماری حق سے ہر دم یہ دُعا ہے

دُرود اس پر ہو جس پر حق دُرودیں
بہر لحظہ بہ ہر دم بھیجتا ہے

سلام اس پر جو ہے مطلوب رب کا
سلام اس پر جو محبوب خدا ہے

سلام اس پر یہ بحر و بر ہیں جس کے
سلام اس پر جو شاہِ دَوسرا ہے

جس آقا کے ملائک ہیں سلامی
جو شاہِ کرسی و عرشِ علا ہے

خدا کی سلطنت کا جو ہے دولہا
سلام اس پر جو رحمت کا بنا ہے

جسے سنگ و شجر تسلیمیں کرتے
سلام اس پر جو ایسا بادشا ہے

سلام اس پر جو اوّل ہے رُسل کا
سلام اس پر جو خُشَم الانبیا ہے

سلام اوّل کا اوّل پر ہمیشہ

سلام باقی ہو جب تک بقا ہے

سلام آخر کا آخر پر ہو دائم

نہ بس عالم ہی تک جس کو فنا ہے

سلام ظاہر و باطن ہو اس پر

جو ظاہر ہو کے باطن ہو گیا ہے

سلام اے جانِ رحمت کانِ نعمت

سلام اے کہ وہ شانِ حق نما ہے

رہے جلوہ تمہارا دل کے اندر

مرے پیارے یہ دل کا مدعا ہے

رہے پیشِ نظر وہ رُوئے انور

ترستی آنکھوں کی یہ التجا ہے

شرابِ دید سے دل شاد کیجے

ہمارے درد کی یہ ہی دوا ہے

یہیں ہے بے ٹھکانوں کا ٹھکانہ

یہیں شاہ و گدا سب کا ٹھیا ہے

دمِ آخر تو آجا جانِ عیسیٰ
میں ساقطِ نبضیں گھنگر بولتا ہے

دمِ آخر چلے آؤ خدارا

دکھا دو مرنے والا جی رہا ہے

ترے قدموں میں جس کو موت آئے

حیاتِ جاوِداں اس کی قضا ہے

ہٹا دیجے رخِ انور سے گیسو

اندھیرا قبر کا کالی بلا ہے

سُنگھا دیجے ہمیں وہ زُلفِ مشکیں

صِفَت میں جس کی وَاللَّیْلِ سَجی ہے

دکھا دیجے شہا پُر نور چہرہ

صِفَت میں جسکی وَالشَّمْسُ اور ضُحیٰ ہے

ترے قربان اے زُلفِ مُعَنَّر

ہمارے سرِ ہجومِ بدبلا ہے

مرے سر سے بلائیں دُور فرما

بلاؤں میں یہ بندہ مبتلا ہے

نخیف و ناثواں سرکار ہم ہیں
بہت صبر آزما یہ ابتلا ہے
پریشاں ہوں پریشانی کرو دُور
بلاؤں میں یہ بندہ مبتلا ہے
نہ کیجے دُور اپنے در سے ہم کو
پڑا رہنے دو جو در پر پڑا ہے
شہیدِ کربلا کا صدقہ دے دے
تو شاہا دافعِ کرب و بلا ہے
پریشاں ہوں پریشانی کرو دور
پریشاں سا پریشاں دل مرا ہے
پریشانی وطن کی یاد کر کے
پریشاں دل ابھی سے ہو رہا ہے
پریشانی ہے گوناگوں وطن میں
پریشاں ان کو فرما دو تو کیا ہے
یہاں کیوں کر نہ دل آرام پائے
جہاں آرامِ جان و دل مرا ہے

میں گھر جاؤں تو ان میں گھر نہ جاؤں
یہاں بس یہ تَفَكُّر ہو رہا ہے

رُموزِ مَصْلَحَت سرکار جانیں

اگر واپس ہی فرمانا بھلا ہے

مگر اتنی گزارش کی اجازت

یہ بندہ دستِ بستہ چاہتا ہے

ہمیں پھر اپنے قدموں میں بلانا

یہی مولیٰ تعالیٰ سے دُعا ہے

کہ پھر سرکار کے قدموں میں لائے

یہیں پر مرنے جینے میں مزا ہے

قیامت ہے قیامت ہے قیامت

جدھر دیکھو اُدھر محشر پُچا ہے

زمیں تابنے کی ہے سورج سروں پر

تپش سے بھیجا سر میں کھولتا ہے

ذرا سا بھی نہیں سایہ کہیں پر

عَرَق اتنا بہا دریا بہا ہے

زبانیں سوکھی ہیں کانٹے جے ہیں
عَظَش سے حال اَبتر ہو رہا ہے

کلیجے مُنہ کو آئے دَم گھٹے ہیں

اَلٹ کر دل گلے میں آ رہا ہے

سرایا کوئی تو غرقِ عَرَق ہے

کسی کے مُنہ تک آ کر رہ گیا ہے

ترپتا ہے کوئی بے چین ہو کر

کوئی گر کر زمیں پر لوٹتا ہے

مثالِ مائی بے آب کوئی

کوئی جل کر کبابِ سوختا ہے

عَجَب ہی کس مپرسی کا ہے عالم

جسے دیکھو بھڑکتا بھاگتا ہے

زَن و شو میں نہیں باقی تعارف

نہ بھائی بھائی کو پہچانتا ہے

نہ کوئی آج حامی ہے نہ یاور
کہیں کس سے کہ ایسا ماجرا ہے

بُرے احوال ہیں اس روز اُف اُف
بہت احوالِ بہ کا سامنا ہے

کوئی ہانپے کوئی کانپے کراہے
کوئی روتا کوئی چلا رہا ہے

ہے داروگیر کا ہنگامہ برپا
بہت سخت آفتوں کا سامنا ہے

رُسل بھی نفِسی نفِسی کہہ رہے ہیں
حمایت کا کسے اب آسرا ہے

بندھے گی آس اپنی بعد ہر یاس
اسی سے جو ہمارا آسرا ہے

اسی کے پاس سب پہنچیں گے آخر
وہ جس کا نامِ نامی مُصطفیٰ ہے

شفاعت کا اسی کے سر ہے سہرا

وہی اس بڑم کا دولہا بنا ہے

چلو اے عاصیو کیوں کڑھ رہے ہو

وہ محبوب خدا جلوہ نما ہے

مُلّول اے غم زدو تم کس لیے ہو

وہ پیارا مُصطفیٰ جب غمزدہ ہے

سُنیں گے سننے والے اِذْهَبُوا کے

زبانِ پاک پر اِنّی لہا ہے

مَظالم کر لیں جتنے ہوویں ظالم

نہ کر غم نوری اپنا بھی خدا ہے ۱

۱: سامان بخشش کے نسخوں میں یہ مصرعہ یوں ہے: ”نہ کر غم نوری کہ اپنا بھی خدا ہے“

فن عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے۔ صحیح

مصرعہ یوں ہو سکتا ہے: ”نہ کر غم نوری اپنا بھی خدا ہے“ لہذا ہم نے اسی طرح لکھا

ہے۔ المدینۃ العلمیۃ

دلوں کو یہی زندگی بخشتا ہے

دلوں کو یہی زندگی بخشتا ہے

ترا دردِ اُلفت ہی دل کی دوا ہے

گلستانِ دنیا کا کیا ذکر آقا

کہ طوطی ترا سدرہ پر بولتا ہے

مریضِ معاصی کو لے چل مدینہ

مدینہ ہی عصیاں کا دارُ الشفا ہے

جو واصل ہے تم تک تو واصل ہے حق تک

جو تم سے پھرا ہے وہ حق سے پھرا ہے

نماز اور روزے زکوٰۃ اور حج سب

میں مقبول سب جب تمہاری ولا ہے

عمل سب اکارت تمہارے عُدو کے

کہ ارشادِ ربی جَعَلْنَا هَبَا ہے

مَحَبَّتِ تمہاری مَحَبَّتِ خدا کی

عِدَاوَتِ تمہاری خدا سے دَعَا ہے

وہ کیسی ہی جھیلے مشقت ادا میں
ادا کچھ نہیں ہے وہ سب کچھ قضا ہے

محبت تمہاری ہے ایمان کی جاں
اگر یہ نہیں ہے تو ایماں ہوا ہے

کرے لاکھ دعوائے ایمان دشمن
منافق کا دعوائے ایماں دغا ہے

خدا پر بھی ایماں اسی کو ہے حاصل
جسے جانِ ایمان تجھ سے ولا ہے

خدا کے یہاں ہے سرِ افراز اتنا
تری بارگہ میں جو جتنا جھکا ہے

أَغْنَا حَبِيبَ الْإِلَهِ أَغْنَا
تباہی میں بیڑا ہمارا پھنسا ہے

یہ سچ ہے بد اعمالیوں ہی نے اپنی
ہمیں روزِ بد یہ دکھایا شہا ہے

بہت نام لیوا ہوئے قتل و غارت
خبر کیا نہیں تم سے کیا کچھ چھپا ہے

تصوّر میں بھی جو نہ تھے وہ مَظالم
ہوئے اور ابھی تک وہی سلسلہ ہے

نہ دیکھا تھا جو چشمِ گُرْدُوں نے اب تک
ترے بندوں نے وہ ستم اب سہا ہے

چھپنے مال و دولت ہوئے قتل و غارت
ہزاروں کا ناموس لوٹا گیا ہے

لگھوکھا کئے ٹھنڈے سفاکیوں سے
مگر ظالم اب تک بھی گرما رہا ہے

جو حق چاہتا ہے یہ وہ چاہتے ہیں
جو یہ چاہتے ہیں وہ حق چاہتا ہے

مگر مولیٰ اب تو سزا پاچکے ہم
کرم کیجئے اب یہی التجا ہے

نکوکار بندے ہی کیا ہیں تمہارے
یہ بدکار بھی آپ ہی کا شہا ہے

نہ کیجئے نظر اس کی بدکاریوں پر
کرم کیجئے جو شعار آپ کا ہے

جو پہلے تھے آقا غلام آج ٹھہرے

غلام اپنے آقا کا آقا بنا ہے

وَمَا يَنْطِقُ عَنْ هَوَىٰ سَے ہے روشن

زبانِ مقدس پہ حق بولتا ہے

انہیں کی رسائی ہے ذاتِ خدا تک

سوا ان کے کوئی بھی اس تک رسا ہے

دو عالم کو کر دوں میں اس سر پہ صدقے

نثارِ مدینہ جو سر ہو چکا ہے

اگرچہ ہے مکہ کی عظمت مسلم

مگر میرا دل طیبہ ہی پر فدا ہے

ہے معراجِ قسمت حضوری یہاں کی

ہمیں آپ کا روضہ عرشِ علا ہے

نکو کار ہے آپ کا بد ہے کس کا

وہ بھی آپ کا ہے جو بد ہے بُرا ہے

کہاں تک سہیں ہم مخالف کے طعنے

خبر لیجئے وقتِ صبر آزما ہے

مقدر کے تم ہو مقدر تمہارا

جو مرضی تمہاری وہ قدر و قضا ہے

خدا کی جو مرضی وہ مرضی تمہاری

جو مرضی تمہاری خدا کی رضا ہے

ہے اللہ کے ہاتھ میں ہاتھ اس کا

ترے ہاتھ میں ہاتھ جس نے دیا ہے

اَنَا قَاسِمٌ سے ہے روشن جہاں میں

جسے جو ملا وہ تمہارا دیا ہے

حبیبِ خدا ہے یہاں جلوہ فرما

یہ گنبد نہیں بُرجِ عرشِ خدا ہے

بِقَدْرِ قَادِرٍ مُّقَدَّرٍ وہ پایا

کہ مرضی ہی گویا قدر اور قضا ہے

یہاں بھیک لینے نہ کیوں آئے دنیا

شہنشاہِ عالم کی دولت سرا ہے

خدا ہی کی قدر اس نے ہرگز نہ جانی

ترے رتبے میں جس کو چوں و چرا ہے

نہ اہلِ نظر کا بنے سجدہ گہ کیوں
جہاں نقشِ پائے حبیبِ خدا ہے

اسی در کا محتاج ہے سارا عالم
اسی در سے پلتا پلے گا پلا ہے

یہ کون و مکاں یہ زمین و زماں سب
بنے تیری خاطر تو وَجہِ بنا ہے

بنایا تجھے ایسا خالق نے تیرے
کہ ذاتِ خدا کا تو ہی آئینہ ہے

بنایا تمہیں اپنا مظہرِ خدا نے
جہانوں کو مظہرِ تمہارا کیا ہے

یہ چاہت ہے محبوبِ تیری خدا کو
جو تو چاہے وہ بھی وہی چاہتا ہے

کچھ ایسا سنوارا ہے تجھ کو خدا نے
کہ تو ہی خدائی کا دولہا بنا ہے

تمہارے ہی دم کی ہیں ساری بہاریں
تمہارے ہی دم سے یہ نشوونما ہے

تمہارا ہی رنگ اور تمہاری ہی بو تو
ہے ان پھولوں میں ورنہ پھر اور کیا ہے

چمن ہونا سیراب و شاداب ہونا
یہ پھل پھول لگنا تمہاری عطا ہے

اسی دم سے آباد سارے جہاں ہیں
اسی دم سے سارا وجود و بنا ہے

ہے زیرِ تگیں تیرے مُلکِ الہی
تو ہی شاہِ والائے قُصْرِ دَئی ہے

تو وہ تاجور ہے کہ تاجِ رَفَعْنَا
ترے فرقِ اقدس پہ حق نے دھرا ہے

مہ و خور چمکتے دکتے ہی نہ یوں
یہ تیری چمک ہے یہ تیری ضیا ہے

ستاروں کی آنکھوں میں ہے نور کس کا
تمہاری چمک ہے تمہاری ضیا ہے

(یہ نعت پاک ناتمام ہے)

امانتِ رسولِ رضوی غُفْرَہ

رباعیات

کفشِ پا اُن کی رکھوں سر پہ تو پاؤں عزت
خاکِ پا اُن کی ملوں مُنہ پہ تو پاؤں طلعت
طیبہ کی ٹھنڈی ہوا آئے تو پاؤں فرحت
قَلبِ بے چین کو چین آئے تو جاں کو راحت

منظورِ نظر ہے بس ثنائے سرکار
جانِ دو جہاں کی جو ہیں سر ہر کار
نورِ کافی ہے دو جہاں میں مجھ کو
مقبول اگر ہوں اُن کو مرے افکار

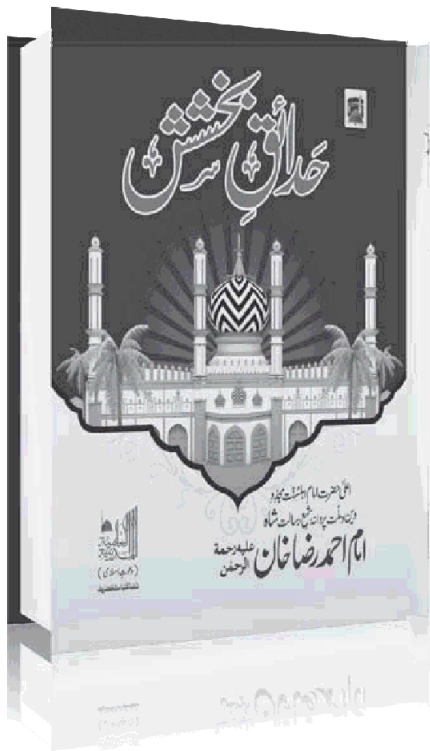
گلہائے ثنا سے مہکتے ہوئے ہار
سُقمِ شرعی سے ہیں مُنزّہ اشعار
دشمن کی نظر میں یہ نہ کھلیں کیونکر
ہیں پھول مگر ہیں چشمِ اعدا میں خار

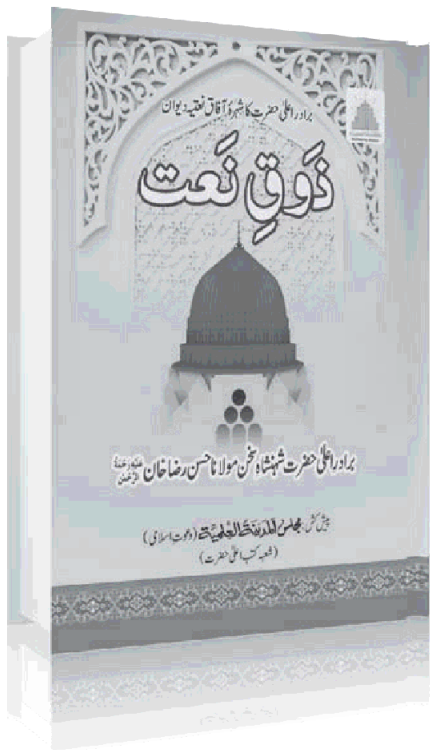
حد بھر کا زیاں کارِ سیہ کار ہوں میں
اُمت میں بڑا سب سے گنہگار ہوں میں
پر دل کو ہے اپنے اس سے ڈھارس
فرماتا ہے اللہ کہ غَفَّار ہوں میں

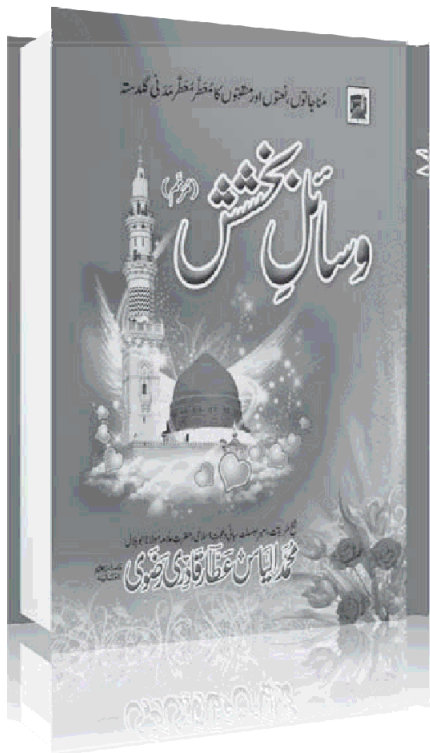
بدکار ہوں مجرم ہوں سیہ کار ہوں میں
اقرار ہے اس کا کہ گنہگار ہوں میں
بائیں ہمہ ناری نہیں نوری ہوں حضور
مومن ہوں تو فردوس کا حق دار ہوں میں

دنیا تو یہ کہتی ہے سُخَّوَر ہوں میں
ارے شعراء کا آج سرور ہوں میں
میں یہ کہتا ہوں یہ غَلَط ہے سو بار غَلَط
سچ تو ہے یہی کہ سب سے اَحَقَر ہوں میں

ظالم ہوں جفاکار و ستم گر ہوں میں
عاصی و خطا کار بھی حد بھر ہوں میں
یہ سب ہے مگر پیارے تری رحمت سے
سُنی ہوں مسلمان مَقَرَّر ہوں میں





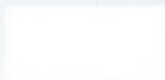


اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

نیک و نیکوئی + نبی و نبوت

اور غرض خداوند تعالیٰ کے رسول کے لیے ہر نیک کو خدا کی ناز کے بعد ابر
 ہر نیک کو خدا کی ناز کے بعد ابر ہر نیک کو خدا کی ناز کے بعد ابر ہر نیک کو خدا کی ناز کے بعد ابر
 کی نیکوئی اور نیکوئی کے بعد ابر ہر نیک کو خدا کی ناز کے بعد ابر ہر نیک کو خدا کی ناز کے بعد ابر
 ساری بات کو خدا کی نیکوئی کے بعد ابر ہر نیک کو خدا کی ناز کے بعد ابر ہر نیک کو خدا کی ناز کے بعد ابر
 اللہ پاک تعالیٰ کے بعد ابر ہر نیک کو خدا کی ناز کے بعد ابر ہر نیک کو خدا کی ناز کے بعد ابر
 سونے اور سونے کے بعد ابر ہر نیک کو خدا کی ناز کے بعد ابر ہر نیک کو خدا کی ناز کے بعد ابر
 رسالت کر کے ہر نیک کو خدا کی ناز کے بعد ابر ہر نیک کو خدا کی ناز کے بعد ابر ہر نیک کو خدا کی ناز کے بعد ابر
 رسول پاک کے بعد ابر ہر نیک کو خدا کی ناز کے بعد ابر ہر نیک کو خدا کی ناز کے بعد ابر ہر نیک کو خدا کی ناز کے بعد ابر
 حرکت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کوشش کرنا ہے۔

صبر اللہ و صبر الہی "لکھا ہے اور ساری بات کے بعد ابر ہر نیک کو خدا کی ناز کے بعد ابر
 کرتی ہے۔" "اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَآيٰتٍ لِّمَن يَّرٰى" "اللہ تعالیٰ کے بعد ابر ہر نیک کو خدا کی ناز کے بعد ابر
 کے بعد ابر ہر نیک کو خدا کی ناز کے بعد ابر ہر نیک کو خدا کی ناز کے بعد ابر ہر نیک کو خدا کی ناز کے بعد ابر



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرائیویٹ سٹریٹ منڈی، باب المہینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net